(۱۶)

MEHRI

نام [illegible] حسام الدین امیرا کدل کشمیر

نیز کتاب [illegible] کشمیر ناول ایجنسی

مصنف

قیمت

پروپرائٹر

پیر حسام الدین جنرل چینٹ امیرا کدل کشمیر

نور عرب

مجموعہ کلام

TAVAMANI

محبت کی پتلی

شکر صد شکر ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید

ناول

حورِ عرب

یا سنہری قسمت

جسمیں عرب کی ایک دوشیزہ خاتون کی زندگی کے دلچسپ واقعات
حسن و عشق کے دلکش جذبات مؤثر پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ اس
ناول کا ہر باب اخلاقی نصیحتوں سے بھرا ہوا ہے

مصنفہ جناب منشی گوہر علیخاں صاحب گوہر رامپوری مصنف
ناول خون دل۔ کرشمہ الفت۔ یوسف دل آرا۔ حسن فرنگ وغیرہ وغیرہ

باہتمام حافظ فیاض الدین
ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھاپا گیا

قیمت عہ

ردوم

حور عرب

پہلا باب

صحرائے عرب کا نظارہ

اچھا ہے نہ آئین وہ مرے خانۂ دل مین
ارمان بھی نکل جائین گے ویرانہ سمجھ کر

اسوقت ہم اپنے ناظرین کو جس مقام پر لیے چلتے ہین یہ صحرائے عرب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یون تو اس کے ہر چہار طرف کھجورون کے جھنڈ کے جھنڈ نظر آ رہے ہین لیکن پھر بھی بعض بعض جگہ کشادروی سے درختون نے صحرا مین ایک جان ڈال دی ہے اور بعض جگہ کچھ ایسے گنجان ہو کر ایک دوسرے کے گلے مین بانہین ڈالے محبت کا ثبوت دے رہے ہین کہ دیکھنے والا بے ساختہ تڑپ جاتا ہے

باغبان قدرت نے سبزان چمن کو کچھ اسطرح لگایا ہے کہ جنکی قطار بندی سے کسی شاہی پرستارون کا پتہ چلتا ہے۔

یہ وہ مقام ہے جس کو مشرق کی جانب سے بحر عرب سیراب کرتا ہوا دور تک نکل گیا ہے اور جنوب مغرب سے بحر قلزم اپنے

سرد سرد ہچکولون سے ملک کی آب وہوا کو خوشگوار بنا کر باشندگان شہر کے تمول کا پتہ دے رہا ہے۔

ماہی گیر کشتیون کی روانی اور سونے مین سہاگے کا کام دیرہی ہے تجارتی جہازون کی چہل پہل اور پُرلطف منظر پیدا کرتی ہے ملک کی آب وہوا نہایت اچھی ہے۔ جنوب مشرق کو ایک پگڈنڈی چلی گئی ہے جس کے ہر چہار طرف کھجورون کے درخت اسقدر گنجان ہین کہ راہگیرون کے سرون پر ہر وقت سایہ کیے رہتے ہین۔

اسوقت ہم اپنے ناظرین کو جس جگہ لیے کھڑے ہین یہ ملک طائف کی سرزمین ہے جس کی آب وہوا نے ایک نیچرل خیالات کی لڑکی کو بیچین کر کے گھر سے نکال کر آوارہ وطن کر دیا ہے جس کو ہم سرراہ ایک مایوسانہ حالت مین داہنا پاؤن دونون ہاتھون سے پکڑے بیٹھا پاتے ہین۔ اس کی موجودہ روش زبان حال سے بتاتی ہے کہ یہ راہ چلتے چلتے تھک کر بیٹھ گئی ہے یا کوئی کانٹا اس کے نازک پاؤن مین چبھ گیا ہے جس کی وجہ سے یہ بیتاب ہو کر زمین پر بیٹھ گئی ہے۔

دو لڑکیان اور جو اس کے ہمراہ مسافرانہ صورت مین ہم پاتے ہین وہ سکتہ کے عالم مین سامنے کھڑی اس کا منہ حیرت سے تک رہی ہین یہ ہر چند کوشش کرتی ہے کہ پاؤن مین سے کانٹا نکل جائے لیکن وہ کچھ اس طرح چبھا ہے کہ اس کی تمام کوشش رائگان گئی اور یہ اُف کر کے بیہوش ہو گئی۔

سامنے جو دو لڑکیان کھڑین اس کا منہ حیرت سے تک رہی تھین وہ دوڑین اور زانون پہ سر رکھکر بیٹھ گئین اور اسطرح

گویا ہوئین۔

وہی لڑکیان (بیچین ہوکر) آہ قرطونیہ تمہاری یہ بیہوشی ہمارے واسطے نہایت مضر ہے کیونکہ اب ہم کس کے سہارے پر وطن پہونچین گے (ذرا ٹھہر کر اور اطمینان سے) پیاری قرطونیہ آخر تمہاری یہ بیہوشی کب تک رہے گی بھئی واللہ ہمارے تو ہوش اُڑے جاتے ہین

قرطونیہ۔ (ہوشیار ہوکر) دیکھو اصفیہ میری بیہوشی حق بجانب ہے مین نے شب کو جو خواب دیکھا ہے وہ میرے واسطے سوہان روح ہو رہا ہے۔

اصفیہ۔ ہم نے مانا کہ آپ نے جو خواب دیکھا ہے وہ واقعی ایک حد تک ہیبتناک ہے لیکن یہ صحرا نوردی کیا معنے رکھتا ہے۔

قرطونیہ۔ مجکو اپنے ملک کو خیرباد کہنے کا موقع اسے خواب کے دیکھنے سے ملا ورنہ مین کہان اور یہ صحراے عرب کہان۔

اصفیہ۔ اچھا پھر اب آپ کا کیا خیال ہے۔ کہان جائیگا۔

قرطونیہ۔ یہ تو مین خود بھی نہین جان سکتی کہ مین کہان جا رہی ہون البتہ مجکو اس بات کا ضرور ملال ہے کہ ہماری روانگی کے بعد ہماری ہر جگہ تلاش ہوئی ہوگی لیکن جب ہمکو کہین نہ پایا ہوگا تو سب عزیز و اقارب مجبور ہو گئے ہونگے اور اپنے جی مین خیال کیا ہوگا کہ کوئی پری یا جن اوڑا کر لے گیا ہوگا لیکن یہان نقشہ ہی دوسرا ہے۔

شمسہ (جو ابھی تک خاموش ایک پاؤن سے کھڑی ان کی باتون کو بغور سن رہی تھی) میرے خیال مین وطن کو چھوڑنا ہمارے واسطے بھاگوان نہوگا کیونکہ وطن کی سرزمین ہمکو مدتون نہین بھولے گی۔

قرطونیہ۔ یہ بالکل بجا ہے لیکن مین اسکو کیا کرون جو خواب مین نے شب کو دیکھا ہے اُس کی تعبیر مجکو دیگر ممالک ہی سے ملیگی۔
اصفیہ۔ اچھا تو چلیے دیکھیے قسمت ہمکو کہان لے جائے اور ہان مجکو یہ پوچھنے کی جرأت نہین ہوتی کہ آپ نے وہ کونسا ایسا خواب دیکھا ہے کہ جس کے دیکھنے سے دفعتاً وطن کو چھوڑ دیا۔
قرطونیہ (ایک ٹھنڈی سانس بھر کر) پیاری اصفیہ مین کیا کرون میرے اُس خیال سے ہاتھون کے طوطے اوڑے جاتے ہین میری اچھی اصفیہ میرا اسوقت پتھر تلے کا ہاتھ ہے۔
اصفیہ۔ آخر کچھ تو بیان کیجیے جس کا کوئی انتظام کیا جاے ممکن ہے کہ ہم دونون بہنین جن کو آپ نے اپنی مصاحبت کا فخر عطا کیا ہے کوئی بندوبست کرسکین اور آپ کی فلاح اور بہبودیکا کوئی سبب نکالین۔
قرطونیہ۔ بہن اُس خیال سے تو میرے منہ کو کلیجہ آتا ہے اُف اُف کس زبان سے یہ بیان کرون کہ مین نے خواب مین کیا دیکھا آج ہمکو راستہ چلتے ایک عرصہ گذر گیا لیکن دُر آرزو ابھی تک ہاتھ نہ آیا مجکو اپنے بخت واژون کی برگشتی سے اندازہ ہوتا ہے کہ میری امید کا ستارہ آسمان مسرت پر شاید میری زندگی مین نہ چمکے۔
اصفیہ۔ اے نہین آپ اسقدر اپنی قسمت سے مایوس نہون خدا کو منظور ہوگا تو بہت جلد کامیابی کی شکل نظر آے گی۔
قرطونیہ۔ یہ مجکو کیونکر یقین ہوسکتا ہے کہ مجکو کامیابی کی ڈگری ملیگی پیاری اصفیہ مین ایسی قسمت ہی لیکر دنیا مین نہین آئی ہون بہن اگر مین خوش نصیب ہوتی تو آج میرا یہ حال کیون ہوتا بہن تم یہ

جانتی ہو کہ قرطونیہ کھاتی ہے پیتی ہے اور ہمارے ساتھ مسافرت
مین بھی نہایت خوشی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اچھی بہن مجکو کسی کی
امید ڈھارس دیکر لیے جا رہی ہے ورنہ مجھ سے ایک قدم آگے
نہ بڑھایا جاتا۔

اصفیہ۔ اچھا وہ کون ہے آخر اُس کا نام بھی تو ہم زبان سے سنین
کہ جس کے ملنے کی آرزو مین آپ اسقدر گرم رفتار ہین۔

قرطونیہ۔ آہ یہی تو مجکو معلوم نہین کہ وہ کون ہے اور کہان ہے۔

اصفیہ۔ اچھا پھر تمکو وہ کیونکر اس طریقہ سے ملسکتا ہے۔

قرطونیہ۔ افسوس اس کا حال تو مجھ سے کچھ نہ پوچھو بہن تم نے
اسوقت مجکو چھیڑ کر میرے دل کو دکھایا اُف ذرا ٹھہرو میری طبیعت
بگڑ گئی۔

یہ کہکر ہماری ہیروین بیہوش ہوگئی اب ہم اپنے ناظرین کو
زیادہ دیر الجھن مین ڈالنا نہین چاہتے اس لیے یہ بتاے دیتے
ہین کہ یہ لڑکی کون ہے اور اس نے کس کو خواب مین دیکھا ہے
پس اس لئے ہمارا اتنا کہنا کافی ہوگا کہ یہ ایک جلیل القدر گھرانے
کی لڑکی ہے یہ ایک روز اپنے آرام گرہ مین بستر استراحت پر پاؤن
پھیلاے سو رہی تھی کہ اس نے ایک خواب دیکھا جس کو یہ دیکھکر
چونک پڑی پلنگ کے پاس جو اور لڑکیان سو رہی تھین وہ
دوڑین اور سبب خواب مین ڈر جانے کا دریافت کیا لیکن اس
دھن کی پکی نے کسی کو اپنی حقیقت سے آگاہ نہ کیا اور اُسیوقت
سے بیچین ہوگئی تمام رات فلک غم کے تارے گن گن کر صبح
کی دن بھر تو سفر کا انتظام کیا اور جو لڑکیان اسکی خدمت گذاری کو
ہر وقت اس کے پاس رہا کرتی تھین انکو بیش بہا زیور و ملبوس

پہنا کر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوگئی۔

راستہ مین جس مقام پر ٹھہرتی اور جو لڑکی راہ کی تکان سے بیدل ہوتی تو اُسکو یہ آزاد کر دیتی اسی طرح سب لڑکیون کو تو آزادی کا پروانہ دیدیا لیکن اسوقت صرف یہ دو لڑکیان باقی رہ گئین ہین جو زیادہ محبت کرنے والی اور اس کی دم کی دیوانی تھین اب یہ تلاش محبوب مین ملک در ملک خاک چھانتی پھرتی ہین۔

جب آصفیہ نے بدقت تمام دامن سے ہوا دیکر ہوشیار کیا اور یون گویا ہوئی۔

آصفیہ۔ بہن اگر تمہاری یہی بے چینی رہی تو ہم کو کاہے کو کامیابی کا درجہ ملے گا آپ تو بات بات پر بیہوش ہوئی جاتی ہو اور ہان یہ تو مین آپ سے پوچھنا بھول گئی آیا آپ نے کیا ایسا خواب دیکھا ہے (ذرا غصے ہوکر) اے لو ذرا اپنے دل کو ڈھارس دو اور چلنے کی تیاری کرو دیکھو یہ صحرا ہے پرخطر ہے یہان اس قسم کی باتین آپ کو زیب نہین دیتی ہین کیونکہ اگر ہم صحرائی ڈاکوون کے ہاتھ آگئے تو ہماری زندگی خطرے مین پڑجائے گی۔

قرطونیہ۔ آہ آصفیہ تم یہ جانتی ہو کہ میرا طائر دل میرے کہنے مین ہے اچھی بہن اب مجھ سے ضبط نہین ہوسکتا مین کیا کرون ع

تمہین للہ بتادو کوئی صورت اسکی

رہا صحرا ہے پرخطر اس کی مجکو پرواہ نہین کیونکہ جب مین نے اپنے گھر بار ہی کو خیرباد کہہ دیا تو روپیہ پیسہ کی مجکو اصلا پرواہ نہین ہے

آصفیہ۔ دیکھو بہن تمہارے دشمنون کو جنون ہوجائے گا اور پھر یہ ارمان خاک مین ملجائے گا اور پروا لے کیا کرسکتے ہین ذری دل کو سنبھالو۔

قرطونیہ۔ اُف مین اور دل کو سنبھالون بہن اب مجھسے دل نہین سنبھالا جاتا پیاری اصفیہ میری اچھی اصفیہ لو تم مجھے سنبھالو میرا دم گیا۔

یہ کہکر ہماری ہیروین بیہوش ہوگئی جس کی بالین پر دونون لڑکیان کھڑی ایک دوسرے کا منہ تکتی رہگئین اور مندرجہ بالا فقرے ایک بیکس لڑکی کی زبان سے نکل کر صحراے عرب مین گونج رہے ہین۔

دوسرا باب

اگر تو مجکو کوشش کیساتھ تلاش کریگا تو مین ضرور تجکو ملجاونگی

ڈھونڈھتی ہین تجکو آنکھین اے مرے جان جہان
میری نظرون سے چھپا تو اے ستمگر ہے کہان

ہان تو حضور کے دلپر وہ کونسا ایسا صدمہ گذرا ہے جس کی وجہ سے حضور کے دشمنون کی یہ حالت ہو رہی ہے مانا کہ آپ خواب مین ڈر گئے ہین اسی روز سے بیچین ہو لیکن خواب کوئی چیز نہین ہے یہ صرف انسانی تجلیات ہین عقلمند اکثر خواب مین جو کچھ چیزین دیکھا کرتے ہین اُن کی دلفریب ادا پر ہرگز توجہ نہین کرتے اگر حضور نے خواب مین کوئی شے ایسی دیکھی ہے کہ جسکے دیکھنے سے طبیعت بیتاب ہے اور اُس کا ملنا امر محال ہے تو وہ بندہ سے کسواسطے پوشیدہ رکھی جاتی ہے اگر حکم عالی سے خبردار ہو جاؤن تو بہتر ہوگا جلد زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا جاے تاکہ تدبیر اس کی عمل مین لائی جاے اور بلا وجہ کا

غم کھانا عقلمندون کا کام نہین ہے الحمد للہ حضور کے پدر عالی قدر
اسقدر مال و خزانہ رکھتے ہین جسکا موازنہ سلاطین عالم بھی ہرگز نہین
کرسکتے پھر کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ جو حضور کے دلپر صدمہ گذرا ہے
اور اُس کو چھپایا جاے ممکن ہے کہ وہ مشکل روپیہ کی امداد سے
حل ہو جاے کیونکہ جب وہ جان تک سے دریغ نہین کرتے تو اسکی
اُنکو کیا پرواہ ہے براے خدا جو کچھ حضور کے دل مین ہے وہ غلام
سے بے کم و کاست فرما دیا جاے۔

"مضطرب ہو کر" دیکھو محفوظ تم اُس بات کو مجھسے دریافت کرنا چاہتے
ہو جسکو مین بیان کرنا اپنی کسر شان سمجھتا ہون۔

محفوظ۔ پیارے خلیل کیا اس بیان کرنے مین حضور کی کوئی
ہتک کا باعث ہوگا کیونکہ جبتک انسان اپنا مرض طبیب کے
سامنے بیان نہ کرے تو حکیم کیونکر اُس کا علاج کرسکتا ہے اور
اُسکی طبیعت کے موافق نسخہ تجویز کرکے دیسکتا ہے۔

خلیل (بیقرارانہ روش سے) کیا تم اس بات کا مجھ سے عہد کرتے
ہو کہ تم میرے کام مین کوشش بلیغ کروگے۔

محفوظ۔ بیشک بیشک مین ابھی جاکر حضور کے پدر بزرگوار سے
اس امر کا حال بیان کرون گا اور مجکو امید قوی ہے کہ وہ میرے
کہنے پر ضرور اپنی توجہ مبذول فرمائین گے۔

جب محفوظ نے خلیل حسن سے یہ امید افزا فقرا کہا تو ایک آہ سرد
دل پُر درد سے بھر کر یون گویا ہوا۔

خلیل۔ مین نے کل شب کو ایک خواب دیکھا کہ "مین ہوا پر اُڑتا ہوا
ایک باغ دلکشا مین پہونچا اور ایک حوض رشک جنان پانی سے
بھرا ہوا نظر آیا اور حوض کے کنارہ پر چند کنیزکین خوش لباس اور

پریجال بیٹھی ہوئی خوشگوار ہوا کے جھونکون سے اپنا دل بہلا رہی ہین اور درمیان مین اُن کے ایک حسین لڑکی مثل آفتاب کے درخشان ہے جو پریچہرہ سرو قد عنبرین مو یاقوت لب آہو چشم سیمی بدن ساق بلورین مروارید دندان اُس غیرت ماہ نے ہنسکر میری طرف دیکھا اور مسکرائی اوس کا ہنسنا میرا آرام وچین لیگیا اور مین بے اختیار بے ہوش ہوکر اس حوض کے کنارے پر گر پڑا اُس ماہ دو ہفتہ نے جب میرا یہ حال پُر ملال دیکھا تو دوڑکر مجکو زمین سے اُٹھایا اور میرا سر اپنی زانون پر رکھکر ایک پیاری ادا سے کہا اے آرام دل تو یہ چاہتا ہے کہ مین تیری آتش محبت سے جلکر خاکستر ہو جاؤن اور تو مجکو سسکتا چھوڑکر چلا جائے۔

جب مین نے اُسکو اس قدر اپنے اوپر مہربان پایا تو چاہا کہ اس سے دریافت کرون کہ تو کون ماہوش ہے اور کس چمن کا گل آرزو ہے جو اس گلشن تمنا کو اپنی زیب و زینت سے مزین کردیا تو اُس گل خوبی نے شرم سے اپنا منہ چھپا لیا اور ایک ناز کے ساتھ کہا "اگر تو مجکو کوشش کے ساتھ تلاش کریگا تو مین ضرور تجکو ملجاؤنگی" لیکن میری محبت مین تجکو بہت سا رنج کھینچنا ہوگا۔ مین یہ سنکر بیتاب ہوگیا اور بصد ادب اُس سے کہا کہ اے ماہ عالم افروز تجکو کہان پاؤن اور کس پتہ سے تلاش کرون تو اُس پری رخ نے ایک بھولی ادا سے مسکراکر منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور تین تل مجکو رخ گلگون پر دکھائے جو بجانب راست اور دو بسوے چپ اور میسرا درمیان تھوڑی کے تھا جب مین نے یہ صورت دلفریب دیکھی تو بے ساختہ دل ہاتھون سے جاتا رہا ہر چند چاہا کہ اُس پیارے پیارے رخسارون کا ایک بوسہ

لیلون لیکن افسوس ہے کہ یہ آرزو دل کی دل ہی مین رہی اور وہ
حسن کی دیوی نظرون سے غائب ہونا شروع ہوگئی اور مین نیمجان
سا اوسی حوض کے کنارے پر تڑپتا رہگیا۔

جب مین خواب سے بیدار ہوا تو جو حال تم نے میرا دیکھا ہے
اُسوقت سے میری یہی کیفیت ہو رہی ہے اب اگر تم سے
کوئی صورت میری بہبودی کی ہوسکتی ہے تو فبہا ورنہ مین اُس
زاہد فریب شکل کی جدائی مین گھٹ گھٹ کر اپنی جان دیدونگا۔

محفوظ۔ پیارے خلیل راہ عشق مین قدم رکھنا عقلمندون کا کام
نہین اس راہ مین سوائے مصیبتون کے سامنا ہونے کے اور
کوئی شکل نظر نہین آتی ہے۔

خلیل۔ آہ محفوظ تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ مصیبت مین نے خود اپنے
لی ہے اُف محفوظ مین کیا کرون میرا دل درد و غم سے بیقرار
ہے مین ہر وقت اس غزل کو گنگنایا کرتا ہون اور اپنا دل بہلاتا
ہون۔ غزل مصنف

دل مین اک گل کا ابھی تیر نظر بیٹھ گیا
کیا خبر مجکو یہ ظالم کہ کدھر بیٹھ گیا
اُس کے چہرے کی صفائی کو کرون کیا اظہار
شرم سے جھینپ کے بدلی مین قمر بیٹھ گیا
خنجر ناز جھکا اُس کا جدھر اے ہمدم
[illegible] جھکا مرغ ہوا سامنے پر بیٹھ گیا
مین وہ نالان ہون کہ نالون سے کیا تنگ جہان
دیکھ کر زاری مری عشق کا گھر بیٹھ گیا
تیغ ابرو کو دکھایا جو مچل کر اُس نے

تمام کر دل مین دہین خستہ جگر بیٹھ گیا
چھپکے نظرون سے گیا پہلو کے اندر ظالم
دل کے گوشے مین ابھی تیر نظر بیٹھ گیا
دل کو تھامے ہوے خود آپ چلے آئین گے
آہ کا میری اگر دل مین اثر بیٹھ گیا
پھر نہ اٹھون گا کبھی لاکھ اٹھاے کوئی
بزم دلدار مین جاکر مین اگر بیٹھ گیا
دل کی بیچینی کا مین تم سے کہون کیا گوہر
یاد کا اس مین کسی گل کی اثر بیٹھ گیا

یہ سنکر محفوظ ششدر رہ گیا اور نہایت دلجوئی کی اور دلاسا دیکر اس کے پدر بزرگوار کے پاس حاضر ہوا اور جملہ احوال مفصل خلیل کا عرض کیا پدر خلیل یہ سنکر حیرت زدہ ہو گیا اور اسطرح گویا ہوا پدر خلیل۔ کیون محفوظ پھر اب مین کیا تدبیر کرون میری تو یہ کیفیت سنکر عقل دنگ ہو گئی بھئی یہ تو عجیب واقعات ہین جن کے سننے سے منہ کو کلیجہ آتا ہے۔

محفوظ۔ میری راے مین حضور خلیل حسن کو سیر و شکار کی اجازت دین تاکہ تفریح مزاج ہو اور یہ خلل دماغ بھی دور ہو جاے اور مزاج اصلی حالت پر آجاے اور دماغ بھی صحیح ہو جاے کیونکہ یہ واقعہ دو حال سے خالی نہین ہے اگر وہ پریجمال جس کو خلیل نے خواب مین دیکھا ہے وہ دستیاب ہو گئی تو فہو المراد اور اگر وہ ماہ دو ہفتہ دستیاب نہوئی تو نفع و نقصان اور سیر و سیاحت شہر در شہر کی ملاحظہ فرما کر مزاج اصلی حالت پر آجاے گا۔

پدر خلیل حسن کو یہ راے محفوظ کی بہت ہی پسند آئی اور دوسرے ہی روز

خلیل حسن کو طلب کر کے منہ اور سر اُسکا چوما اور کہا۔
پدر خلیل۔ پیار کرتے ہوئے) اچھے خلیل تقدیر سے کسی کو چارہ نہین انسان کو لازم ہے کہ جس چیز کی تلاش ہو تو اول اُس شخص کو چاہیے کہ نہایت اولوالعزمی سے کمر ہمت چست باندھے اب بہتر یہی ہو گا کہ تو محفوظ کو اپنے ہمراہ لے اور سفر کر کیونکہ یہ ملازم دیرینہ ہے اور تیرے ساتھ نہایت ہوشیاری سے رہے گا بدینوجہ یہ شخص خوش تدبیر اور تجربہ کار ہے حق خدمات سے خوب واقف ہے۔

خلیل حسن نے نہایت خوشی کے ساتھ اس تجویز کو مستحسن سمجھکر پسند کیا۔ پس پدر خلیل نے اُسیوقت دروازہ خزانہ کا کھولدیا اور جو جو لوازمات ضروری تھے بہم پہونچائے اور نہایت پژمردہ دلی سے روانہ کر کے دو منزل تک خود بھی ہمرکاب رہا بعد ازان بیٹے کو خدا کو سونپ واپس چلا آیا۔

تیسرا باب

یہ ضرور کسی شبستان عشرت کی نو گرفتار مصیبت ہے

بہر حال ہم تو ہین راضی رضا کے
بھلا کیجیے یا بُرا کیجیے گا

خواجہ حسن مین تمہاری حسن شرافت کی داد دیتی ہون تم نہایت قابل شخص ہو۔

خواجہ حسن۔ جس روز سے حضور نے میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمایا ہے واللہ مجھ سے آپکی کچھ خدمت نہین ہو سکی مین جہانتک

دیکھتا ہون دن بدن میری قسمت کا ستارہ آسمان ترقی پر چمکتا نظر آرہا ہے حالانکہ میرا یہ پیشہ آبائی ہے اور میری زندگی مین میرے پاس صدہا کنیزین آئین اور دیگر ممالک کو چلی گئین لیکن حضور نے جس روز سے مجھ ناچیز کے ہان رونق فرمائی اُس دن سے میری فلاح اور بہبود کے سامان مہیا ہوتے جاتے ہین۔

وہی کنیز۔ یہ بات کوئی قابل تحسین نہین ہے خدا نے تم کو معزز گھرانے مین پیدا کیا میری اس مین کونسی خوش قسمتی ہے ہان البتہ مین ضرور کہنے کو تیار ہون کہ میرے آنے سے تمکو تکلیف ضرور ہوئی کیونکہ تم ہم لوگون کی خدمت مثل اپنی اولاد کے کرتے ہو یہی ایک ادنی تمہاری شرافت کا باعث ہے۔

خواجہ حسن۔ نہین نہین یہ کوئی بات نہین ہے اس کا مین ہرگز بھی اپنے دل مین خیال نہین لاؤنگا۔

وہی کنیز۔ دیکھو خواجہ حسن مین تمکو اس امر کی اجازت دیتی ہون کہ تمکو اگر کوئی میری معقول قیمت دے تو تم شوق کے ساتھ مجھکو فروخت بھی کر سکتے ہو لیکن اس بات کا ضرور خیال رہے کہ فروخت اُسی شخص کے ہاتھ کرنا جو میرا طالب ہو اور باقی لونڈیون کا تم کو مجاز نہین ہے

خواجہ حسن۔ بھلا مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین حضور کو اپنے م سے ایک دم کو جدا کرون واللہ یہ تو مجھسے ہرگز نہوگا۔

ہی کنیز۔ خواجہ حسن دیکھو یہ زر ایک ایسی چیز ہے کہ جسکے لالچ مین میسا ہی انسان ہو آجاتا ہے اور اپنی امیدون کو خاک مین ملا دیتا ہے یہ تم اسوقت محض میری دلجوئی کے واسطے کہہ رہے ہو مین تمکو شوق کے ساتھ اجازت دیتی ہون کہ تم مجھکو جسوقت چاہو فروخت

کر سکتے ہو۔ آہ! نہین معلوم کہ میری عنان زندگی کس شخص کے ہاتھ
مین ہوگی اور وہ کس چمن کا بوٹہ ہوگا۔
خواجہ حسن (آزردہ ہوکر) خیر مجکو یہ بات منظور تو ہرگز نہ کرنا چاہیے
لیکن حضور نے جب مجھپر اسقدر مہربانی خسروانہ فرمائی ہے تو مین
بھی انشاء اللہ ایسے شخص کے ہاتھ مین حضور کی زمام زندگی دونگا
کہ حضور تا بہ زندگی عیش و عشرت کے گہرے مین آرام فرمائینگی
اور خوش و خرم رہینگی۔
وہی کنیز۔ خواجہ حسن مین جس امید پر گھر سے نکلی ہون اگر وہ امید
میری زندگی مین پوری ہوگئی تو مین تمکو مالا مال کردونگی۔
خواجہ حسن۔ خدا حضور کو کامیاب کرے اور دلی مراد پوری ہو
لیکن اگر حضور اجازت دین تو کیا مین یہ پوچھنے کی جرأت کرسکتا
ہون کہ کس امید نے حضور کو وطن سے نکالا ہے اور حضور کون ہین
اور کہان سے آنا ہوا اور کیا کام درپیش ہے اور یہ شہانا خیالات
دل مین کیون متمکن ہو رہے ہین۔
وہی کنیز۔ (ایک ٹھنڈی سانس بھر کر) آہ! خواجہ حسن اس بات کو مجھسے
نہ پوچھو بہتر ہوگا جو تم اس خیال کو اپنے دل مین جگہ نہ دو ورنہ
جب تم مجبور کروگے تو مین بیان کردونگی
خواجہ حسن (رغایت درجہ شوق ظاہر کرکے) یہ ایک ایسا امر مہیم ہے
کہ جسکی تصریح کی ضرورت ہے اگر حضور احقر کی عرض پر توجہ فرمائینگی
تو وضاحت کے ساتھ معاملات کی گتھی سلجھ جائیگی آیندہ ای عالی۔
وہی کنیز۔ خواجہ حسن اگر تم مجکو مجبور کرتے ہو تو مین نہایت تسوید
کے ساتھ اس کے بتانے کو تیار ہون۔ اُف! اُس کے خیال کرنیسے
میرے حواس مختل ہوے جاتے ہین جس خیال نے آج مجکو دنیا

کے اسٹیج پر غم کا پاٹ لینے کو مجبور کر دیا بھی نہ مین کوئی شہزادی ہون اور نہ کسی رئیس کی لڑکی ہون البتہ ایک غریب گھرانے کی لڑکی مصیبت زدہ فلک کی ستائی اور اپنی قسمت پر آٹھ آٹھ آنسو رونے والی لڑکی ہون تم نے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا تمہارے ساتھ یہانتک آئی ہون اب تم مجکو کسی کے ہاتھ فروخت کر دوگے اُسی کے ہمراہ شوق سے چلی جاؤن گی اور اپنی قسمت پر شاکر رہون گی۔ شعر

فلک نے دیدیا ہی پاؤن مین چکر نہ ماننے کا
اسی باعث ہی مجکو شوق ہی صحرا نوردی کا

خواجہ حسن اس روش سے تاڑ گیا اور دل مین خیال کرنے لگا کہ "یہ ضرور کسی شبستان عشرت کی نو گرفتار مصیبت ہے" پس اس سے خاموش ہو گیا اور اُس کے بعد سے پھر کوئی سوال اس بابت نہ کیا اور ہمیشہ اُس کی خاطر مدارات مین رہتا بہت سا قیمتی وقت صرف کرتا رہا جس کی وجہ سے اُس کے دل مین بھی جگہ ہو گئی لیکن خواجہ حسن کو جس بات نے اُلجھن مین ڈال رکھا تھا وہ حل نہوئی ہر وقت اس خیال سے چونک اُٹھا کرتا تھا اور دل سے کہا کرتا تھا کہ یہ عجیب واقعات ہین اُس روز اگر میرا جہاز ساحل پر نہ پہونچتا تو یہ لڑکیان نہ معلوم کس کے ہاتھ آتین اور کون اس نعمت غیر مترقبہ کو پاتا۔

اب ہم خواجہ حسن کو تو تھوڑی دیر اسی بحر تفکر مین غوطہ زن چھوڑتے ہین اور اپنے ناظرین کو یہ بتا دین کہ یہ لڑکیان کون ہین اور کیونکر خواجہ حسن کے ہاتھ آئین پیارے ناظرین یہ وہی لڑکیان ہین جن سے ہم اپنے ناظرین کا کسی پچھلے باب مین

انٹرڈیوس کرا چکے ہین

جسوقت ہماری ہیروین لشکر حیران لیکر تلاش محبوب مین اپنے عشرتکدہ سے نکل کر راہ بی تکان سے اور حوادثات زمانہ کی کسبل سے تھکگر سر راہ بیٹھ گئی کیونکہ ایک مقام پر کچھ ایسے راستون نے پیچ در پیچ کھایا تھا کہ راہ چلنے والے مسافرون کو اُس دشوار گذار وادیون مین چلنا دشوار ہو گیا اور یہ ایک دوسرے کا منہ دیکھکر چپ رہ گئین۔ اسی اثنا مین ایک قافلہ کا ادھر گذر ہو گیا سالار قافلہ نے انکو فلک زدہ سمجھکر اپنے ہمراہ لے لیا اور ایک جلیل القدر سوداگر کی نذر پکڑا دہ سوداگر نہایت خاطر داری سے پیش آیا ہر وقت دست بستہ مودبانہ حاضری کا فخر حاصل کرتا اس طرز سے ہماری ہیروین بہت خوش ہوئی اور اپنی زندگی کی باگ اُس سوداگر کے ہاتھ مین دیدی خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب ہم پھر اپنے خیالات کو خواجہ حسن کیطرف منعطف کرتے ہین

یہ واقعات میری سمجھ سے کوسون دور تھے کیونکہ یہ لڑکیان خود بخود میری کنیزکین بن گئین اور جو انہین آسمان حسن کا تارا ہے وہی اس بات پر بھی تیار ہے کہ مجکو فروخت کر دو۔

یہ کیا بھید ہے کیون اے خدایا یہ کوئی چالاکی تو نہین ہے یا مجکو کسی تازہ مصیبت کا منہ تو دیکھنا نصیب نہ ہوگا (دلمین) اچھا اب مجکو خفیہ طریقہ سے انکی لائف دریافت کرنا لازم ہے اور کسی دوسرے اپنے دوست احباب سے اس امر مین مشورے کرنا چاہیئے تاکہ بعد کو پچھتانا نہ پڑے (چونک کر) نہین اس راز کو کسی پر افشا ہی نہ کرنا چاہیئے نہ یا وہ کیا وقوعہ پیش آئے اور اس کا ادھر اُدھر چرچہ ہو جائے اور یہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل جائے

خدا جب اپنے بندون پر مہربان ہوتا ہے تو یون ہی چھپر پھاڑ کر دیتا ہے لیکن یہ کوئی غیبی تائید ضرور ہے پس اسلئے اب مجکو خاموش ہو جانا چاہیے اور اپنی قسمت سے فیصلہ لینا ٹھیک ہے اگر میری قسمت مین ذلت ہی لکھی ہے تو اُسکو کوئی مٹانے والا نہین ہے اور جو میری ترقی کے باب اسی بہانہ سے وا ہونا شروع ہوئے ہین تو مجکو نہایت مسرت کی بات اُن کا خیر مقدم کرنا لازم ہے" کچھ سوچکر اور دل سے رائے لیکر" اچھا اب مجکو کیا کرنا چاہیے بہتر یہی ہوگا کہ مین آنے والی مصیبت کا انتظار کرون اور جب تک اطمینان سے اپنی زندگی کے باقی حصہ کو عیش و عشرت کے ساتھ بسر کرون۔

اب ہم ان کو تو اسی حال مین چھوڑتے ہین اور اپنی ہیروین کی خبر لیتے ہین یعنے جسوقت خواجہ حسن نے اسکو اس بات پر مجبور کیا کہ یہ اپنا کچا چٹھا کہہ سنائے لیکن اس دھن کی پکی نے ہرگز اس راز کو زبان تک نہ آنے دیا اور خاموش اٹھکر اپنے کمرے مین چلی آئی اور اپنی ہمجولیون سے یون گویا ہوئی۔

وہی کنیز۔ ہمکو وطن چھوڑے مدت ہوئی افسوس ہماری تلاش مین کیا کیا مصیبتین ہمارے اعزا نے جھیلی ہونگی

وہی ہمجولی۔ یہ بالکل سچ ہے لیکن مین رات دن اسی شش و پنج مین مبتلا ہون آپا آپ نے کیا اس مین اپنی فلاحیت سوچی ہے جو اس طرح سے زندگی بسر کیجاتی ہے بہتر ہوتا جو حضور اپنے دولت خانہ کو تشریف لے چلتین۔

وہی کنیز۔ تسلی کرتے ہوئے ابھی مجھے اپنے گھر جانے سے انکار بھی نہین ہے لیکن مین نے اپنے جی مین یہی تجویز کر لیا کہ مجکو کامیابی کا

پھل اسی سرزمین سے ملے گا۔

وہی ہمجولی۔ لیکن ہماری موجودہ زندگی نہایت ذلت کا پہلو لیے ہوئے ہے۔

وہی کنیز۔ یہ کیون؟

وہی ہمجولی۔ اس لیے کہ ہم ایک سوداگر کے ہان مثل کنیزکین فروش ہین پھر کیا معنے جو دیگر لونڈیان ہمکو وقعت کی نظر سے دیکھین حالانکہ سوداگر کو ہماری کیفیت کماحقہ معلوم ہے۔

وہی کنیز۔ خیر اس کی تو مجکو کچھ پرواہ نہین ہے لیکن یہ مین ضرور کہہ سکتی ہون کہ مجکو کامیابی کی صورت دیکھنی اسی سوداگر کے ذریعہ سے ملے گی۔

وہ ہمجولی بھی یہ سنکر خاموش ہوگئی اور اپنے دل مین غور کرنے لگی کہ وہ کون ایسی پیاری شکل ہے جس کا شوق دیدار اس کو عرب کی سرزمین مین کھینچے لیے جاتا ہے اور لجہ غم مین غرق ہو کر حوادثات زمانہ کے ہچکولے کھانے لگی۔

کہتی ہے کہ سچ ہے خدا نے جنکو عیش پسند کیا ہے اُن کو رنج بھی ضرور ہوتا ہے ایک اسی لڑکی کو دیکھو کہ اپنی تمام عیش و نشاط پر خاک ڈالکر زمانہ کی مصیبت شوق کے ساتھ برداشت کرنے تیار ہوگئی یہ صرف بخت واژون کی برگشتگی ہے ورنہ اس کے بائین ہاتھ کا یہ کام تھا جس ضرورت کو یہ محسوس کرتی دم بھر مین گھر بیٹھے وہ حل ہو جاتی پھر کیا ضرور تھا کہ در در کی خاک چھانتی لیکن جو قسمت مین تحریر ہے وہ ہو کر رہے گا۔

چوتھا باب

لڑکی کو مرد کی ہمنشینی مبارک نہین ہے

چلا ہے او دل راحت طلب کیا شادان ہو کر
زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہو کر

جسوقت خلیل حسن اپنے پدر عالی قدر سے رخصت ہو کر
جس شہر مین پہونچتا اُس کی کوچہ و بازار کی گشت لگاتا اور ادھر اُدھر
جھانکتا اور ہر فرد بشر سے نشان اس ماہرو کا پوچھتا یہانتک کہ
ملک ختن اور چین ماچین شام و ہندوستان روم ترکستان وغیرہ
باقی نہ رہے کہ وہان نہ گیا ہو آخر کار سرحد روم جس کو یمن کہتے
ہین پہونچا اور اُس جگہ کئی روز قیام کر کے نقاشون اور نخاسیون کو
طلب کر کے استفسار کیا کہ تمہارے شہر مین جو جو لونڈیان خوبصورت
اور حسین قابل خدمات شاہون کے ہون تو جلد لا کر حاضر کرو
نخاسے یہ سنکر شہر مین گئے اور تھوڑی دیر مین جو جو لڑکیان اُنکے
امکان مین تھین حاضر لائے اور عرض کی یہ لونڈیان تمام شہر کی
حاضر ہین جنکو خلیل حسن اور محفوظ نے دیکھکر کہا یہ ہمکو پسند نہین ہین
اور دوسرے شہر کو روانہ ہونے کا قصد کیا بعد ازان اُدھین
نخاسیون مین سے ایک شخص جو نہایت شکیل اور بشرہ سے جس کے
صباحت ٹپکتی تھی آیا اور اسطرح گویا ہوا۔
وہی شخص۔ یہان سے قریب مین ایک سوداگر خواجہ حسن نامی رہتا ہے
جو بہت ہی مالدار ملک التجار کہلاتا ہے اُس کے پاس سنا گیا ہے
تین لڑکیان حسینان جہان پر یوش موجود ہین جو اپنی صورت کا

ثانی نہین رکھتی ہین بھائی روے زمین پر حق تعالیٰ نے ایسی حسین
سواے اُن ماہرویان جہان کے دوسری پیدا نہین کین ہین
حسن وجمال مین اون لڑکیون سے بہتر کوئی دوسری لڑکیان نہ
ملین گی اُن لڑکیون مین ایک ایسی حسین ہے کہ نیچے فلک نیلگون
کے عدیم المثال ہے لیکن یہ لڑکی ایک عیب رکھتی ہے کہ جسکی وجہ
سے سوداگر لوگ اس کی خریداری سے محترز ومجتنب رہتے ہین اور یہی
وجہ ہے جو اُنکو کوئی پسندیدگی کی نظرون سے نہین دیکھتا ہے۔
خلیل۔ وہ لڑکی ایسا کیا عیب رکھتی ہے کہ جسکی وجہ سے کوئی اسکو
پسند نہین کرتا۔
وہی شخص۔ وہ اپنے چہرۂ گلگون پر تین تل رکھتی ہے جنکو لوگ
یکدانی کہتے ہین اگر یہ عیب نہوتا تو مشرق سے مغرب تک اُسکا
نظیر دنیا مین نہین ملتا اور اس کی خوبصورتی کی مثال کوئی دوسرا نہوتا
جسوقت خلیل نے یہ تعریف اُس مرد کی زبانی اُس لڑکی کی
سنی تو سر سے پا تک عرق بیہوشی مین ڈوب گیا محفوظ نے فراست
سے معلوم کرکے اُس کے منہ پر گلاب وغیرہ چھڑکا اور حالت اصلی
پر لایا اور پھر نجاسے سے اسطرح دریافت کیا۔
محفوظ۔ یکدانی کیا عیب ہوتا ہے؟
وہی شخص۔ "لڑکی کو مرد کی ہمنشینی مبارک نہین ہوتی" اور شوہر اسکا
ہمیشہ رنج والم مین مبتلا رہتا ہے اگر ایک سال تک زندہ رہا تو
آئندہ کو نہایت مبارک ہوتا ہے۔
خلیل کیا مین اس لڑکی کو دیکھ سکتا ہون اگر ممکن ہوا تو مین اُس
لڑکی کو خرید بھی لون گا اور تمکو اس حسن خدمات کے صلہ مین
معقول انعام دونگا اور عزت کرون گا۔

پس نخاسے اُٹھا اور خلیل حسن اور محفوظ کو اپنے ہمراہ لے کر خواجہ حسن کے مکان پر پہونچا اور دروازہ پر دستک دی خواجہ حسن آیا اور دست بستہ ہو کر یون گویا ہوا۔

خواجہ حسن۔ فدوی کو کیون یاد فرمایا اس غلام کے لایق جو خدمت ہو یہ کمترین حاضر ہے۔

پس اُسی وقت نخاسے نے اول سے آخر تک تمام وکمال احوال خلیل حسن کا کہہ سنایا اور کہا جو جو لڑکیان اعلےٰ صورت اور لیاقت رکھنے والی ہون اُن کو ہمارے آقا کے سامنے لاکر پیش کیجیے۔

خواجہ حسن یہ سنکر اندر مکان کے گیا اور اُن لڑکیون مین سے ایک لڑکی کو باہر لاکر خلیل کے سامنے پیش کیا خلیل حسن نے اُس کو دیکھکر کچھ توجہ نہ کی بار دیگر دوسری لڑکی کو لایا وہ بھی خلیل حسن کی طبیعت کے موافق نہ نکلی پھر اُس لونڈی کو لایا جس کے حسن وجمال کا تذکرہ نخاسے سے سنکر خلیل حسن اُس کی صورت کا شیدائی ہوا تھا جسوقت وہ پریوش سامنے آئی اور رخ پُر نور سے نقاب اُلٹی تو خلیل حسن اُس کی صورت دیکھکر دل ہاتھون سے کھو بیٹھا اُس کا تیر نظر دل کے پار ہو گیا لیکن اپنے کو نہایت استقلال سے سنبھالے رہا۔

محفوظ نے جب خلیل حسن کی یہ صورت دیکھی تو جلدی سے اس طرح گویا ہوا۔

محفوظ۔ خواجہ حسن بھلا اس لونڈی کی قیمت کیا ہے اور نام کیا ہے

خواجہ حسن۔ حضور لونڈی کا نام جواہر ہے اور برابر جواہرات ہی کے اس کی قیمت ہے۔

محفوظ۔ کیا تم اس کو فروخت کرنا نہین چاہتے ہو جو ایسے دام کہتے ہو۔

خواجہ حسن۔ مین اس کو ضرور فروخت کرنے کو تیار ہون لیکن جواہرات ہی کے ساتھ اسکو فروخت کرون گا اور اگر اسکو آپ جواہرات کی برابر خرید نہین سکتے تو کم قیمت پر سردست مجکو فروخت کرنا منظور نہین۔

محفوظ نے جسوقت یہ جملہ سنا تو چپ ہو رہا اور اپنے دل مین غور کرنے لگا کہ بجز اس پریوش کے خرید کیے ہوئے خلیل حسن رہ نہین سکتا فی الفور اس کا ہاتھ تھام اور نخاسے کو اپنے ہمراہ لیکر اٹھا اور اپنی قیام گاہ کو روانہ ہو گیا اور راستہ مین اسطرح گویا ہوا۔

محفوظ۔ (نخاسے مخاطب ہو کر) اچھے مہربان تم اگر مناسب قیمت کو اس کو خرید وا دو گے تو ہم لوگ تمہارے عمر بھر احسانمند ہین گے۔

نخاسے۔ مین اس کی خریداری سے مجبور ہون کیونکہ اس سوداگر کی یہی عادت ہے کہ جو زبان سے کہتا ہے وہی پورا کرتا ہے۔

محفوظ۔ ہمکو اپنے ملک سے آئے ہوئے اتنی مدت ہوئی کہ ہمارے پاس جو کچھ زر نقد تھا وہ صرف ہو گیا اب ہمارے پاس اسقدر مال و زر نہین ہے کہ ہم سردست اس لونڈی کو خرید سکین البتہ اس شہر مین کہین ہمکو تمہاری وساطت سے قرض ملجاے تو ضرور خرید سکتے ہین لیکن یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کس لیے کہ ہمکو کوئی جانتا نہین۔

نخاسے۔ (ہمدردی ظاہر کرکے) مجکو آپ لوگون سے دلی محبت اور ہمدردی ہو گئی ہے اس لیے مین آپ صاحبان کو زر نقد دلانے مین کوشش بلیغ کرون گا اب آپ میری رائے مین

ایک کوشش یہ کرین کہ اس شہر مین ایک رئیس بہت متمول صاحب ثروت
رہتا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ صفات بھی اسمین موجود ہین کہ
نہایت ہی رشوت خوار اور لالچی ہے اگر مناسب سمجھیے تو اسکی
نذر کے واسطے کچھ تحفہ لے چلیے اور اُس سے اپنی مصیبت کی
داستان بیان کیجیے ممکن ہے کہ وہ اس لونڈی کو تمہاری
خریداری کیواسطے کہہ دے اور جو کچھ قیمت اُس لونڈی کی وہ
مقرر کرے گا خواجہ حسن کو اُسکے حکم سے ہرگز انحراف نہ ہوگا شاید
پھر قرض لینے کی بھی ضرورت نہ پڑے اور مطلب حاصل ہو جائے۔
محفوظ نے اس رائے صائب کو بہت پسند کیا اور اُسیوقت
ہزار دینار دیکر نخاسے کو اُس رئیس کیطرف روانہ کیا اُس رئیس
نے جس وقت دینارون کی تھیلی کو دیکھا نہایت خوش ہوا اور
نخاسے کی بہت عزت کی پھر دوسرے روز محفوظ اور خلیل حسن
دونون اُس رئیس کے پاس گئے رئیس نے بہت اعزاز و اکرام
سے اپنے پاس بٹھایا اور دریافت کیا محفوظ نے کل احوال ابتدا
سے انتہا تک کہہ سنایا اور یہ بھی کہا کہ ہم آپ سے توقع رکھتے
ہین کہ آپ ضرور ہماری سفارش کرینگے کہ جبتک ہم اُس لونڈی
کی قیمت ادا نہ کردین اُسوقت تک اُس کی فروختگی کی ملتوی رہے
اور کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کی جائے۔
وہی رئیس (تسلی کرتے ہوئے) آپ اطمینان رکھین ایسا ہی ہوگا۔
واللہ آپ کی مرضی کے بالکل خلاف نہ ہوگا دیکھو مین ایک آدمی
کو ابھی اُس سوداگر کے پاس بھیجتا ہون اور اُس کو تمہارے سامنے
ہی بلاتا ہون۔
خلیل اور محفوظ ہم آپ کی اس کوشش کی داد دیتے ہین اور تہ دلسے

شکریہ ادا کرتے ہین۔
اُس رئیس نے اپنے ایک غلام کو سوداگر کے پاس بھیجکر اُسکو طلب کیا وہ دوڑا ہوا آیا اور یون گویا ہوا۔
وہی سوداگر۔ خیر ہے آج حضور نے خانہ زاد کو کیون یاد فرمایا۔
وہی رئیس۔ کچھ نہین خواجہ حسن صرف اسوقت تم سے ایک بات دریافت کرنی تھی۔
خواجہ حسن۔ کیا ارشاد ہے فرمایئے مین حاضر ہون۔
وہی رئیس۔ کیا وہ لونڈی جسکی (خلیل حسن کو دکھاکر) انکو ضرورت ہے تمہارے پاس ہے اور کیا قیمت ہے۔
خواجہ حسن۔ بیشک وہ میرے پاس موجود ہے اور برائے فروخت ہے قیمت بروقت ملاحظہ عرض کرون گا۔
وہی رئیس۔ اچھا اسکو حاضر کرو ہم دیکھنا چاہتے ہین۔
خواجہ حسن نے یہ سنکر فی الفور لونڈی کو لاکر حاضر کیا۔
وہی رئیس دیکھکر اچھا اس کی قیمت کیا ہے؟
خواجہ حسن۔ (ہاتھ باندھکر) حضور اس کا نام جواہر ہے پس اس لیے اسکے ہم وزن جواہر چاہتا ہون۔
وہی رئیس۔ (محفوظ سے مخاطب ہوکر) تم کیا چاہتے ہو؟
محفوظ۔ ہمکو یہ قیمت منظور ہے۔
خواجہ حسن۔ مین نے فروخت کیا اس قیمت کے ساتھ۔
وہی رئیس۔ مبارک ہو یہ لونڈی تمکو قیمت لاکر اس لونڈی کی واگذار محفوظ (مایوس ہوکر) سردست قیمت ہمارے پاس نہین ہے البتہ ہمکو کچھ دنون کی مہلت ملنا چاہیے صرف ایک ماہ کی اجازت دیجاے تاکہ ہم اپنے مکان سے زر نقد منگالین۔

خواجہ حسن۔ اس شرط پر مین نہین فروخت کر سکتا اگر اسوقت قیمت دیجائے گی تو لونڈی آپ کی ہے ورنہ دوسرے وقت دوسری قیمت ہوگی۔

وہ رئیس یہ جملہ سنکر خفا ہوا اور بگڑ کر کہا کہ ابھی تو نے میرے سامنے لونڈی کو فروخت کیا اور اب انکار کرتا ہے یہ عذر تیرا بیجا ہے اگر تجکو انکا اعتبار نہین ہے تو مین اس لونڈی کی اپنے پاس سے کسی معتمد شخص کو یہ تیری امانت سونپ دون۔

یہ کہا اور ایک معتمد شخص کے حوالے اپنے پاس سے رقم معینہ کر دی اور محفوظ سے کہا کہ اگر تم چالیس روز کے اندر اندر قیمت اس کنیز کی لاکر دیدوگے تو یہ کنیز تمہاری ہوگی ورنہ یہ بیع فسخ سمجھی جائے گی۔

محفوظ اور خلیل حسن نے یہ فرمان بدل وجان قبول کیا اور دولتخانہ سے باہر آئے اور خلیل حسن کو سرائے مین چھوڑ کر محفوظ تو اپنے ملک کو روانہ ہوگیا اور خلیل حسن تنہا فراق جانان کے مزے لوٹتا رہگیا۔

پانچوان باب

آہ محفوظ تو نے مجکو کیسر چھوڑا
دوستی کا ہو زمانے مین بھروسہ کیسر
تو مجھے چھوڑ چلا اے دل شیدا کیسر

آخر تمہاری یہ بیقراری کب تک رہی گی کیا کسی کا پیارا فرزند اپنے ملک سے باہر نہین جاتا ہے یا کچھ دنیا سے تمہارا ہی بیٹا نرالا گیا ہے۔

آہ خلیل کے والد میری عیش کی زندگی غم سے مبدل ہو گئی میرے پیارے شوہر آپ اندازہ کر سکتے ہین دنیا مین کوئی پیاری ماں اپنی اولاد کو نظر دنسے پوشیدہ دیکھنا گوارا نہین کرے گی میرا واسطے خلیل کا جانا قیامت صغرا سے کم نہین آپ باپ ہو آپ کو محبت کم ہے۔

پدر خلیل۔ کیا تم کو یہ یقین ہے کہ میرے دل پر خلیل جن کے جانے کا کم صدمہ ہے نہین نہین مجکو کوئی گھڑی اپنی زندگی مین ایسی نہین گذرتی ہے کہ اسکی یاد مجکو نہ ستاتی ہو۔

مادر خلیل۔ یہ سب کچھ صحیح ہے لیکن میری دکھ کی آنچ ہے وہ آپکو ہرگز نہین ہو سکتی لیکن مین کیا کرون پھر تلے کا ہاتھ ہے پیارے فرزند کا خیال جسوقت میرے دل مین آتا ہے تو خدا کی قسم ہاتھونکے طوطے اڑ جاتے ہین اب کئی روز سے زیادہ طبیعت بیتاب ہے رات دن اسی کا خیال رہتا ہے۔ شعر

یاد اُس کی مجھے ستاتی ہے
جان فرقت مین میری جاتی ہے

اس منظر نے تمام کمرے مین خاموشی کا سین کھینچ دیا اور جمیع لوگ متحیر اس موجودہ غم پر اندازہ لگانے لگے ایک سناٹا تمام کمرے مین چھا گیا۔

اتنے مین ایک شخص متوسط عمر کا کمرے مین آیا اور مؤدبانہ روش سے تین فرشی سلام کر کے ایک طرف خاموشی کے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا جس کی صورت دیکھکر حاضران ویٹنگ روم کے چہرون پر ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ایک نے متحیرانہ لہجہ مین اسطرح کہا۔

ایک شخص۔ کیون اے محفوظ یہ تنہا تمہارے آنے کا کیا باعث ہے

جلد بیان کیجیے نصیب دشمنان خلیل تو بخیریت ہے۔
محفوظ۔ الحمد للہ سب طرح خیریت ہے شہزادہ خلیل حسن بھی اچھے
ہین اور خوش ہین۔
اور ایک لفافہ جیب سے نکالکر سامنے رکھدیا جس کے دیکھنے
سے سب کے تن مردہ مین جان آگئی اور کھولکر اس طرح پڑھنا
شروع کیا

نامۂ خلیل

پیارے پدر! مین اچھا ہون خدا کرے حضور بھی خیریت سے ہون
مین جس روز سے حضور سے رخصت ہوکر یہان آیا ہون
بفضلہ اللہ اچھا ہون لیکن جس کام نے آپ سے مجھے جدا
کیا ہے اُس کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے
مین نے ایک جواہر خرید کیا ہے لیکن روپیہ نہین رہے
اُس جواہر بے بہا کی قیمت جوہری نے اسقدر مانگی ہے
کہ مین سوائے حضور کی امداد کے اُسکو ادا کرنے کی ہرگز
جرأت نہین کرسکتا اگر حضور نے میری بیکسی اور مایوسی
پر توجہ فرمائی تو مین ضرور خرید سکتا ہون ورنہ اسی ارمان
مین جی سے گذر جاؤنگا اور اُس جواہر کی تمنا اپنے دلمین
لیکر لحد مین جاؤنگا مزید حالات محفوظ کی زبانی معلوم ہونگے
زیادہ کیا عرض کرون۔ فقط آپکا نیاز کیش خلیل حسن
اس خط کے دیکھنے سے مادر و پدر کی باچھین کھل گئین اور نہایت
خوش ہوے اور پروردگار کا شکریہ بجالاے اور دروازہ خزانہ کا
کھولکر اُسیوقت یاقوت و زمرد و الماس وغیرہ سے جو کچھ مناسب
سمجھا محفوظ کو سونپ کر تاکید کی اور کہا حتی الامکان میرے لخت جگر کو

جلد لاکر مجھے ملانا۔

محفوظ وہان صرف ایک یوم ہی رہا اور دوسرے روز روانہ ہوگیا عرصہ پندرہ یوم مین افتان وخیزان خلیل حسن تک پہونچا جب خلیل حسن نے محفوظ کو دیکھا باغ باغ ہوگیا اور محفوظ کی محنت وجان فشانی کی بہت تعریف کی محفوظ قدم بوس ہونے کو خلیل حسن کے قریب آتا تھا کہ پاؤن پھسلا اور گر پڑا اس صدمہ سے اس کی شہ رگ پر کچھ ضرب آگئی جسکی وجہ سے اسی وقت مرگیا خلیل حسن اس مرگ ناگہانی سے ششدر ہوگیا اور اس حال پر ملال کو دیکھکر اپنے گریبان کو چاک کیا اور سر ہانے اس رفیق دلی کے بیٹھ کر سر پر خاک ڈالنے لگا اور زار زار روتا تھا اور اپنی جان کھوتا تھا اور اپنی بے وطنی پر دست تاسف ملکر آٹھ آٹھ آنسو روکر اپنی تنہائی کو یاد کرتا تھا کیونکہ کوئی مونس وغمخوار نہ رہا اور کبھی آزردہ ہوکر کہتا تھا۔ آہ! محفوظ تو نے مجکو کس پر چھوڑا۔ واللہ مجکو تم سے یہ امید ہرگز نہین تھی کہ تم مجکو وطن سے یہان لاکر آپ سدھار جاؤگے اُف اُف!

اس خبر اندوہگین کی اُس رئیس کو بھی اطلاع ہوئی جو لونڈیکی قیمت کا کفیل تھا وہ بھی بہت سخت پریشان ہوا اور حکم دیا کہ تمام اہل شہر جمع ہون جب سب لوگ جمع ہوگئے تو محفوظ کا جنازہ بڑی دھوم سے اٹھایا گیا اور گورستان مین سپرد زمین کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خلیل حسن نے جس وقت تعزیت سے فراغت پائی تو اُس صندوق کو کھولکر دیکھا جو محفوظ اپنے ہمراہ ملک عرب سے لایا تھا اور نام اپنے پدر کا اُس صندوق پر کندہ دیکھکر بہت خوش ہوا اور ایک خط دیکھا اُس کو آنکھون سے لگایا اور کھولکر پڑھا جس مین اسطرح

لکھا تھا۔

خط

میرے پیارے فرزند خلیل حسن تم شاد رہو۔
تمہارا خیریت نامہ بہ توسل محفوظ ہم کو ملا خوشی ہوئی خدا
تمکو جلد کامیابی کے ساتھ لاکر ہم لوگون سے ملائے اچھے
فرزند تمکو جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو محفوظ کو بھیجکر تم شوق
سے منگا سکتے ہو لیکن دیکھو جلد وطن کو واپس آؤ تمہاری
والدہ تمہارے واسطے رات دن روتی رہتی ہے زیادہ
کیا تحریر کرون۔ راقم تمہارا پدر

خلیل حسن اس خط کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور اُس صندوق مین سے
پانسو دینار اُس رئیس کو بطور تحفہ کے بھیجے اور اُن تمام جواہرات
کو لیکر اُس رئیس کے در دولت پر حاضر ہوا۔

رئیس نے اُس لونڈی سے اسطرح دریافت کیا۔
وہی رئیس۔ کیون اے لونڈی خوشحال کیا تو یہ چاہتی ہے کہ تجکو
یہ جوان خرید کرے اور تو کیا اس کی خریداری سے راضی ہے۔
وہی لونڈی (خلیل سے مخاطب ہوکر) اے جوان خوشرو بہتر ہوگا
جو تو مجکو خرید نکرے کیونکہ تو مجکو خرید کر بہت پچتائے گا اور پشیمان
ہوگا۔

خلیل حسن (نہایت استقلال کے ساتھ) مجکو ہر طرح کی مصیبت
تمہاری بدولت جھیلنا منظور ہے

پس اُس رئیس نے جواہر کی برابر جواہرات تول کر لے لیا
اور خلیل حسن کو لونڈی سپرد کر دی اس نے اس کے چہرہ
گلگون پر نظر کی اور ایک آہ جگر سوز کھینچکر بے ہوش ہو گیا جب
اُس کنیز نے یہ حال دیکھا تو ایک آہ دل پُر درد سے بھری اور کہا

وہی لونڈی۔ افسوس مجکو ایسے شخص نے خرید کیا ہے جس کا دماغ اسقدر کمزور ہے کہ بات بات مین بیہوش ہو جاتا ہے اور خلیل حسن کا سر اُٹھا کر اپنی زانو پہ رکھ لیا اور اُس کے منہ پر گلاب کا چھینٹا دیا تاکہ ہوش مین آجاے اور ہاتھ اُس کی گردن مین ڈال کر ہزار پیار و محبت منہ اُس کا چوما اور دامن سے ہوا دینے لگی جب یہ تمام کوششین رائگان گئین تو رونے لگی۔

ہم نہین کہہ سکتے کہ اتنی تھوڑی دیر کی ملاقات مین اس لونڈی کے دلپر ہمارے ہیرو کی محبت کا سکہ کیونکر بیٹھ گیا جسکی وجہ سے دفعتاً رونے لگی اور اس کے دلپر بھی کچھ ایسا صدمہ گذرا کہ یہ بھی ایک چیخ مار کر بیہوش ہو گئی۔

چھٹا باب

آپ نے کیون ایسے بے بہا جواہر کو ہاتھ سے کھویا
وہ شوخ رنجھا کے جو گھر کو چلا گیا
مین تنگ آکے جینے سے بیزار ہو گیا

خواجہ حسن (اپنی بیوی سے) آج ہماری قسمت کا ستارہ فلک امید پر چمک گیا حالانکہ مجکو اُس لونڈی کی برابر جواہرات مل گیا لیکن اُسکے چھٹنے کا بھی صدمہ کمال ہی درجہ کو ہوا ہے کیونکہ اُسکے قدم کچھ ایسے بھاگوان ہمارے یہان آئے تھے جو چارون طرف سے روپے پیسہ کی ریل پیل تھی۔

زوجہ خواجہ حسن۔ مجکو بھی آج اسیقدر ملال گذرا ہے کہ مین کچھ کہہ نہین سکتی ہون کیونکہ ان لڑکیون کے آنے سے ہمارے

گھر مین چار و نظر ف سے روپا ریل ہو رہی تھی آخر مین یہ آپ سے پوچھتی ہون کہ "آپ نے کیون ایسے بے بہا جواہر کو ہاتھ سے کھو دیا"

خواجہ حسن۔ آہ! کیا کہون اس رئیس شہر کے کرتوتون سے مین سخت تنگ آگیا ہون اس نے میرے ہاتھ سے سونے کی چڑیا کھوادی مجکو رہ رہ کے یہی افسوس ہوتا ہے کہ جسوقت وہ لونڈی اُس جوان کے ہمراہ جاتی تھی تو مجکو ایک مایوسانہ نظرون سے تک رہی تھی بلکہ چلتے وقت اس درجہ روئی کہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی اس صورت مین میرے دل کو نہایت صدمہ گذرا۔

زوجہ خواجہ حسن۔ پھر وہ جوان کیسے لیگیا

خواجہ حسن۔ ارے صاحب ایک عجیب واقعہ گذرا ہے مین نہین کہہ سکتا کہ یہ کیا بات تھی کہ جسوقت اُس جوان نے لونڈی کے چہرے سے نقاب اُٹھائی ہے اور پیچھے کو غش کھا کر گر پڑا ان ہر دو صاحبان کو رئیس شہر نے پالکی مین سوار کر ان کے قیام گاہ پر پہونچا دیا لیکن مین نہین کہہ سکتا کہ یہ میرے دل کو کیون اسقدر صدمہ گذر رہا ہے حالانکہ رات دن سیکڑون لونڈیان میرے ہاتھون مین سے نکلتی رہتی ہین کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا اگر مجکو ہر ایک کا ایسا ہی غم ہوتا تو مین کبھی کا دنیا سے گذر گیا ہوتا اور اپنے کاروبار سے جاتا رہتا

زوجہ خواجہ حسن۔ یہ بات نہین ہے کچھ اُس لونڈی کی بھولی باتین ہی ایسی تھین جنکے سنے سے انسان کا دل خود بخود کھنچا جاتا تھا مجکو تو قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی شاہی خاندان سے تھی عادات اور طریقہ گفتگو نہایت پیارا تھا۔

خواجہ حسن۔ نہین یہ بات نہین ہے۔

زوجہ خواجہ حسن۔ کیون؟ آپ نے کیسے پہچانا۔
خواجہ حسن۔ مجھ سے وہی سوداگر بیان کرتا تھا جس نے ان لڑکیون کو میری نذر پکڑا۔ البتہ وہ یہ ضرور کہتا تھا کہ یہ ہین کوئی بڑے گھرانے والی لیکن مجکو یہ نہین معلوم ہوا کہ یہ کس وجہ سے لونڈیون کی شکل مین ہین اور کس نے انکو کنیز کین بنایا اس راز کو بارہا پوچھا گیا لیکن انھون نے ہرگز ایک حرف زبان تک نہ آنے دیا حالانکہ دو ایک مرتبہ مین نے بھی اس امر کی تحریک کی لیکن انھون نے صاف اُڑا دیا اور مجکو ادھر اُدھر کی باتون مین رجوع کر لیا لیکن امر لاینحل کو وانھون نے
زوجہ خواجہ حسن۔ اب آپکو خدا کا شکر کرنا چاہیئے جس نے اسقدر دولت ان لونڈیون کی بدولت عطا فرمائی ہے کہ ہماری سات پشتون سے بھی نہین کھائی جائے گی۔
خواجہ حسن۔ ہان یہ بات تو ضرور ہے دولت تو خدا نے بہت کچھ دیدی ہے اور ہان مجکو یہ یقین نہین تھا کہ یہ شخص اسقدر اس کی قیمت دیگا لیکن یہ بھی کوئی رئیس معلوم ہوتا ہے جس نے اسقدر جواہرات لونڈی کی برابر تول دیئے یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔
زوجہ خواجہ حسن۔ یہ رؤساہی کا کام ہے جو ایسی الوالعزمی سے خرچ کرتے ہین۔
خواجہ حسن۔ تمہارے نزدیک اس لونڈی کو فروخت کرنا بہتر تھا یا اسکو اپنے پاس رکھتے۔
زوجہ خواجہ حسن۔ اے ہمکو انکی کیا ضرورت تھی ہمکو تو زر و مال کی ضرورت ہے وہ خدا نے دیدیا اب میری رائے مین آپ بھی اپنے خیالات کو پلٹ دیجیے اور اُس لونڈی کا دھیان دل سے بھلا دو
یہ باتین کرتے ہوئے ایک دوسرے سے رخصت ہو گیا اور گھر مین سناٹا چھا گیا

ساتوان باب

مین نے کسقدر تیری جدائی مین تکلیف گوارا کی
ماجرائے دل ہے کیا یارب کہ جسکا شوق ہے
اب مرے مشتاق ہین میرے فنا کے کیلئے

آپ کیون بیہوش ہو گئے دیکھو خلیل حسن مین خدا کی قسم کھا کر کہتی ہون تمکو کسی بات کا ملال ضرور ہے۔

خلیل حسن۔ پیاری جواہر نہین مجکو کسی بات کا ملال نہین ہے البتہ تمہاری محبت کی آگ میرے دل مین اسقدر اُسوقت بھڑک رہی تھی کہ جسکی وجہ سے مین بیہوش ہو کر گر گیا تھا۔

اب ہم اپنی ہیروین کو جواہر کے نام سے آئندہ یاد کرینگے

جواہر۔ پیارے خلیل! مین تمکو وثوق کے ساتھ یقین دلاتی ہون اور کہے دیتی ہون کہ حضور کسی ملک کے شہزادہ ہین رنازمعشوقانہ سے ترک ادب کو خیرباد کہکر اخواجہ حسن نے مجکو جواہرات کی برابر تیرے ہاتھ فروخت کیا لیکن تو نے کچھ نہ کہا جو اُسنے قیمت مانگی تو نے وہی رقم دیدی کاش تو اتنا بھی کہتا کہ کچھ کم قیمت پر مجکو لونڈی دیجائے تو تجکو ضرور کامیابی ہوتی۔

خلیل۔ میرا یہ شیوہ ہرگز نہین تھا کہ مین زبان سے کمی رقم کی خواہش کرتا اور یہ آپ کا حسن ظن ہے جو آپ مجکو شہزادی کی شان سے تعبیر کرین۔

جواہر۔ پیارے خلیل! کیا مین جو شرطین پیش کرنے والی ہون انکو تم منظور کر دوگے؟

خلیل۔ فرمایئے وہ شرطین مجکو بدل وجان منظور ہین۔

جواہر۔ پہلی شرط یہ ہے کہ کبھی کیا ہی کوئی کام ہو گا تم ہرگز شب کو کسی دوسری جگہ ٹھہر نہین سکتے۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ ہر ایک کام مین مجھ سے مشوری لینا ہو گا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ کسی دوسری عورت سے رشتہ یگانگت جوڑا نہ جائے گا۔ پیارے خلیل یہ شرطین تمہین منظور ہین۔

خلیل۔ یہ تمام شرائط مجکو ہر طرح منظور ہین۔

جواہر۔ اچھا اب مجکو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تم کون ہو اور کس گلشن تمنا کے گل ہو۔

خلیل حسن نے جملہ احوال اپنا اول سے تا آخر کہہ سنایا جب تمام احوال جواہر نے سن لیا تو اُس کے دل مین شعلہ عشق بھڑک اُٹھا سر سجدہ مین رکھکر شکر خدا کا ہزار ہزار بجا لائی اور باندازِ معشوقانہ کہا کہ میری پیارے بھیر میری جان قربان ہو کیونکہ تو نے اتنی محنت میرے واسطے اٹھائی اور پھر تو مجھ سے اسقدر دور تھا پیارے مین جب تک زندہ رہونگی تیری خدمت گذاری ایسی کرون گی کہ تو ان تمام تکالیف کو بھول جائے گا واللہ مین نے تیری جدائی مین کسقدر تکلیف گوارا کی لیکن تو مجھ سے کچھ ایسا غافل تھا کہ مین بیان نہین کر سکتی

خلیل۔ پیاری جواہر! کیا مین یہ دریافت کرنے کی عزت حاصل کر سکتا ہون کہ آپ کس چمنستان عشرت کی نوخیز ڈالی ہو؟

جواہر آہ! پیارے خلیل میری حالت کیا پوچھتا ہے جس کے خیال سے میرے دل مین ہول اُٹھتا ہے۔

خلیل۔ بہتر ہو گا جو آپ اپنی حالت سے تنبہ فرمائین گی

جواہر دلمایوس ہو کر اخیر خلیل جب تم نہین مانتے تو لو سنو۔

پیارے خلیل! مین عربی نسل کے ایک چمن کی نوخیز ڈالی ہون
جس کو اُس نے آب تمنا سے سینچ کر باغ عالم مین پرورش کیا
عین عید کا دن تھا مین نے اپنے کو زیور و ملبوس سے آراستہ
و پیراستہ کیا اور برائے گلگشت باغ کو گئی میرے ہمراہ چار سو
لڑکیان عمائدین عرب سے تھین وہ بھی ہر طرح کے خوش لباس
سے مزین تھین عرب مین جو ایک پہاڑ..... نامی ہے ہم سب
کو ایک شب وہین رہنے کا اتفاق ہوا اور اُسی رات کو مین نے
ایک جوان کو خواب مین دیکھا کہ جسکی صورت دیکھتے ہی مین پلنگ
پر سے نیچے گر پڑی اور بیہوش ہو گئی جب ہوش مین آئی تو اُسنے
کہا کہ اگر تجکو میرے ساتھ محبت ہے اور تو چاہے گی تو مین بہت
جلد تجکو ملجاؤن گا۔

مین نے اشارے سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اُس نے کہا
تو مجکو جس جگہ تلاش کرے گی تو مین تجکو اُسی جگہ ضرور ملجاؤن گا
پس میری اُسیوقت آنکھ کھل گئی اور میرے دل مین اُس کے
ملنے کا شوق موجزن تھا۔

جب خواب سے بیدار ہوئی تو میرا دل اُسی کی طرف مائل تھا
اس نئی زندگی کی خو کو اپنے خانۂ دل ہی مین متمکن ہونے دیا اور
کسی دوسرے کو اس امر کی خبر نہ ہونے دی اور خفیہ خفیہ سفر کا
انتظام کرنا شروع کر دیا ایک دن کچھ لڑکیون کے ساتھ ایک
خچر جواہرات سے بھر کر باغ سے باہر آئی اور کسی سمت کو روانہ
ہونے کی آرزو مین اُسی پہاڑ پر پہونچی اور وہ جواہر اور کپڑے مین
نے سب لڑکیون کو پہنا دیے اور کچھ آپ پہن لیے لیکن پھر بھی وہ
بوجھ ہلکا نہ ہوا پھر سب عاجز ہو گئے کہ الٰہی اب اس سامان کو کیا کرین

بدقت تمام اُٹھا کر پیدل چلدیے مجھ سے اکثر لونڈیان پوچھا کرتی تھین
کہ آپ کہان جاتی ہین لیکن مین اس سوال کا کیا جواب دیتی تھین
سوائے نفی کے اسی صورت سے شہر در شہر کی خاک چھانتی ہوئی
سرگردان ایک سوداگر کے پاس پہونچی اور اُسکو اپنے کو سپرد کر دیا
اُس سوداگر نے ہماری کچھ قدر نہ کی اور ہم کو دھڑی دھڑی کر کے
لٹا دیا حالانکہ اُس سے مین نے یہ بھی کہدیا تھا کہ تو میری معقول
قیمت طلب کرنا اور باقی میری لونڈیون کو ہرگز نہ فروخت کرنا اُس
شیطان طینت نے پہلے مجھ ہی کو فروخت کیا اور نہ معلوم میری
لونڈیان کہان گئین اب صرف میرے ہمراہ دو لونڈیان رہ گئین
تھین جو مین اس مرد نیک مزاج خواجہ حسن نامی کے پاس آئی کہ
جس نے مجکو آج جواہرات کی برابر تول کر فروخت کیا ہے اور
اُسکو مین نے پروردگار عالم کی قسم دیدی تھی کہ تو مجکو فروخت کرنا اور
سوائے میری قیمت کے دوسری میری لونڈیون کی طرف سے
طمع نہ کرنا اُس نے انصاف پر نظر رکھی اور مجھ سے وفا کی اور ایک
مدت تک میرے حال پر نظر رحم کرتا رہا اور اُس کی اس بات
سے مین بہت خوش ہون کہ اُس نے کبھی میرے سامنے کوئی
حرف گستاخانہ زبان سے نہ نکالا ہمیشہ میرے سامنے مثل خادمانہ
حاضر رہتا اس صلہ مین مین نے اُسکو وہ کل جواہرات دیے جو
اپنے ہمراہ وطن سے لائی تھی اور یہ فہمایش کی کہ جو مجھسے محبت
کرے تو مجکو اُسی کے ہاتھ فروخت کرنا۔

پیارے تم جو اول روز محفوظ کے ہمراہ آئے تھے اور میری
خریداری کی نسبت بات چیت ہوئی تھی میرے دل نے اُسیوقت
تمہاری جانب رغبت کی تھی اور تمہاری صورت کا گرویدہ ہو گیا

اور یہ قیمت جو خواجہ حسن نے میری جواہرات کے برابر کہی تھی یہ صرف
میرے حکم کے بموجب تعمیل ہوئی ہے کیونکہ مجکو فقط تمہاری
آزمایش کرنا منظور تھا وہ یہ کہ جو مجکو خرید کرے وہ ہم وزن جواہر
دے اور جس کو میری خواہش نہو تو وہ نہ خرید کرے چونکہ تم نے
نہایت فراخ دلی کے ساتھ قبول کیا پس اسوجہ سے میرے دلمین
بھی محبت دونی ہوگئی۔

پیارے اب مین یہ نہین چاہتی ہون کہ کسی دوسرے شخص کے
پاس جاؤن مین نے یہ خیال کیا تھا کہ شاید محفوظ مجکو اپنے واسطے
خرید کرتا ہے بدینوجہ رئیس شہر کو درمیان مین ڈالا گیا ہے جب
اس امر کی مجکو تحقیق ہوگئی کہ محفوظ اپنے واسطے نہین خرید کرتا
ہے تو امیدوار تمہارے وصل کی ہوئی لیکن پھر بھی دل مین
یہی شک رہا کیونکہ اسقدر مقدور تمہارا نہین جانتی تھی جب محفوظ
جواہرات لایا تو مین نے وہ شرطین پیش کین کہ شاید ان شرائط
مین اُکھڑ جاؤ لیکن تم ہر طرح سے میری محبت مین کامل نکلے
یہ صرف مجکو آزمایش اس لیے تھی کہ دیکھون اپنے قول پر
قایم و مضبوط بھی ہو یا نہین اب مین نے جانا اور حقیقت معلوم
ہوگئی کہ تو میری سلک محبت مین اس درجہ منہمک ہے کہ کسیطرح
چھٹکارا ہی دشوار ہے پس اسلئے مین اب تجکو امید دلاتی ہون
اور کہے دیتی ہون کہ جتنا تیرا خرچ ہوا ہے اور قیمت میری دی
ہے وہ سب حاضر ہے اور مین تیری ایک ادنی لونڈی ہون
خلیل۔ (خوش ہوکر) نہین مجکو قیمت کی کچھ ضرورت نہین ہے
مین کس کا ہون اور قیمت کس کی ہے یہ جو کچھ ہے سب آپ
ہی کا ہے

جواہر (آزردہ ہوکر) تم مجکو حقیر سمجھکر ایسا کہتے ہو۔
خلیل۔ (تسلی کرتے ہوئے) نہین واللہ یہ بات نہین ہے تم اطمینان رکھو مین بھی آپ ہی کا ہون اور یہ جواہرات بھی آپ ہی کے ہین اب صرف مجکو یہ معلوم کرنے کا شوق ہے کہ آپ نے خواب مین کس خوشجمال کو دیکھا تھا وہ کون فرشتہ صورت تھی جس کی یاد نے آوارہ وطن کر دیا۔
جواہر (ذرا شرما کر) آہ! اُس غارت دین و ایمان کی کچھ حقیقت نہ پوچھیے جس نے شب کیوقت آکر مجکو خواب مین بیچین کیا تھا دل مین تو یہی آتا ہے کہ اس گستاخی کی اُسکو معقول سزا دون لیکن پھر میری حیا اس بات کی مقتضی نہین ہے۔
خلیل (زور دیکر) آخر وہ کون ہے ذری اُس کا نام تو زبان پر لو۔
جواہر۔ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر) آہ اُس کا نام کیونکر زبان سے ادا کرون میرے دل مین تو ایک ہول سا اٹھتا ہے البتہ اتنا بتا دینا کافی ہوگا کہ اُس کے نام کا پہلا حرف ابجد کی رو سے نظر ہے۔
اس جملہ کو خلیل سنکر ہنس دیا اور دوڑ کر لب رنگین پر ایک بوسہ دیا اور گردن مین بانہین ڈالکر خوب پیار کیا اور دوسرے ہی روز اپنا اسباب سفر درست کر کے چلنے کو تیار ہو گئے جب کوئی دو منزل چلے ہی ہون گے کہ واقفکار ان سفر نے کہا کہ یہ راستہ پر خطر ہے چاہیئے کہ ہوشیاری سے مسافت طے کرو جواہر نے کہا کہ مین دوسرا راستہ جانتی ہون اُسطرف سے روانہ ہو جائینگے جمیع حاضران قافلہ نے کہا مناسب ہے جواہر نے دو کجاوہ تیار کیے اور تمام مال اسباب اُنپر بار کیا اور خود مردانہ لباس زیب تن کر مثل ہوا کے روانہ ہو گئی۔

آٹھوان باب

پیارے کچھ تو پریشانی مجھسے بیان کر
وہ کون گل ہے نہ باد خزان سے مرجھایا
سدا بہار کا موسم رہے رہے نہ رہے

اسوقت ہم ایک ڈیننگ روم مین ایک نوجوان لیڈی کو رئیسانہ ٹھاٹ سے بیٹھا پاتے ہین جو نہایت کر و فر سے اپنی آرایش مکان کو درست کر رہی ہے اور سامان ضروری ضروری قرینہ سے لگایا جا رہا ہے مالی لوگ گملون کو موقع موقع سے رکھ رہے ہین۔ باغیچہ اور نہرین درست کی جا رہی ہین کمرے کی آرایش اس روش سے اور دوبالا ہو گئی ہے صحن مین چمن لگایا گیا ہے جسمین ولایتی قسم کے پھول کھلے مزا دے رہے ہین۔

اتنے مین ایک شخص آیا اور مودبانہ سلام کر کے کھڑا ہو گیا جسکو دیکھکر ہماری بیگم صاحبہ نے یون لب کشائی کی۔

کیون اے ظہیر کدھر آئے۔

ظہیر۔ بیگم صاحب کیا عرض کرون ابھی ایک قافلہ آیا ہے جس کی حالت سنکر میرا دل ہل گیا۔

وہی بیگم۔ (چونک کر) کیون کیا ہوا؟

ظہیر۔ حضور جسوقت آپ قافلہ سے دوسرے راستہ پر گئی ہوئی وقت قزاقون نے آکر قافلہ کو لوٹ لیا اور تمام اسباب و سامان لیگئے نیز آپ کی لونڈیون کو بھی غارت گرون نے تباہ و برباد کر دیا

آخاہ! ہم اب سمجھے یہ تو ہماری ہیروین جواہر کا مکان ہے اور بیگم صاحبہ جواہر ہین جنکو ظہیر احمد نے آکر یہ خبر سنائی ہے۔

یہ خبر ایک ایسی الم دہ ہے کہ جسکو ہماری ہیروین سنکر بیچین ہوگئی اور سر دھننے لگی

اتنے مین ایک نوجوان شخص اور کمرے مین آیا اور ایک طرف کرسی پر کھینچکر بیٹھ گیا اور بعد چندے اسطرح گویا ہوا۔

وہی شخص کیون پیاری جواہر! کیا خبر ظہیر لایا ہے جس کو آپ سنکر بے چین ہو گئین۔

جواہر۔ آہ! خلیل حسن مین کیا عرض کرون مجکو اس فلک تفرقہ انداز نے سخت پریشان کر رکھا ہے دیکھو تو میری لونڈیون کو بھی نہ دیکھ سکا افسوس آج مین نے ایک ایسی وحشت خیز خبر سنی ہے کہ جسکی وجہ سے میری جان ہلکان ہوگئی یعنی میری لونڈیونکو قزاقون نے لوٹ کر برباد کر دیا۔

یہ خبر کچھ ایسی ہیبتناک تھی کہ ہمارے دونون نوجوان سنکر بیتاب ہو گئے مدتون اسی پریشانی مین رہے بعد کو جب طبیعت ٹھکانے ہوگئی تو ایک نے دوسرے سے یون تخاطب کیا۔

جواہر۔ پیارے خلیل تم نے دیکھا مین اسیوقت اندازہ لگا چکی تھی اگر آپ لوگ بھی اسی راستہ پر جاتے تو ضرور غارتگر ہم کو بھی برباد کرتے لیکن خدا کو ہماری عزت منظور تھی مین اس کے ہزارہا شکر انے ادا کرتی ہون کہ جس نے مجکو اور آپکو اس بلا سے نجات دلائی۔

خلیل۔ ہم جہانتک بھی اللہ تعالی کا شکر یہ ادا کرین کم ہی کیونکہ وہی ہم کو ان بلاؤن سے بچانے والا ہے اب بہتر ہوگا کہ میرے آرام دل اگر تم مجکو اجازت دو تاکہ مین ایک لونڈی تمہاری خدمت گذاری کیواسطے بازار سے خرید لاؤن جو مجکو اور تجکو

آرام پہونچائے۔

جواہر۔ پیارے اگر ضرورت ہوگی تو مین خود خرید لونگی

جب انکو مصر مین رہتے ایک مدت گذر گئی اور ایک دوسرے کی صورت کو دیکھکر جیتا تھا یہانتک کہ جسقدر نقد و جنس تھا وہ سب خرچ ہو گیا اور تھوڑا سا روپیہ باقی رہ گیا تو ایک دن خلیل حسن غایت ملول نظر آیا جواہر نے اپنے دل مین خیال کیا کہ خلیل حسن کو رنج بے سبب نہین ہے کچھ نہ کچھ سبب ضرور ہے جسکی وجہ سے اسقدر آشفتہ خاطر ہے آخر مجبور ہو کر ایک دن پوچھ بیٹھی۔

جواہر۔ میری جان و مال کے مالک پیارے خلیل تمکو کونسی ایسی پریشانی ہے کہ تم دن بدن سراسیمہ نظر آتے ہو" پیارے کچھ تو اپنی پریشانی مجھسے بیان کرو تاکہ مین کچھ تدبیر کرون۔

خلیل۔ (قدرے آزردہ ہو کر) پیاری میرے پاس اب خرچ نہین رہا اور مین اپنے شہر سے دور ہون اس ملک بیگانے مین مسافرانہ صورت بسر کر رہا ہون۔ نیز کسی سے شناسائی بھی نہین ہے کہ کچھ قرض لیکر اپنی اوقات بسر کرون اس وجہ سے شکستہ خاطر ہون اور اس شرمندگی سے رات دن گھلا جاتا ہون۔

جواہر (خندہ پیشانی سے متبسم ہو کر) اے یہ بھی کوئی بات ہے جو ملال کیا جاتا ہے میرے اچھے غمگسار مجھکو صرف ایک جو کی روٹی اور پیالہ بھر پانی کافی ہے نیز تمہارا شربت دیدار تمام نعمتہائے دین و دنیا سے بہتر ہے جس کے سامنے دنیا کے عیش و عشرت پر خاک ڈالتی ہون میرے پیارے خلیل تو ہرگز غمگین نہ ہو بفضلہ تعالے میرے ہاتھ مین ایسا ہنر ہے کہ ہم کبھی ننگے بھوکے نہین رہ سکتے۔

ہماری ہیروین نے یہ کہا اور اُٹھکر اندر کمرے کے گئی اور
ایک چادر بیش بہا اور پیراہن بجواہر مکلل اور دو انگشتریان لعل بے بہا
کی اُٹھا لائی اور ہمارے ہیرو کے سامنے رکھدین اور کہا کہ یہ
پیراہن اور چادر تین سال کا خراج روم کا ہے لے اور خرچ
اور ہرگز آزردہ خاطر نہو۔

خلیل۔ (پیراہن اور چادر کو چوم کر) پیاری یہ تو مجھسے ہرگز نہ ہوگا کہ
مین تمہاری کوئی چیز لیکر فروخت کردون واللہ چاہے میری
جان ہی کیون نہ نکل جائے مجھپر کیسا ہی سخت وقت آئے گا
تب بھی مین ان کو فروخت نکرون گا۔

جواہر (انگلیون مین سے انگشتریان اوتارتے ہوئے) اچھا تو
یہ چار انگوٹھیان اور میرے پاس ہین انکو فروخت کردو اگر یہ
اور چادر کو فروخت نہین کرتے تو ان کو بیچ ڈالو۔

خلیل (رکا نیکر) معاذ اللہ یہ تو مجھسے ہرگز نہین ہوگا کہ مین تمہاری
انگشتریان کسی دوسرے کو پہنے دیکھون۔

جواہر (تجاہل عارفانہ کرکے) پیارے خلیل سچ کہو اب تمہارے
پاس کتنا روپیہ اور باقی ہے۔

خلیل (روپیہ دکھاکر) صرف یہ پانسو دینار اور باقی رہے ہین

جواہر (انھین دینارون مین سے نصف لیکر)۔ واللہ تم کچھ غم
نکرو صرف اسوقت تم اتنا کام کرو کہ بازار کو جاؤ اور سو دینار کا ابریشم
سرخ و سبز اور سو دینار کا سلمہ ستارہ اور پچاس دینار کا سوت اور
موم وغیرہ خرید کر مجکو لادو تاکہ مین خرچ کی فکر سے اپنے پیارے
خلیل کو آزاد کرادون۔

خلیل حسن نے یہ سنکر اُسیوقت بازار سے جاکر کل فرمائشی اشیا

خرید کر لادین جب جواہر نے دیکھا کہ اب کل سامان آگیا تو پھر یون گویا ہوئی۔

جواہر۔ اب تم بازار کو جاؤ اور ایک گھوڑا نہایت چالاک خرید کر لاؤ اور اسپر سوار ہو کر روزانہ شکار کو جایا کرو اور اس شغل سے اپنا دل بہلایا کرو اور مین گھر مین بیٹھکر تمہارے خرچ کی فکر کرون

بموجب حکم خلیل حسن اسی وقت بازار کو گیا اور ایک نہایت عمدہ گھوڑا خرید کر لایا اور ہر روز شکار کو جایا کرتا اور اپنی طبیعت کو رات دن کھیل اور تماشون مین مصروف رکھتا

یہان جواہر نے ایک جامہ نہایت خوشنما تیار کیا کہ جسکو چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا اور وہ جامہ خلیل حسن کو دیکر کہا کہ اسکو بازار کو لیجا کر بیچ لاؤ خلیل حسن جسوقت اس جامہ نادر الوقت مرصع کار کو لیکر بازار کو گیا تو وہانپر لاکھون اشخاص چھوٹے بڑے موجود تھے اس جامہ مکلل کو دیکھکر حیران ہو گئے اور چار و نطرف سے آکر جمع ہونا شروع ہو گئے اور اس جامہ زرنار کو دیکھکر قیمت لگائی گئی یہانتک کہ تیس ہزار درم تک اسکی قیمت پہونچ گئی اور ہر ایک کہتا تھا کہ مین خریدلون دوسرا کہتا تھا کہ مجھے دیدو۔

اتفاقاً ایک یہودی کا بھی ادھر گذر ہو گیا جو بے شمار زر و مال اور عزت رکھتا تھا اونٹ پر سوار ہو کر بازار مین آنکلا اور اس جم غفیر کو دیکھکر دریافت کرنے لگا۔

وہی یہودی کیسا مجمع ہے

تماشائی۔ ایک جامہ کوئی سوداگر لایا ہے وہ فروخت کر رہا ہے۔

وہی یہودی (اشتیاق ظاہر کرکے) کیسا جامہ ہے جس کو دیکھنے کو تمام خلقت جمع ہو گئی ہے۔

تماشائی۔ اے حضور وہ جامہ ایسا ہی نادر روزگار ہے کہ جس کو آپ بھی دیکھین گے تو حیرت مین ہو جائین گے۔

وہی یہودی۔ اچھا ہمین دکھاؤ۔

اُن لوگون مین سے ایک شخص دوڑا ہوا گیا اور خلیل حسن کو لاکر یہودی کے سامنے حاضر کیا۔

خلیل حسن نے وہ جامہ ملاحظہ مین پیش کیا جسکو دیکھکر ششدر رہگیا اور اس طرح کہا۔

وہی یہودی۔ خلیل حسن سے مخاطب ہوکر اے سوداگر بھلا اس جامہ کی کیا قیمت ہے۔

خلیل۔ مجکو تین ہزار دینار تو لوگ دے رہے ہین لیکن مین اس قیمت کو دینے سے انکار کر رہا ہون۔

وہی یہودی۔ اچھا آپکی منشا کہانتک اس کے فروخت کرنیکی ہے

خلیل۔ اگر کوئی شوقین اسکو خرید کرے گا تو مین پچاس ہزار دینار سرخ کو دیدون گا اور اس سے کم کو دینا مجھے منظور نہین

وہی یہودی۔ ارے صاحب کچھ بھی کم کردوگے یا نہین۔

خلیل۔ نہین مجھے کم قیمت کو فروخت کرنا منظور نہین۔

وہی یہودی۔ اچھا ہم کو منظور ہے لیکن یہ تو فرمایئے کہ آپ یہ جامہ کہان سے لائے ہین کس مملکت مین یہ تیار ہوتا ہے۔

خلیل۔ شہر چین کا مین ایک غریب سوداگر ہون وہین سے خرید کر لایا ہون۔

وہی یہودی۔ تعجب کی بات ہے کہ مجکو کوئی لیلیٰ نہین گذرتا ہے کہ مین کوئی نکوئی چادر خرید کرتا ہون لیکن اس بناوٹ کا کوئی کپڑا مثل اسکے میری نظرون سے نہین گذرا۔

جب یہودی قیمت جامہ کی دیکر رخصت ہوگیا تو خلیل حسن نے بھی اپنے گھر کی راہ لی اور وہ دینار سامنے جواہر کے لاکر رکھدیے اور تمام و کمال احوال یہودی کا بیان کیا جواہر نے یہ سنکر کہا اچھا تم پھر بازار کو جاؤ اور وہی سامان تمام میرے واسطے خرید لاؤ۔

خلیل حسن نے موافق فرمانے جواہر کے عمل کیا اور سب سامان خرید کر لادیا جواہر نے پھر دوسرا جامہ اور تیار کیا اور اسکے چاروں کونون پر اپنی کلائیون کے نشان اور بازوون کے بنائے اور برائے فروخت خلیل حسن کے ہاتھ بازار کو جامہ بھیجدیا۔

جسوقت خلیل حسن اُس جامہ کو لیکر بازار مین پہونچا ہی تھا کہ تمام حاضران بازار دیکھ کر متحیر ہوگئے اور کسی نے اُس یہودی کو بھی جاکر خبر کردی وہ سنتے ہی دوڑا ہوا آیا اور جامہ بہ نقش ساعد و بازو دیکھکر ہزار جان سے شیدا ہوگیا اور ساٹھ ہزار دینار کو خرید کر لے گیا اور رات دن اُس جامہ پر جو ساعد و بازو بنے دیکھتا تھا اور بیچین ہوتا تھا اور چشم میگون سے قطرۂ خون گرتا تھا۔

خلیل حسن نے وہ ساٹھون ہزار دینار لاکر جواہر کے سامنے رکھدیے اور یہودی کی بیقراری کا کل احوال کہا جسکو جواہر نے سنکر کچھ جواب نہ دیا البتہ بعد سکوت در سخن کو سلک خوشبیانی مین یون پرویا۔

جواہر۔ پیارے خلیل دیکھو تمہارے پانسو دینار سے مین نے کس قدر روپیہ پیدا کر لیا کہ اب ہمہ فارغ البالی سے اپنی زندگی بسر کر سکتے ہین بعد اس خرچ کے دیکھا جاے گا۔ اور اُٹھکر آرام کمرے مین جاکر سو رہی۔

نوان باب

کسکی نگاہ شوخ کا گوہر یہ تیر تھا
برما کے جو جگر کو مرے پار ہو گیا

اسوقت ہم شمالی کمرے مین ایک نوجوان کو بیتابانہ پلنگ پر پڑا پاتے ہین جس کی بیقراری حد سے تجاوز کئے ہوئے ہے عشق کے بیمار کو شب اور روز گریہ وزاری مین گذرتی ہے یہانتک کہ ہم دیکھتے ہین کہ ایک ہفتہ اسی صورت سے اسپر گذر گیا ہے کہ بے خواب وخور بستر بیماری پر پڑا اُف آہ کے نعرے مار رہا ہے اور کسی سے بات چیت بھی نہین کرتا۔

ہم نہین کہہ سکتے کہ اُس کے دلپر کونسا ایسا صدمہ گذرا ہے کہ اُس کے لب پر یون مہر خاموشی لگ گئی ہے کہ جس کو بات کرنا بار گران ہے۔

اتنے مین مغربی دروازے کے پٹ کھلے اور ایک دیرینہ عمر کی عورت آئی اور ہمارے نوجوان کے سرہانے کھڑے ہو کر اُسکی موجودہ حالت پر اندازہ لگانے لگی جس کی صورت سے چالاکی ٹپکتی تھی اور آفت روزگار ہونے کا پتہ چلتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ابلیس کو درس اسی کی درگاہ سے ملا ہے چہرہ سے دلالہ ہونے کا گمان ہوتا تھا یہ اپنی نیرنگ سے زمین کو آسمان کر دکھائیگی اس نے نہایت شفقت سے ہمارے نوجوان کی طرف دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر کر مہر مادری سے جوش مین آئی اور منہ چوم کر یون گویا ہوئی۔

وہی عورت (بلائین لیکر) اے بیٹا شمعون تمہارا کیسا مزاج ہے
اے ہے یہ تمہارے دشمنون کو کیا ہو گیا کیسا چاند سا منہ دو ہی دن
مین سُت کے ذرا سا نکل آیا۔

شمعون۔ آہ! اے مادر مہربان اس حال کو کیونکر بیان کرون
مجکو جس بات نے مار رکھا ہے وہ کوئی اور ہی بات ہے۔

وہی عورت۔ آخر وہ کونسی ایسی بات ہے کہ جس کی وجہ سے
میرے اچھے شمعون کی یہ حالت ہے۔

شمعون نے وہ جامہ لاکر اپنی دائی کے سامنے رکھدیا اور
چشم شہلا سے سیل اشک بہانا شروع کئے اور تمام کیفیت اس
جامہ کی بیان کی اور دائی کے قدمون پر گر گیا۔ اور کہا۔

شمعون۔ اے مادر مہربان اگر میرے کام سے تو غافل رہیگی
تو مجکو آیندہ زندہ نہ پائے گی اور ہمیشہ کے واسطے مجھ سے ہاتھ
دھو بیٹھے گی کیونکہ اب مین کسی کے ہجر مین گھلتے گھلتے غم کا پتلہ بنگیا
ہون میری زندگی اس عالم مین مثل چراغ سحری کے ہو رہی ہے

جسوقت دائی نے شمعون کی یہ حالت دیکھی تو متحیر ہو گئی اور
ایک لمحہ تامل کرکے آئینہ خیال مین موجودہ صورت کو دیکھا اور یون
کہنے لگی

دائی۔ جس شخص سے تو نے یہ جامہ خرید کیا ہے اُس سے یہ بھی
دریافت کیا تھا کہ تو نے یہ جامہ کہانسے پایا ہے۔

شمعون۔ ہان مین نے یہ اُس سوداگر سے دریافت کیا تھا تو اُسنے
کہا کہ مین ملک چین سے لایا ہون۔

دائی۔ اُس نے یہ بالکل جھوٹ کہا ہے کیونکہ جو شخص عقل سلیم رکھتا ہے
وہ ہرگز اس بات کو یقین نہین کر سکتا کیونکہ یہ کپڑا بالکل تازہ

تیار کیا ہوا ہے اور یہ بھی مین کہنے کو تیار ہون کہ یہ کسی عورت
کے ہاتھ کا بنایا ہوا ہے اور وہ جس جگہ رہتی ہے غایت درجہ کو
پریشانی کے عالم مین اپنی زندگی بسر کرتی ہے اور کسی کی صورت
کی گرویدہ ہے لیکن اُس تک پہونچ نہین سکتی ہے اور کسی کی
قید سخت مین زندگی کے دن بسر کر رہی ہے جس سے اُس کو
چھٹکارہ نہین مل سکتا ہے بدینوجہ یہ جامہ تیار کیا ہے تاکہ وہ اس
دیکھے کہ ہاتھ اُس کا نہین پہونچ سکتا ہے یا نشان اُس کے ملنے
کا ہے تاکہ معلوم کرے کہ کہان ہے اور ہاتھ اور بازو کے نقش
دینے سے یہ بشارت دی ہے کہ مین ابھی زندہ ہون لیکن کچھ
ہاتھ پاؤن نہین ہلا سکتی ہون یا یہ خبر دی ہے کہ بازو تو میرے
جسم پر ابتک موجود ہین لیکن غم و فکر نے مجکو اسدرجہ کمزور کر دیا ہے
کہ مین ہلا نہین سکتی یعنی مجھ سے کسی صورت مل نہین سکتی (بلا مین
لیکر) بیٹا اب تو اپنے دل کو ڈھارس دی اور غمگین نہو اور یہ کام کر
یعنی ملازمین کو تاکیدی حکم دے کہ اس قسم کے جسقدر جامہاے
پوشیدنی بازار مین پھر بکنے کو آئین تو مجکو خبر دین اور جسوقت تو
بازار کو جاے تو اس سوداگر کو اپنے ہمراہ مکان پر لا اور مجکو خبر دے
پھر مین سب انتظام کر لونگی۔

شمعون یہ سنکر اُٹھا اور بازار کو گیا اور دلالون اور دوکاندارون
سے کہا کہ جسوقت وہ سوداگر اور کوئی جامہ لاے تو مجکو فوراً خبر دینا
سب نے بالاتفاق قبول کیا ادھر جواہر نے تیسرا جامہ اور تیار کیا
اور خلیل حسن کو دیکر کہا کہ جاؤ اس کو بھی مثل سابق کے فروخت
کر آؤ۔

خلیل حسن اُس جامہ کو لیکر بازار مین آیا اوسی وقت دلالون نے

شمعون کو خبر پہونچائی شمعون دوڑا ہوا بازار مین آیا اور اُس جامہ کو بغور دیکھکر اور اُس پری جمال کو یاد کرکے بیہوش ہو گیا اور ایک عالم اُس کی نظرون مین پھر گیا بعد چندے جب ہوش مین آیا تو خلیل حسن سے جامہ کی قیمت دریافت کی۔

شمعون۔ اس جامہ زرتار کی قیمت کیا ہوگی۔

خلیل۔ اول مرتبہ جامہ پچاس ہزار دینار کو آپ نے خرید فرمایا تھا اور دوسرا جامہ آپ نے ساٹھ ہزار کو لیا اور یہ ستر ہزار کا ہے کیونکہ اسکی صانع نے اپنا بہت سا بے بہا وقت اسکی صنعتگری مین صرف کیا ہے

شمعون۔ (آزردہ ہوکر) آپ اس قدر اس جامہ کی قیمت کیون طلب کرتے ہین یہ ہرگز اتنے دامون کا نہین ہے۔

خلیل (بگڑکر) خیر اگر آپ کو پسند نہین ہے تو مجکو آپ کے ہاتھ اس کو فروخت کرنا بھی منظور نہین ہے

شمعون اس کے کہنے سے دل مین ڈرا کہ نہ بادہ ایسا نہ ہو کہ جامہ مجکو نہ دے اور کسی دوسرے شخص کو دیدے۔ پس خلیل حسن کے کہنے کو جلدی سے منظور کرلیا اور اپنے ہمراہ قیمت دینے کو گھر لایا اور اُس کو شربت پلایا اور بہت تعظیم و تکریم سے ملا اور نہایت عزت کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا اور اپنی دایہ کو اُس حال سے آگاہ کیا اُس نے علیحدہ لیجاکر تسلی کی اور کہا تو شاد ہو اب یہ بچکر کہان جاے گا۔ اور یون گویا ہوئی

دایہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ کام تیری حسب خواہش ہوگا بہتر ہوگا کہ تو اس جوان سے یہ دریافت کرے کہ کھانا کھایا ہے یا نہین

شمعون نے آکر خلیل حسن سے اسطرح کہا۔

شمعون (خلیل حسن سے) کیا اچھا ہوتا جو آپ میرے غریب خانہ پر ایک وقت کھانا تناول فرماتے اور دو رشراب سے سرور زندگی اُٹھاتے۔

خلیل (متنفر ہو کر) اے خواجہ مین نے اپنی زندگی مین کبھی شراب نہین پی اور نہ مین کھانا کھا سکتا ہون کیونکہ مین ہمیشہ اپنی زوجہ کے ساتھ کھانا کھاتا ہون اُس کے بلا ہرگز کسی دوسری جگہ کھانا نہین کھا سکتا۔

شمعون۔ مین نے تجویز کر لیا ہے کہ جو شخص میرے مکان پر آتا ہے مین اُس کو بجز کھانا کھلانے نہین چھوڑتا ہون لیکن تمکو مین ایک آزاد جوان پاتا ہون اس لیے مصر ہون اور حقیقتاً یہ بھی جانتا ہون کہ آپ ایک فقیر دوست شخص ہین پھر آپ میرے کہنے سے کیون تکلیف گوارا نہین کرتے۔

خلیل حسن نے ہر چند انکار کیا لیکن یہودی نے ایک جام شراب بھر کر خلیل حسن کی طرف بڑھایا اور ہزارون قسمین دے کر کہا۔

شمعون۔ آپ کو میرے سر کی قسم اس شراب کو پیجیے کیونکہ مین آج آپ کو بلا شراب پلائے نہین چھوڑونگا۔

خلیل حسن یہ رنگ دیکھکر بہت متفکر ہوا لیکن اب کیا چارہ تھا مجبوراً شراب ناب زہر مار کی۔

یہودی یہ دیکھکر اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور جام ہائے مصری شراب ناب سے بھر بھر کر رکھتا تھا اور اسطرح عالم مدہوشی مین گل فشانی کرنے لگا۔

شمعون۔ پیارے دوست میری جان تجھپر قربان ہو ایسے دستکار وہان پر موجود ہین کہ ایسا اعلےٰ درجہ کا کپڑا بناتے ہین اگر

مجکو یہ معلوم ہو جاے کہ کس شخص نے یہ جامہ بنایا ہے تو سو ہزار بوسے
اُس کے ہاتھون کے اوپر دون کیونکہ مین نے اپنی عمر مین اس سے
بہتر کپڑا نہ تو کبھی دیکھا اور نہ سنا اگر تو کہے تو ہزار دینار سرخ تجھکو بھی
دون اور تو جامہ الوان بادشاہون کی نذر کے واسطے تیار کر کر
مجکو لا دے تو مین تیرا نہایت احسانمند ہون گا۔
خلیل (ہنسکر) مین اس قسم کے صدہا جامے چین سے خرید کر
لا سکتا ہون لیکن اُن کو کون خرید سکتا ہے۔
یہودی اس بات کو سنکر غمگین ہو گیا اور اُسی وقت اوٹھا
اور اپنی دایہ کے پاس آیا ادھر خلیل حسن نے بھی اپنے مکان کا
رخ کیا اور یہودی نے اپنی دایہ سے کل حقیقت بیان کی دایہ
نے اپنے کو زیور مکر و حیلہ سے آراستہ کر کے ایک برقع اوڑھا اور
خلیل حسن کے پیچھے پیچھے روانہ ہو گئی۔ یہانتک کہ خلیل حسن اپنے
مکان مین پہونچ گیا اور جواہر کو آواز دی اُس نے دوڑ کر دروازہ
کھولا خلیل حسن اندر مکان کے چلا گیا اور یہودی کی دایہ نے
اپنے اطمینان کے واسطے دروازہ پر کچھ نشان کر دیا اور واپس
آ کر یہودی سے یون کہا۔
دایہ۔ اے فرزند دلبند میرے تو غمگین نہو مین نے اُس جوان
کا کل احوال آج دریافت کر لیا تھوڑے دنون اور صبر کر تاکہ مین کوئی
تدبیر تیری فلاح اور بہبود کی سوچون۔
یہودی مین ہر طرح آپ کا فرمانبردار ہون۔
اسی طرح ایک مدت تک یہودی بے چین اور بیقرار رہا
اور کسی کے شمع رخسار کا کچھ ایسا پروانہ ہو گیا کہ اگر ایک لمحہ اس
لیلے سیمتن کی یاد کو دل سے بھلاتا تو مجنون وار تڑپتا اور دنیا و مافیہا

کی خبر بالکل نہین رہتی رات دن غم کھاتے کھاتے (اسر) درد
رنجور ہوا کہ ضعف و نقاہت نے اُٹھنے پر مجبور کر دیا اُٹھتے بیٹھتے
اُسی کا خیال تھا ہر چند دایہ نے سمجھایا اور اُس کے ہاتھ پاؤن
چومے اور آنکھون سے خون کے قطرے گرائے اور اُسیوقت
اُٹھی اور چادر ریشمین اوڑھی اور برقع منہ پر ڈالکر تسبیح ہاتھ مین لیکر
اور دوسرے ہاتھ مین عصاے پیری لیا اور پیاری جواہر کے
مکان کیطرف کو روانہ ہوگئی۔

جس وقت خلیل حسن نے وہ زر نقد لاکر جواہر کے سامنے رکھا
تو وہ یون گویا ہوئی۔

جواہر۔ اے آرام دل تو نے کسواسطے اپنے آنے مین اسقدر
دیر کی مین یہان تنہائی کی آتش سے جل رہی تھی۔

خلیل (شرمندہ ہوکر) کیا عرض کرون مین جسوقت یہان سے
بازار کو گیا ہون تو وہی یہودی مجکو ملا اور اوس نے وہ جامہ
خرید کیا اور مجکو اپنے دولت خانہ پر لے گیا اور ہر طرح سے خاطر و مدارات
کی۔ یہ وجہ دیر کا باعث ہے۔

جواہر اُٹھی اور اُس نے خلیل حسن کے گلے مین بانہین ڈالکر
اس کے لب رنگین کو بوسہ دیا اور نہایت خندہ پیشانی سے یون
مخاطب ہوئی۔

جواہر۔ پیارے خلیل! یہ چلن اچھا نہین کیونکہ مین تو تمہارے
سوز فرقت سے یہان بیٹھی جلا کرون اور تم دوسرون کی دل بستگی
کی خاطر مجکو تکلیف دیتے رہو۔

خلیل۔ (ٹالنے کے طور پر) میری پیاری جواہر اب تم میرے واسطے
کوئی اور جامہ اچھا سا تیار کرو۔

جواہر۔ مین ابھی اپنے پیارے خلیل کے تعمیل حکم کے واسطے تیار ہون۔ مین ایکی دفعہ ایسا جامہ تیار کرون گی کہ جس کو کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا

خلیل۔ اب بفضل آلہ مجکو سب طرح کا عیش بہم پہونچ گیا لیکن اس بات کا ضرور غم ہے کہ تم اکیلی رہتی ہو اگر حکم ہو تو مین کوئی لونڈی بازار سے جاکر خرید کر تمہارے واسطے لاؤن تاکہ وہ تمہاری تنہائی مین شریک حال رہے۔

جواہر۔ مجکو صرف اپنے پیارے خلیل کے سوا اس عالم مین کوئی دوسرا ہمنشین نہین چاہیے۔

خلیل حسن نے یہ سنکر فرط محبت سے گود مین اُٹھالیا اور خوب پیار کیا جب اس طرح ایک مدت عیش وعشرت سے گذر گئی خلیل حسن روزانہ صبح کو شکار کو جاتا اور دوپہر کو واپس آتا اور یہان جواہر مکان مین تنہا بیٹھی زربافی کے شغل مین رہا کرتی بعض وقت جب خلیل حسن اپنے مان باپ کی جدائی مین بیقرار ہوتا تو یون کہتا۔

خلیل۔ پیاری جواہر کیا تم اپنے وطن جانے کا ارادہ نہین رکھتی ہو

جواہر۔ جب وقت آئے گا تو مین چلنے کو تیار ہو جاؤنگی۔

خلیل حسن یہ سنکر خاموش ہو گیا اور اپنی قسمت پر ناز کرتا کیونکہ اُسکو خدا نے گھر بیٹھے وصل جانان نصیب کیا۔

غرض اسی اُدھیڑ بن مین شام ہوئی اور شہنشاہ فلک نے حجرۂ عروسی مین جاکر آرام کیا اور ماہ دستان تخت انجم بچھا کر اسپر جلوہ آرا ہو گیا تو ہماری ہیروین بھی اپنی اسپلنگ روم مین جاکر آرام کرسی کھینچکر پا دراز ہو گئی۔

دسوان باب

بیٹھا دنیا سے مین نے اب ہاتھ اُٹھایا ہے
اللہ بچاے مجھے اس مکر و دغا سے
زاہد نے جو پہنا ہے یہ جامہ در کعبہ

ٹھیک نو بجے کا وقت ہوگا جاڑون کا موسم ہے دھوپ مین ابھی اس قدر حدت نہین پیدا ہوئی ہے کہ نازک مزاج لوگون کو ناگوار گذرے سحر سے کام کرنے والے لوگ اپنی اپنی ڈیوٹیون پر جا رہے ہین۔

اسوقت ہم اپنے ناظرین کا انٹرڈیوس جس شخص سے کرانا چاہتے ہین یہ ایک نو وارد عورت ہے جو اسوقت ایک کار ضرور کے واسطے نہایت تیزی سے جا رہی ہے یہ کوئی معمولی درجہ کی عورت نہین ایک معمول وضع کی معلوم ہوتی ہے (ٹھہر کر) ایک جانے والے سے۔

وہی عورت بھئی عربن ٹولہ کدھر ہے؟

ایک راہگیر۔ کیا آپ اس شہر کی رہنے والی نہین ہین۔

وہی عورت۔ بیٹا مین رہنے والی تو اسی شہر کی ہون لیکن بڑھاپے نے میری کچھ ایسی مت کاٹ دی ہے کہ مین بیان نہین کر سکتی ابھی کل کا دن تھا کہ مین یہان آئی تھی لیکن اب کچھ ایسی مت پر پتھر پڑے ہین کہ مین کچھ کہہ نہین سکتی۔

وہی راہگیر۔ سامنے والی سڑک پر آپ چلی جائین اور داہنی جانب کو تھوڑی دور چلکر پھر جایئے پس وہی عربن ٹولہ ہے۔

وہی عورت۔ بیٹا خدا تیرا بھلا کرے لیکن ہان مین یہ تو کہنا بھول ہی گئی گیا خلیل حسن سوداگر کا مکان وہین ہے

وہی راہگیر۔ جی ہان وہین وہ چند یوم سے رہتے ہین۔

وہی عورت اچھا بیٹا اب تم جاؤ خدا تمہارا بھلا کرے۔

وہ عورت پیچدار کوچہ ہاے شہر مین گھوم کر عربن ٹولہ مین پہنچی اور ایک مکان کے دروازے پر جاکر کھڑی ہوگئی جسکا دروازہ مشرق رو یہ تھا اس مکان کی بلند عمارت زبان حال سے مالک مکان کے ہر شوق کا پتہ دیرہی ہے یہ ایک چھوٹی سی مختصر عمارت ہے جس کو صانع نے نہایت کوشش سے ایک اعلی پیمانہ پر تعمیر کرایا ہے مکان اندر سے چورخہ بنا ہوا ہے یہ تمام عمارت لکڑی سے تیار کی گئی ہے اس کا صحن بہت مختصر سا ہے جو زمین کی کمی کا پتہ دے رہا ہے دروازہ مکان کا ایک ایسے پیچ در پیچ سے مکان کو گیا ہے کہ دیکھنے والا بھول بھلیون کے گورکھ دھندے مین پڑ جاتا ہے اتنے مین کسی نے آواز دی اور دروازہ کی زنجیر ہلائی اندر سے صاحبہ خانہ نے کہا کون ہے۔

آواز دینے والا۔ مین ایک انسان ہون۔

یہ سنکر صاحب خانہ نے دروازہ کی درجون مین سے دیکھا تو ایک عورت پیرزن فرشتہ صورت کھڑی ہے جس کی کمر بوجہ پیرانہ سالی کے خمیدہ ہوگئی ہے۔

صاحب خانہ۔ آپ کیا چاہتی ہین اور یہان تشریف لانے کا کیا سبب ہے۔

وہی پیرزن۔ مین اس وقت صرف ایک کار ضروری کی وجہ سے حاضر ہوئی ہون۔

صاحب خانہ. مجکو اُس خدائے پاک کی قسم ہے کہ جس نے تجکو وا
مجکو قوت نطق عطا فرمائی ہے مین جو آرزو تیری ہوگی اُس کو
بر لاؤن گی.

اور دروازہ کھولکر اندر مکان کے لیگئی اور کہا اے مادر مہربان
تم کیا حاجت رکھتی ہو جلد بیان کیجیے.

وہی پیرزن. بیٹا مین ذرا دم لے لون تب عرض کرونگی.

جس وقت اُس پیرزن نے اُس نازنین کے چہرۂ گلگون پر
نظر ڈالی تو قد و قامت اور حسن و جمال اُس شاہد رعنا کا دیکھ کر
حیران ہوگئی اور اپنے دل مین کہا کہ اے بار خدایا تو نے ایک قطرہ
ناپاک سے ایسی ایسی حسین پر جمال نمکین صورت والے پیدا کیے
ہین کہ جنکو دیکھکر ہر فرد بشر بحر تحیر مین غوطہ زن ہو جاتا ہے اور یون
سخن طراز ہوئی.

وہی پیرزن. بیٹی خدا تجکو تا قیامت زندہ و سلامت رکھے اور
بدخواہ تیرا ہمیشہ مصیبت مین مبتلا رہے بیٹا مین بڑھاپے کی وجہ
سے تھک گئی قوت تمام زائل ہوگئی ہے مین اسوقت ایک بزرگ
کی زیارت کو فاتحہ پڑھنے گئی تھی وقت نماز کا قریب آگیا ہر چند
مین نے چاہا کہ گھر ہی جاکر پڑھون لیکن کمزوری کے باعث چلنا
دوبھر ہوگیا اور وقت نماز کا فوت ہوا جاتا تھا ناچار تیرا گھر راستہ مین
دیکھکر گھس پڑی ادھر اللہ رکھے تجکو خوش سلیقہ پاکر راز دل کہنے کو
تیار ہوگئی بیٹا مین زمانہ کے نشیب و فراز سے خوب واقف ہون
(ذرا سانس لیکر) اے لے اب تھوڑا سا پانی مجکو دیدے تاکہ وضو
کرکے نماز چاشت ادا کرلون اور تیرے حق مین دعائے خیر کرون

؎ حضرت یونس علیہ السلام کے مزار اقدس سے واپس آرہی تھی ۱۲

یہ سنکر اُس نازآفرین لڑکی نے جلدی سے پانی لاکر دیا پیرزن
نے اُٹھکر وضو کیا نماز ادا کرکے نازنین کے پاس آبیٹھی چونکہ نازنین نے
ایک کرسی پہلے سے اس کے واسطے بچھا رکھی تھی تسبیح ہاتھ مین
لے کر کچھ ہوے ہوے پڑھنے لگی بعدہٗ یون کہا۔

وہی پیرزن۔ بیٹا تو ضرور جنتی ہے دل کو اطمینان دے کہ میری
دعا تیرے حق مین قبول ہوئی اور مبارک ہو تجکو کہ خدا نے مجکو فرشتہ
بنا کر تیرے واسطے بھیجدیا لیکن اے لڑکی تو ہرگز غور و فکر نہ کر کیونکہ
غور و فکر کرنے والا دنیا مین خوش نہین رہتا ہے اور آخرت مین
راحت نہین پاتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میری ایک لڑکی
مثل تیرے قد و قامت اور حسن و جمال اور خوبی اور نیکی جیسا کہ تو
رکھتی ہے ایسی ہی تھی وہ مونس جان مجکو تنہا چھوڑ کر سفر آخرت کا
کرگئی (آنسو بھر کر) اور اس بڑھاپے مین داغ دیکر گئی لیکن آج
تجکو مین نے اُس کی صورت مین مختص پایا بلکہ اُس سے بدرجہا بہتر
و خوبصورت پاتی ہون۔ جسوقت سے تجکو دیکھا اُس پر بجمال کو بھولگئی
اور بخدا تیری محبت میرے دل مین موجزن ہوگئی۔

وہی نازنین۔ (خوش ہوکر) اے مادر مہربان مین ایک غریب لڑکی
ہون اور اس شہر کے اندر مسافرانہ زندگی بسر کرتی ہون اور میرا کوئی
شناسا نہین ہے اور ابتک مین نے تجھ مہربان کے سوا کسی دوسری
مرد عورت کو اپنے مکان کے اندر نہین آنے دیا سبب اُس کا
یہ ہے کہ مین اور میرا رفیق مالک اس بات کو ہرگز گوارا نہین کرتی
کہ کوئی غیر شخص مکان مین آئے حتی کہ کوئی خادمہ یا لونڈی غلام
بھی اسی غرض سے نہین رکھا جاتا ہے البتہ تو ایک دیندار اور
پارسا فرشتہ خصلت معلوم ہوتی ہے اس لیے مین نے گھر مین

آنے کی اجازت دی ہے لیکن برائے خدا جبتک مین اس شہر مین
ہون اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے غریب خانہ کو روشن
و منور کرتی رہنا اور محبت کا قدم پیچھے نہ رکھنا اور مجکو آج سے
اپنی فرزندی مین قبول کر۔

پیرزن۔ میری پیاری دختر ہر ایک کو اپنی فرزندی مین لے لینا
کوئی آسان کام نہین ہے جیسے میری لڑکی نے انتقال کیا ہے
ابتک مین نے کسیکو فرزندانہ نظرون سے نہین دیکھا لیکن اب
تیری مشفقانہ آرزو مجکو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ مین تجکو اپنے
آغوش مادرانہ مین لیکر خوب سا پیار کرون۔

یہ کہا اور پیار سے اُس کا ہاتھ مین ہاتھ لیا اور کئی بوسے اُسپر
دیے اور کہا اب میرے اور تیرے درمیان رشتہ مادری قایم
ہو گیا خدا اس کو مستحکم کرے لیکن بٹیا یہ عہد سخت مشکل ہے اگر خدا نے
چاہا تو جبتک مین زندہ رہون گی تیرے پاس روزانہ آیا کرون گی
اور تیری پیاری صورت کی خو سے اپنے خانہ دل کو روشن کیا
کرونگی اور اپنی گم شدہ لڑکی کی یاد اس بہانے اپنے دل سے
بھلاؤن گی۔

دہی نازنین۔ پیاری مادر تو اپنے قدم کی برکت سی مجکو محروم نرکھنا۔

پیرزن۔ میری اچھی دختر تیرا یہ کہنا مجکو بدل و جان منظور ہے۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ اتنے مین دروازہ کا ایک پٹ کھلا
اور ایک نوجوان آیا اور اس بڑھیا اور اُس نازنین کو باہم باتین
کرتا پاکر دل مین متحیر ہو گیا کیونکہ اُس نے کبھی ایسا وقوعہ اپنی آنکھون سے
نہین دیکھا تھا۔ نازنین سے دریافت کیا اے جواہر یہ کون فرشتہ
صورت ہین۔

آخاہ! اب ہم سمجھے یہ تو ہمارے ہیروین کی عشرت گاہ ہے
جواہر۔ پیارے خلیل یہ ایک متبرک صورت ہے ان کے قدم
کی برکت سے ہمارا گھر آج روشن ہوا ہے اور مین نے انکی سلک
محبت مین اپنے کو وابستہ کرکے فخر مادری حاصل کیا ہے۔
خلیل حسن نے اُس پیرزن کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور بالاعتقاد
اپنے پاس بٹھایا اور کہا بہتر ہے جو تمہاری مادر ہین وہ میری
بھی مادر ہین۔
پیرزن نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے بھری اور کہا کہ بیٹا
مین نے بھی تجکو قبول کیا ساتھ اپنی فرزندی کے۔
خلیل۔ مین عہد کرتا ہون کہ یہ احسان کبھی نہ بھولون گا اور دعاے
خیر سے آپ بھی نہ بھولین کیونکہ ہم اس قابل ہرگز نہ تھے کہ تم جیسی
بزرگ اپنی فرزندی کا فخر بخشین۔
پیرزن۔ بیٹا مین اس امر سے ڈرتی ہون اور اندیشہ کرتی ہون
کہ تم ایسے جوان اور نازک مزاج شاید میرے آنے سے تمکو تکلیف
ضرور ہوئی ہو اور تمہارے خلاف ہو۔
جواہر۔ نہین نہین اے مادر مہربان یہ کیا آپ فرماتی ہین اور یہ کیا
کلمات زبان فیض ترجمان سے نکالتی ہو تمہارے آنے سے موجب
خیر و برکت کا ہے جس جگہ تم لوگ جاؤ وہ گھر روشن ہو جاے جیسے
کسی شاعر نے کہا ہے ع

از قدم درویشان رو بلا +

بلکہ سعادت دو جہان کی ہے۔
پیرزن۔ بیٹا دنیا سے مین نے اب ہاتھ اُٹھایا ہے اور ترک لذات
دنیا کر فقیری لی ہے اور کنارہ گور کی منتظر بیٹھی ہون۔

البتہ تم ایسے لوگون کی محبت سے اپنے دل کو بہلاتی ہون۔
یہ سنکر ہماری ہیروین اور ہیرو نے دست و پا چومے اور عہد کیا
اور خدا اور رسول اور دین و اسلام اور حرم و کعبہ کی قسم دی کہ تم ہمیں
کبھی قدم محبت کا نہ کھینچو اور اپنے دیدار سے محروم اور بے نصیب
نہ رکھنا۔

بعد اس گفتگو کے وہ پیرزن اُٹھی اور چادر اپنے سر سے پاؤن تک
اوڑھ کر اپنے مکان کو روانہ ہو گئی خلیل حسن اور جواہر اُن کی
پیشوائی کے لیے مکان کے دروازہ تک گئے۔

اب ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی پیرزن کی بدولت یہ حوادثات
زمانہ کا نشانہ بنین گے ہم کو اندازے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ
وہی پیرزن ہے جس کو ہم کسی پچھلے باب مین شمعون سے باتین
کرتا چھوڑ آئے ہین افسوس کیسا نازک زمانہ ہے وہ فرشتہ صورت
عورت کیسا ان لوگون کو دھوکہ دیگئی اور یہ اُس کی صورت کے
گرویدہ ہو گئے کیونکہ اُسکی نیک صورت نے انکو دھوکے مین
ڈالدیا لیکن غور کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ شیطان سیرت
گم کردہ دین و ایمان بھلے آدمیون کو دام تزویر مین پھانستی پھرتی ہے
خدا بچاے عورت کے مکر سے بچے ہے اللہ تعالی نے بھی فرمایا ہے
ان کیدکن عظیم۔

گیارہوان باب

نہین معلوم یہ میرے دل کو کیا ہو گیا

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانیکو
یہ غذا ملتی ہے جانان ترے دیوانیکو

اُف کس بلا کا بیٹھا بیٹھا آج سینہ مین درد ہوتا ہے کہ بے چین
کیے دیتا ہے صبح سے کسی پہلو کسی کروٹ چین ہی نہین ملتا ہے
وہ کون ایسی خلش دل مین باقی رہگئی ہے جس کی وجہ سے یہ
صورت ہو رہی ہے آہ تپ فرقت تو ذرا تھم مجکو چین لینے دے
اے کسی کی بھولی ہاتھون کی تصویرون میرے دل مین
کیون کھپی جاتی ہو نہین معلوم اُس مصور نے کون سا ایسا مقناطیسی
اثر اُن ساعد رنگین مین رکھا تھا کہ جن کو مین دیکھکر لوٹ پوٹ
ہو گیا اور دفعتاً میرا جی ہاتھ سے جاتا رہا کیا وہ جامہ خرید نا میرے
واسطے بھاگوان نہو اور نہ اگر مجکو خبر ہوتی کہ اس کپڑے کے
خریدنے مین میرے دل کا یہ حال ہوگا تو بخدا مین تو اُس سوداگر
کے نزدیک بھی نہین جاتا جو مجکو یہ بیکلی سونپ گیا ہے۔

ٹھہرا اے دل بے قرار ذرا تو مجکو چین لینے دے اور صبر کر
وہ گل آرزو تیرے ہاتھ آئے گا اور ضرور تیری امید کا چمن سبز سبز
ہو گا۔ اسوقت جمیع عیش پسند لوگ آرام سے اپنے اپنے اسپلنگ
دمون مین عیش و عشرت سے گلچھرے اُڑا رہے ہون گے اور خوشی
کی رنگ رلیان مچ رہی ہون گی۔ اور ایک مین بدنصیب ہون کہ
وصل جانان سے دور اور فراق سے ہم آغوش ہو رہا ہون۔ "نہین
معلوم یہ میرے دل کو کیا ہو گیا" اس سے پہلے تو میرے دل کی
کیفیت کبھی نہ تھی جیسے کہ اب ہو رہی ہے پہلے تو نہایت آرام
سے میری زندگی بسر ہوا کرتی تھی لیکن نہین معلوم میرے دل کو
کیون بڑ گئی ہے اُف اُف کیسی دل مین ٹیس اُٹھتی ہے

کہ دل بے چین ہوا جاتا ہے کیون اے فلک تفرقہ انداز یہ کیا بات
ہے کہ تو نے مجکو ایک تازہ مصیبت مین پھنسا کر اور میری یہ صورت
کر دی ہے کہ مجکو دنیا اور مافیہا کی خبر نہین اب میری بے چینی حد
سے تجاوز کر گئی جسکو مین خاموشی سے چپ بیٹھا دیکھ رہا ہون مجھے
یہ بھی نہین معلوم کہ میرے دل کو یہ کیا ہو گیا کہ مجکو کسی کروٹ کسی پہلو
چین ہی نہین ہے رات بھر کروٹین بدلتا ہون اور تارے گن گنکر
سحر کرتا ہون۔ اور دن خیال یار مین گذارتا ہون (دل سے) کیون
اے دل بیتاب تجکو کیا ہو گیا ارے دیوانے تو نے یہ ڈھنگ
کہان سیکھا ہے پہلے تو تیری یہ صورت نہین تھی آخر یہ بے چینی کبتک
دیکھ دیوانے اگر تیرے یہی طور رہے تو یاد رکھ کہ ایک دن تو اپنی کو
کھو بیٹھے گا مین تجکو رو دون گا۔ (پلٹ کر) ابھی ہمکو یہ چلن تیرا اچھا نہین
معلوم ہوتا یہ سودائی پن تو تجکو ہرگز زیب نہین دیتا کیونکہ یہ کام تو قیس
وافق کے تھے۔

واللہ اگر تیرا یہی وتیرہ رہا تو ایک دن تو اپنی جان دے بیٹھے گا
اور تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا (کچھ جواب نہ ملنے پر مایوس ہو کر اور روہانسا
ہو کر) میرے پیارے دل میرے نازون کے پالے دل میرے اچھے
دل آخر یہ تیری بے چینی کبتک رہے گی کیا مجکو خاک ہی مین ملا کر
چین لے گا۔

ہائے اللہ یہ میرے دل کو کیا ہو گیا (غایت درجہ بیتاب ہو کر)
پہلے تو تیری ایسی حالت نہ تھی۔

ہمارا نوجوان اسی مدہوشی کے عالم مین بیہوش ہو کر پلنگ پر گر گیا
اور جنوبی دروازہ کا ایک پٹ کھلا اور ایک عورت آئی اور یون گو
ہوئی۔

وہی عورت رہمارے نوجوان کو مدہوش دیکھکر) ہین یہ کیون بیہوش پڑا ہے (قریب جاکر) ہو وہ بیٹا کیون خیر ہے تم کیسے بیہوش پڑے ہو۔ ار وزسے آواز دیکر جب کچھ جواب نہ ملا تو بلائین لیکر) میرے پیارے بچے کو لوگون یہ کیا ہو گیا اے ہے ابھی ابھی تو مین اچھا خاصہ چھوڑ گئی تھی یہ اس کی دشمنون کو کیا ہو گیا (صندل سنگھا کر) اے لے ذری ہوش مین آجاؤ مین تمہارے کام کی پورے طور سے تکمیل کر آئی ہون انشاء اللہ تعالیٰ تیرا معشوق دو ایک روز مین تیرے پہلو مین ہو گا۔ لے اب تو ہوش مین آ۔

آہا اب ہم سمجھے یہ تو ہمارا دوست شمعون ہے اور وہ عورت اسکی دایہ ہے جس کو اس کی بالین پہ کھڑی اسکو ہشیار کرتا پاتے ہین

جسوقت ہمارے نوجوان نے یہ آرزو دہ فقرہ اوس عورت کی زبانی سنا تو باغ باغ ہو گیا اور جلدی سے آنکھین کھولین اور اٹھکر بیٹھ گیا قریب تھا کہ اس خوشی مین شادی مرگ ہو جائے لیکن امید وصال نے ڈھارس بندھائی اور اپنی دایہ سے ہنسکر یون کہا۔

شمعون۔ اے شفیق مادر اس ماہوش کے لانے کی جلد کوئی تدبیر کر اب ضبط کی طاقت نہین۔

وہی عورت۔ مین نے ایک تدبیر سوچی ہے وہ یہ ہے کہ کل تو ایک خیمہ باہر شہر کے استادہ کر جسطرف سے خلیل حسن شکار کھیل کے واپس آتا ہے۔ اور تو اس خیمہ مین فروکش ہو اور شراب و کباب و چنگ و رباب سے وہ خیمہ آراستہ و پیراستہ کر اور اپنے دوست احباب کے ساتھ دور شراب مین مشغول ہو جب وہ سوداگر ادھر سے گذرے گا تو تو محبت کے ساتھ منت و سماجت سے اپنے خیمہ مین لانا اور جسطرح

ممکن ہو سکے شراب پلا کر اُسکو مدہوش کرنا جب وہ بیہوش ہو جاے تو مجکو خبر کرنا بقیہ انتظام مین خود کر لون گی۔

دایہ تو یہ کہکر باہر کو چلی گئی اور یہودہ نے اُسی وقت ایک خیمہ سر راہ جا کر نصب کیا جو باغ کے متصل تھا نہایت اہتمام سے رہنے لگا۔

ایک روز عصر کے وقت یہودہ خیمہ کی غلام گردش مین آ کر سی پر بیٹھا صحرا کی خوشگوار ہوا سے اپنی مشام جان کو تازہ کر رہا تھا۔ اسی اثنا مین سامنے کو منہ اُٹھا کر دیکھا تو ایک جوان گھوڑے پر سوار نہایت ططراق مثل شاہانہ ٹھاٹ سے آ رہا تھا جسکو یہ دیکھکر اوچھل پڑا اور اُسطرف کو جھپٹا اور گھوڑے کی لگام تھام کر یون گویا ہوا۔

یہودہ۔ کیا مین آپ کو اس وقت اس امر کی تکلیف دیسکتا ہون کہ آپ تھوڑی دیر کے واسطے میرے خیمہ مین چند منٹ عیش و عشرت کے ساتھ گرم صحبت رہکر لطف زندگی اُٹھائین اور مجکو محظوظ کرین۔

وہی جوان (شکریہ ادا کرتے ہوے) مین آپ کی اس تکلیف دہی کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون جو اسوقت آپ نے میرے لیجانے کی نسبت گوارا کی کیونکہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے اور مجکو شب کیوقت کسی دوسری جگہ رہنا زیب نہین دیتا اسوقت معاف کیجئے پھر کسی دن اگر آپکی ایسی ہی خوشی ہو گی تو حاضر ہونگا۔

یہودہ (آزردہ ہو کر) میری تو یہی خوشی ہے کہ چند منٹ کے واسطے ہی اگر آپ اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے غریب خانہ کی عزت افزائی فرماتے۔ تو بہتر تھا

اُس جوان نے جب یہودہ کو دلگیر پایا تو بمجبوری اُس کے ہمراہ ہو لیا اُس نے لا کر اپنے خیمہ مین نہایت شوق سے بٹھایا جو پہلے سے

ہر ایک آرایش سے سجا ہوا تھا قرینہ قرینہ سے ہر ایک چیز چنی ہوئی تھی جس کو ہمارا نو وارد دوست دیکھکر حیران ہو گیا یہودہ نے فوراً گانے والیون کو طلب کیا وہ حکم سنتے ہی حاضر ہوئین اور نہایت سلیقہ سے آداب بجا لاکر یہ غزل گائے۔ غزل مصنف

نہ مچل مری بغل مین دل بیقرار سو جا
وہی گل تجھے ملے گا مرے جان نثار سو جا

مرا ضبط غم تو ہر دم تجھے دیر ہا ہی لوری
دل بیقرار سو جا مرے غمگسار سو جا

مین تھپک تھپک کے تجکو جھلا نا کی سلاؤن
کسی ماہرو کے شیدا دل بیقرار سو جا

نکر اسقدر تو زاری کہ لہو کی اشک ٹپکین
دل دردمند سو جا مرے اشکبار سو جا

رہی بیقراری شب بھر نہ کیا ہی چین دم بھر
تجھے کیون ہی بیقراری مرے دلفگار سو جا

مرے گدگدانے پر یہ کسی گل کا ہنسکے کہنا
مرے ناز کے فدائی مرے جان نثار سو جا

کسی گل کے ہجر مین تو نکر اپنا خون دیکر
دل مضطرب تو سو جا مرے سوگوار سو جا

تری بیکلی یہ مجھے نہین ہا ہی دیکھی جاتی
دل سوگوار سو جا مرے گلعذار سو جا

تجھے کیس دل کی اٹھکر یہ خبر ہے دیتی گوہر
دل بیقرار سو جا مرے دل غدار سو جا

ہمارے دوست نے یہ نغمہ سرائی سنکر کئی مرتبہ ایک ایک شعر کو کہلایا اور یاد جانان مین بیتاب ہونے لگا یہودہ نے فوراً ساقی گل اندام کو حکم دیا انھین گانے والیون مین سے ایک اٹھی اور اس نے جام ہاتھ مین لیکر شراب پلانا شروع کی جسوقت ہمارا نوجوان کا نمبر آیا تو یون گویا ہوا وہی جوان۔ مین نے آجتک کبھی دخت رز کو منہ لگایا یہ ہمارے مذہب مین حرام ہے اسلئے مجکو اجتناب ہے۔

یہودہ۔ اگر آپ کے مذہب مین شراب پینا حرام ہے تو مین ہرگز خلاف مذہب آپکو کوئی تکلیف نہین دے سکتا ہون آپ شوق سے نہ پیجیے۔

اور ملازمہ کو حکم دیا کہ آپ کے واسطے شربت انگور تیار کر کے جلد لاؤ
اور اشارہ سے ہدایت کی کہ تھوڑی سی دارو بیہوشی بھی ملا دینا پر
یہ سنکر ملازمہ دوڑی ہوئی گئی اور آب مصفا مین ہوشیاری سی دارو
بیہوشی کی آمیزش کر لائی اور ہمارے نوجوان کے ہاتھ مین گلاس دیدیا
جس کو اُس نے بلا سوچے سمجھے نہایت شوق کے ساتھ پی لیا بیہودہ نے
پے در پے تین جام پلائے ہمارا نوجوان شربت کے پیتے ہی تھرایا
اور سیدھے کو لڑکھڑا کر گر گیا بیہودہ کے غلامون نے اُسکو اُٹھا کر علیحدہ
ایک کمرے مین جا کر بستر پر لٹا دیا بیہودہ نے اپنی شفیق دایہ کو اس
کارروائی کی خبر کی جسکو وہ سنکر دوڑی ہوئی آئی اور جو انگھوٹھی ہمارا
نوجوان پہنے ہوئے تھا اُس کو ہاتھ مین سے اوتار کر اُڑنچھو ہوئی۔

بارہوان باب

اُس نے کیون مجکو بزم غیر مین بلایا ہے
بزم اغیار مین کیون آج بلایا ہی مجھے
امتحان کیا مری عصمت کا لیا جائے گا

اسوقت ہم ایک نوجوان لڑکی کو بستر غم پر پڑا بیتابانہ پاتے ہین
جس کی بے چینی زبان حال سے اُس کی مضطربانہ حالت کو عیان کرتی
ہے۔

وہی لڑکی۔ (اپنے دل سے) آج کیا بات ہے جو خلاف شان میرا
پیارا محبوب ابتک شکار سے واپس نہین آیا اے وہ تو مغرب سے
پہلے ہی آجایا کرتا تھا خدا جانے آج کیا بات ہے میری بے چینی
ہے کہ حد سے تجاوز کیے ہوئے ہے ادھر آج میری سیدھی آنکھ

بھی پھڑک رہی ہے خدا خیر کرے دل مین میٹھا میٹھا درد بھی ہوتا ہے
کیون خدا؟ کیا کوئی مصیبت تازہ مجھپر آنے والی ہے جو میرے
دل کا یہ حال ہے۔

اتنے مین شرقی دروازے کا ایک پٹ کھلا اور ایک سن رسیدہ
عورت سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔

اس کی صورت دیکھنے سے ہمکو پتہ چلتا ہے کہ اس کو ہم نے
کسی بزم مین ضرور دیکھا ہے یاد نہین ہوتا کہان دیکھا تھا۔

اس صورت کو ہماری نوجوان لڑکی دیکھکر متحیر ہوگئی اور یون
سخن طراز ہوئی

وہی لڑکی (متحیر ہوکر) ہین یہ اسوقت آپ کہان۔

وہی عورت (نہایت مدبرانہ روش سے) کچھ نہین اسوقت خلاف
قاعدہ اسوجہ سے آنا ہوا کہ تیرا پیارا محبوب شکار سے لوٹا ہوا آرہا
تھا گذر اُس کا میرے مکان کی طرف ہوا پسر میرا دروازہ پر کھڑا تھا
اُسکو دیکھکر محبت سے گھر مین لایا اور قسم دے کر کہا کہ آج کی شب
یہین آرام فرماکر میری بزم عشرت کی رونق دوبالا کیجیے جب یہ صورت
مین نے دیکھی تو میرے دل مین خیال آیا کہ تو تنہا کیونکر رہے گی
اس لیے اُس سے مین نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ تو بھی ایک رات
کے واسطے وہین آجاے تو بہتر ہوگا اُس نے یہ انگشتری مجکو نشانی
کے واسطے دیکر تیری طرف روانہ کیا۔ لے خیر یہ ہو مین تھک بھی
تو گئی

وہی لڑکی۔ اے مادر مہربان کیا مجکو آپ کا اعتبار نہین تھا جو اُنھون
نے آپ کو انگوٹھی دی ہے (دل مین) آج یہ اُس کو کیا ہوگیا
کیا اُس کی عزت دنیا سے رفو چکر ہوگئی" جو اُس نے مجکو بزم غیر مین

بلایا ہے" بڑی شرم کی بات ہے کوئی شریف شوہر اپنی پیاری بیوی کو
کسی غیر مجلس مین ہرگز نہ لیجاے گا کیون اے خدایا کیسے اُس شخص
کی مت پر پتھر پڑ گئے کہ اُس نے مجکو بزم غیر مین بلایا ہے (پلٹ کر)
یا کوئی اسمین سبب پنہان ہے نہین۔ پھر میرے دل مین رہ رہ کے
یہی خیال آتا ہے کہ میرا پیارا شوہر ایسا غیرت دار ہو کر مجکو بیگانون
مین طلب کرتا ہے (پھر کچھ سوچ کر) یہ بڑھیا بھی پاک طینت ہے اور
عابدہ ہے جھوٹ کبھی نہین کہے گی ممکن ہے ایسا ہی ہو اس کیطرف
مجکو ہرگز کوئی بدخیال نہ کرنا چاہیے اچھا تو پھر میرے شوہر کو یہ کیا
ہو گیا جو اُس نے مجکو پرائے یہان بلایا ہے اچھا دریافت تو کرون
وہی لڑکی۔ پیاری مادر آج تمہارے یہان کیا تقریب ہے جس کے
جلسہ مین جمیع احبا کو مدعو کر کے مجکو اور میرے شوہر کو بھی شریک
کیا جاتا ہے۔

وہی عورت (ہنسکر) کچھ نہین میرے پوتے کی ہنسلیان بڑھائی
جائین گی جس کی خوشی مین یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے جملہ عزیز و اقارب
آئے ہین میری خوشی تھی کہ تم لوگ بھی ہوتے تو اچھا تھا۔

وہی لڑکی۔ کیا مضائقہ ہے۔

وہی عورت۔ (خوش ہو کر) تو بس چلیے دیر نہ کیجئے۔

وہی لڑکی (دلمین) عجیب واقعات ہین جنکے خیال سے دل مین
ہول آتا ہے نہ پاے رفتن نہ جاے ماندن کے مصداق ہے
آخر مجکو کیا کرنا چاہیے خیر تنبہ تقدیر جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا
اب مجکو اپنے شوہر کی خوشی کرنا لازم ہے اور بڑھیا کے ہمراہ ایک
مکلف فینس مین سوار ہو کر روانہ ہو گئی۔

پیر زن نے اُسکو ایک وسیع مکان مین لیجا کر اوتار دیا اور

دروازہ بند کر جلدی سے بیہودہ کے پاس دوڑی ہوئی گئی اور یہان بیہودہ عیش و نشاط کے کمرے مین بیٹھا دخت رز کے ساتھ گلچھرے اوڑا رہا تھا جسکو دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی

آہا اب ہم سمجھے یہ تو ہماری ہیرو مین جواہر کا چاہنے والا خلیل حسن ہے جسکو بیہوش کر کے انگوٹھی اوتاری گئی ہے اور وہ عابدہ عورت بیہودہ کی دائی ہے جو مکر سے پیاری جواہر کو مکان سے اُڑا لائی ہے۔

جس وقت خلیل حسن کو ہوش ہوا تو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے مکان کو روانہ ہو گیا اور دل مین کہتا جاتا تھا کہ یہ تو نے آج کیا حماقت کی ہے کسی طرح تجکو یہ کام زیب نہ دیتا تھا افسوس ہے مین تو اپنی معشوقہ کے بغیر دیکھے ایک منٹ نہین رہ سکتا تھا آج یہ مجکو کیا ہو گیا کہ تمام رات گذار دی سو ہزار لعنت اُس شربت پینے پر جس نے مجکو یون بیہوش کر دیا کیونکہ مین نے اپنی دلربا کو بیکس و بے بس تنہا مکان مین چھوڑ دیا اور آپ عیش و عشرت کے ساتھ دور شراب مین مشغول ہو گیا اس سے تو بہتر تھا کہ اس کام کے بدلے مجکو پہلے موت آئی ہوتی اور اپنی ننگ و ناموس کو یون برباد نہ کرتا نفرین ہو اور لعنت ہو مجھپر کہ مین نے ایسا کام کیا

جس وقت خلیل حسن اپنے مکان کو روانہ ہوا اُسیوقت بیہودہ نے خیمہ کے اُکھڑوانے کا انتظام کیا اور اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ جلد یہان سے خیمہ اُکھاڑ دو اور اپنے مکان کو روانہ ہو گیا۔

اسی اثنا مین دائی آئی اور کہا اے لڑکی بس میرا اتنا ہی کام تھا جو مین نے لاکر اس اُڑتی چڑیا کو قفس تنہائی مین بند کر دیا آگے تو جان اور تیرا کام جانے بیہودہ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوا

حتیٰ کہ جامہ مین پھولا نہین سماتا تھا اُسیوقت اُٹھا اور اپنے کو عمدہ عمدہ پوشاکو نسے مزین کیا اور خوشبوؤن سے معطر کر کے بزم معشوق مین جانے کا انتظام کیا۔

جس وقت وہ شیطان کی خالہ جواہر کو حجرہ مین بند کر کے آئی تھی دو تین گھڑی گذرنے پر تو جواہر نے اپنے دل مین کوئی خیال نہ کیا لیکن جب بعد کو خلیل حسن کو نہ پایا تو زیادہ پریشان ہوئی اور اپنے دل مین جھینپ گئی اور عرق انفعال کی مہین مہین بوندین ماتھے پر چمکنے لگین تخم عناد اپنے دل مین بونا شروع کر دیا اور دل مین کہا اسکو ایسی شراب کہ عشرت پینا ہرگز روا نہ تھا کہ اتنا بھی ہوش نہین کہ ایک لمحہ کو بھی میرے سامنے نہین آتا۔

جب زیادہ دیر گذری تو قفل شکوک کلید عقل سے یون کھولا۔ اور پھر ملامت کرنا شروع کی اور کہا کہ کیا معنے کہ مجکو یہان بلا کر ایک غیر شخص کے مکان مین اُتار دیا اور پھر کچھ خبر نہ لی لیکن یہ بات مین قیاس نہین معلوم ہوتی یہانتک کہ تمام رات اسی اُدھیڑ بن مین گذری اور کبھی کہتی تھی کہ دیکھو تو اُس پیرزن کو کیا ہو گیا بالفرض اگر یہ بات سچ ہی تھی تو وہ میرے پاس کیون نہین آئی غرض اسی فکر مین تھی کہ دل مین یہ خیال گذرا کہ لاؤ کسی کو دروازہ پر جا کر آواز تو دو جب یہ سوچکر قریب دروازہ کے پہونچی تو باہر سے اُسے بند پایا پھر تو پیرزن کے مکر کی حقیقت کما حقہ معلوم ہوئی اس صدمہ سے بیہوش ہو کر پیچھے ہی کو گر پڑی تھوڑی دیر تک زمین پر بیہوش پڑی رہی بعد کو خود ہی ہوش آیا تو اُٹھی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ افسوس مین کس بلا مین آکر پھنس گئی خدایا تو نے مجکو کس قصور کی عوض مین اس مصیبت مین مبتلا کیا اسی پریشانی مین اوپر کو جو نظر اُٹھا کر دیکھا

تو طاق مین ایک خنجر رکھا ہوا پایا اُس کو ہاتھ مین اُٹھا لیا اور چوما اور کہا پیارے خنجر میری امداد تو ہی کر تیرے ہی آب حیا سے میری عطش عصمت بجھے گی ورنہ مین تیری جگہ آکر لیتی ہون اگر آج کی رات مین اپنے پیارے خلیل حسن کو نہ پاؤن گی اور میرا طائر جان کسی دوسرے صیاد کے بس مین ہوگا تو اپنے کو اس خنجر سے ہلاک کر دون گی۔ مین اپنی عصمت کو جہانتک ہوگا بچاؤن گی اور فرط ملال سے زار زار رونے لگی اور دل مین نئے نئے خیال آنے لگے اور کبھی کہتی تھی اچھا پھر مجکو کس واسطے یہان پر لایا گیا ہے آخر میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا کیا مین مثل زاہدہ بیگم کے قتل کی جاؤنگی اچھا میرا کیا قصور ثابت کیا گیا ہے جو اسطرح مجکو دھوکہ سے بلایا گیا۔ لیکن نہین پھر میرے دل مین یہ بھی خیال گذرتا ہے کہ وہ پیرزن قایم اللیل اور صایم الدہر ہے پھر یہ مکر و حیلہ کیون کیا گیا ہے۔

جب زاہدہ کی شادی سعید الرحمن خان کے ساتھ قرار پائی تو مان باپ نے بڑے چاؤ سے شادی کی رسم ادا کی لڑکی بھی قسمت سے نہایت سلیقہ شعار مل گئی جس کی چند مدت کی صحبت نے شوہر کو اپنی صورت کا گرویدہ بنا لیا لیکن مان باپ نہایت سرتی اور چالاک طبیعت رکھنے والے نوجوان تھے جنکی فطرت کو لوگ دیکھکر متفکر رہتے تھے کیونکہ انکی طبیعت مین ہر وقت طالبانہ خون موجزن رہتا تھا۔

اسی اثنا مین سعید الرحمن خان کی زاہدہ بیگم سے کسی معمولی سی بات پر بگڑ گئی پس وہ شوہر سے ناراض ہو کر بہت سا زر نقد اور از قسم زیور طلائی لیکر مان کے کولھے سے آکر بیٹھ گئی چند ماہ کے بعد چاند سا لڑکا پیدا ہوا سعید الرحمن خان کو یہ مسرت افزا خبر پہونچائی گئی جس کے جواب مین سعید الرحمن

اسی فکر و تردد مین تھی کہ ناگاہ دروازہ کے کھلنے کی آواز کان
مین محسوس ہوئی تو یہ چونک پڑی کیونکہ یہ اپنے خیالات مین محو
ہو رہی تھی ہوشیار ہو گئی کہ دفعتاً ایک لڑکی جوان خوشرو شمعدان
ہاتھ مین لئے ہوے آئی اور سامنے ٹیبل پر رکھکر واپس چلی گئی
جس کی روشنی نے کمرے کو منور کر دیا ہر چیز دور کی نظر آنیلگی
یہ خنجر ہاتھ مین لیے کھڑی گھبرا رہی تھی اور موجودہ منظر سے اپنی بیتابانہ
حالت کا مشاہدہ کر رہی تھی کہ اتنے مین ایک نوجوان لباس فاخرہ
سے مزین کمرے مین آیا اور دروازہ بند کر دیا اور قریب جواہر کے
آکر یون لب کھولا۔

وہی جوان۔ پیاری کیون منہ چھپاتی ہو تمہاری خاطر تو مین نے
دنیا و مافیہا کو خیرباد کہدیا۔

نے دین مہر کا زر نقد اور طلاق نامہ بھیجدیا۔

زاہدہ کے مان باپ یہ تغیرات زمانہ دیکھکر گھبرا گئے اور لڑکی سے دریافت
کیا کیا وجہ ہے اُس نے کہا امان وہ ایک تلون مزاج شخص ہین مین اسکے
سوا اور کچھ نہین کہہ سکتی۔

سنا گیا ہے کہ سعید الرحمن خان نے کسی شرعی مسئلہ کی نافرمانی کی وجہ سے
طلاق دیدی افواہاً یہ بھی خبر سننے مین آئی ہے کہ لڑکی کا صرف یہ قصور
ثابت کیا گیا کہ اُس نے وطن کو ساتھ چلنے سے انکار کر دیا۔ مان باپ کی
پیاری لڑکیان اکثر اپنے شوہرون کے ہمراہ جانے سے انکار کر دیتی ہین
عرب مین ایسا قاعدہ ہے کہ جہان عورت مرد کی مرضی کے خلاف ہوئی
اور شوہر نے طلاق دیدی لیکن ایسا ہرگز نہ چاہیے ہماری جو بہنین جو خدا
کے حکم کے خلاف کام کرتی ہین وہ غور کرین اور شوہر کے حکم پر سر اطاعت

جو امیر ہاتھ کو چھڑاتے ہوئے اور جو خنجر ہاتھ مین تھا اُسکو سنبھالتی ہوئی
خبردار اگر مجکو ہاتھ لگایا تو اس خنجر سے اپنی جان کو ہلاک کرونگی مین
نہین جان سکتی کہ تو کون ہے جو اسطرح بے باکانہ میرا ہاتھ پکڑتا ہے
واللہ تیرا یہ چلن مجکو ہرگز بھا دین نہین
وہی جوان۔ پیاری مین تمہاری صورت کا شیدائی ہو رہا ہون پیاری
مین وہ شمعون ہون کہ جس کے زیر حکم تمام اہل مصر ہین گو مین پادشاہ
نہین ہون لیکن میرا وقار اس سلطنت مین پادشاہون سے بڑھا ہوا ہے

جھکائین۔
پھر تو زاہدہ بیگم کے حسن کی شہرت تمام عالم مین برقی لہر کیطرح دوڑ گئی
ہر شخص اس کے وصل کا طالب ہوا چارونطرف سے شادی کی درخواستین
آنا شروع ہو گئین۔
ایک شخص جو اپنے گھرانے کا بہت بڑا امیر تھا اُسنے اسکے حسن کی شہرت
سنکر شادی کی درخواست کردی زاہدہ بیگم چونکہ مان باپ کے زیر اثر تھی
اس لئے اُن کی رضا جوئی پر سر اطاعت جھکائے ہوئے خاموش بیٹھی ہوئی
تھی حالانکہ اسنے باتون باتون مین اپنے مان باپ سے کہا بھی کہ اگر میری
شادی اس گھرانے مین ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ یہ لوگ شریف خاندان
ہین لیکن مان باپ کی فشار کے خلاف یہ شادی ہوتی تھی اس لیے خاموش
رہی اور موجودہ مصیبت کا مردانہ وار سامنا کرتی رہی کیونکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ
جو سرمایہ اس کے پاس ہے وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا اس سے
بہتر یہی ہوگا کہ اسکی شادی نہ ہو تو اچھا ہے اس لیے اُس دکھیا کو گھونٹ
گھونٹ کر احکام شرعیہ کی تعمیل سے معذور کیا گیا یہ کیون؟ یہ محض اپنے
نفع کی خاطر ایسا کیا گیا اگر اسکی شادی کردین تو ہمیشہ کے واسطے اس

لیکن مین تمہاری فرمانبرداری کے لیے ہر وقت کمربستہ ہون اور
تمپر جان دیتا ہون۔
یہ کہا اور زار زار رونے لگا اور سر کو جواہر کے قدمون پر دھرنے لگا
ہماری ہیروین نے جس وقت یہ حال پُر ملال اُس جوان کا دیکھا
تو بدن اُس کا مثل بید کے تھرایا اور دل مین کہا افسوس مین کس بلا
مین مبتلا ہوگئی اور ننگ و ناموس برباد ہوگیا اور لعنت ہو اُس محبہ پر
جو مجکو یہان پر دھوکہ دیکے لائی ہے افسوس مین ہرگز یہ نہین جانتی

سرمایہ سے محروم ہو جائین۔
اک دن کسی مغوی نے یہ شوشہ بھی آکر چھوڑ دیا کہ زاہدہ بیگم فلان
رئیس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے ایک عورت کے ذریعہ آج کل
بات چیت ہو رہی ہے اگر آپکو کچھ انتظام کرنا ہے تو اسکی روک تھام
کیجیے ورنہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل جاے گی۔
زاہدہ کا باپ اس خبر وحشت اثر کو سنکر مبہوت ہوگیا اور اُسی وقت
اُس معصوم کو ایک کمرے مین بند کر دیا جس کے ارمان تڑپ تڑپ کر
دیوارون سے سر مارتی تھی اور اُن کو نکلنے کو جگہ نہ ملتی تھی جب ایک
عرصہ تک اسی صورت سے قید رکھا گیا اور ظالمانہ برتاؤ کیے گئے اور
پھر چھوڑ دیا گیا اور سمجھایا کہا بیٹا یہ خیالات تمہارے صحیح نہین ہین دیکھو
ایک شوہر نے تمکو کیا نفع پہونچایا جو تم عقد ثانی کی اور آرزو رکھتی ہو
یہ سنکر لڑکی خاموش ہوگئی لیکن اُس کی زندگی اُسی روز سے تلخ ہوگئی
تھی جب سے اُسکو قید رکھا گیا تھا۔
حسب اتفاق ایک روز مکان خالی تھا مان کسی عزیز کے ہان گئی ہوئی
تھی یہ اسی پریشانی مین اپنی زندگی پر اندازہ لگا رہی تھی اسی اثنا مین

تھی کہ میرا ایسا حال ہوگا اور یہ بھی مین اب نہین کہہ سکتی کہ آئندہ میرا
کیا حشر ہوگا بالفرض محال اگر اس نے زبردستی سے کوئی بات کی
تو مین اپنی جان کھو دونگی لیکن دامن عصمت کو داغ نہ لگنے دونگی
مجکو نہین معلوم کہ آخر اس مکر و حیلہ کا انجام کیا ہونے والا ہے۔
بعد ازان یہودہ سے کہا کہ سر زمین سے اُٹھا اور مجھ سے جلد بیان کر
کہ تو کون شخص ہے اور وہ بوڑھی عورت کون تھی جو مجکو یہان بلا کر
لائی ہے اور شوہر میرا کہان ہے اور تو نے مجکو کہان دیکھا تھا جو تو

ایک لڑکی نے آکر کہا آپا زاہدہ آپ کو خالہ بی بلاتی ہین اس نے کہا کیون
خیر ہے کہا مجھے نہین معلوم چونکہ یہ اُس لڑکی کو جانتی تھی اس لئے کوئی
شک و شبہہ کی جگہ ہی نہین رہی کہا اچھا جاؤ سواری لے کر آؤ وہ لڑکا
دوڑا ہوا گیا اور چند منٹ کے وقفے مین سواری لے آیا یہ اُس مین سوار
ہو کر خالہ کے مکان کو روانہ ہو گئی۔
جس وقت خالہ کے مکان پر اُتری تو گھر تو بیشک خالہ جان ہی کا سا ہے
لیکن خالہ بی کا پتہ نہین نیز دیگر عورات سے بھی کوئی مکان مین اسوقت
نہ تھا۔ یہ سامنے والے دیوان خانے مین جا کر بیٹھ گئی اور ادھر اُدھر کو
نگران ہوئی دیکھا تو دو شخص برہنہ تلوارین لیے ہوئے مکان سے برآمد
ہوئے جنکی خونخوارانہ روش دیکھکر زاہدہ بیگم کانپ گئی اور دل دھڑکنے لگا
قریب تھا کہ منہ سے چیخ نکل جائے لیکن موت کا خوف اس کے دل پر ایسا
طاری ہو گیا کہ اُف نہ کی نہ منہ سے چیخ نکلی۔ ایک نے اسکو دوڑ کر زمین سے
اٹھا کر دے پٹکا اور سینہ پر چڑھکر بیٹھ گیا اور دوسرے نے دوڑ کر دونون
ہاتھون سے اس کا گلا اس زور سے دبایا کہ اُس معصوم کا دم گھٹ گیا
اور طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا اور اُس نے تڑپ تڑپ کر

میری صورت کا شیدائی ہو گیا اگر تو یہ جانتا ہے کہ مین تجکو اپنے شربت وصل سے سیراب کرون تو سچ سچ مجھ سے بیان کر۔

یہودہ یہ سنکر جواہر کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا جس سے نمایان تھا کہ یہ غایت درجہ غیظ و غضب مین ہے اور خنجر برہنہ ہاتھ مین لیے مثل مار سیاہ پیچ و تاب کھا رہی ہے یہ دیکھکر زیادہ خائف ہوا اور دو جاکر کھڑا ہو گیا اور کہا۔

یہودہ۔ اے دل آرام میری پیاری معشوقہ تو جان کہ مین ایک مصری جوان ہون اور تو یہ بھی یقین کر کہ یہان کوئی دوسرا مثل میرے

جان دیدی۔

جب یہ ٹھنڈی ہو گئی تو جلدی سے پالکی مین ڈالکر گھر کو لایا گیا۔ یہ چالاکی محض اسوجہ سے کی گئی کہ جس جگہ زاہدہ کا مکان تھا وہ محلہ ایک آباد جگہ مین ہے اور جہان زاہدہ کی خالہ کا مکان تھا وہان ذرا کم آبادی ہے پس صبح ہوتے ہی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا گیا جلدی سے غسالہ کو بلاکر نہلا کر کفن پہنایا گیا اور سورہ یٰسین غسالہ کی نذر پکڑے اور کہا ماماتم کسی کے سامنے کچھ ذکر مت کرنا لیکن شعر

خون ناحق کہین چھپتا ہے چھپائے سے امیر
کیون مری نعش پہ بیٹھے ہین وہ دامن ڈالے

پس کسی خبر دینے والے نے پولیس کو بھی خبر کر دی وہ فوراً ہی دوڑی ہوئی آئی باپ اور بیٹی کو گرفتار کر لیا لاکھ ڈاکٹری نسخہ اور دو افر دشمنون کی شہادتین پیش کین لیکن انصاف کی عدالت سے سزایاب ہو گئے۔

اچھا اب ہم یہ سوال کرتے ہین کہ یہ باپ اور بھائی کس قصور مین سزایاب ہوئے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ قابل افسران پولیس نے تفتیش سے اصل

عزت و آبرو رکھنے والا مجھسے زیادہ نہین ہے جملہ عمائدین شہر میری
حمایت مین رطب اللسان ہین اور عادل بادشاہ کا ایک غلام
جسپر وہ دم دیتا ہے وہ میرا کوکھ بردار ہے پیاری ایک مدت
ہوئی کہ بغیر دیکھے تیرے اُوپر عاشق ہوا ہون اور سرگردان پھرتا
تھا جب میری طاقت طاق ہوگئی اور کسی تدبیر سے کام نہ چلا تو
اُس پیرزن کو بلاکر فہمایش کی جو میری دائی یعنی دودھ پلائی ہے
جو تمکو یہان بصد مکر و حیلہ لائی۔ اب تو مہربانی سے مجکو اپنی غلامی

قاتلون کا پتہ چلا لیا کیونکہ جو لڑکا زاہدہ بیگم کو سواری مین سوار کراکے
لے گیا تھا اُس نے معائنہ کی شہادت دی حالانکہ وہ لڑکا کمسن تھا لیکن
اُسکی بات مستند مانی گئی اسی پر مقدمہ سزایاب ہوا نیز خفیہ خفیہ یہ بھی
پتہ چلا لیا گیا کہ مرحومہ اپنی شادی کسی رئیس کے لڑکے سے کرنا چاہتی
تھی اور یہ اُس شادی کے مانع اسوجہ سے تھے کہ وہ کافی سرمایہ
کی مالک تھی جو ان کی زندگی کو کافی تھا کیونکہ سعید الرحمن خان کی گھری
پسینے کی کمائی پر اس نے جائز طریقہ سے قبضہ کیا تھا اُس کو یہ ہضم
کرنا چاہتے تھے جب وہ شادی ہوکر کسی رئیس کے پلو سے باندھ دیجاتی
تو اُس کا شوہر اُس سرمایہ کا مالک ہوگا ان کے حلق مین سے اُنگلی ڈالکر
نکال لے گا۔ اس لیے اُنھون نے اُسکو قتل کرکے اُس سرمایہ کو
غصب کرنا چاہا تھا لیکن مشیت ایزدی یونہی تھی کہ وہ خون دختر
سے تعبیر کیے جائین گے اور احکام شرعیہ کے روکنے سے مبتلاے
گناہ بھی ہونگے ہم نہین کہہ سکتے جس حالت مین ہمارا مذہب ہم کو
عقد ثانی کی اجازت دیتا ہے تو پھر کونسی وجہ مانع تھی جو اس کو
شادی کرنے سے روکا گیا۔ ہمکو جہانتک پتہ چلتا ہے تو یہی کہ محض

مین قبول کرتا کہ مین ہمیشہ تیری فرمانبرداری کرتا رہون اور سر اطاعت نہ پھیرون۔

جب جواہر نے یہ باتین سنین تو ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری کہ جس کے دھوئین سے تمام کمرہ سیاہ ہو گیا اور متانت کے سات کہا۔

جواہر۔ کیا تو نے مجکو کوئی کسبی سمجھا ہے جو اس طرح بے ساختہ زبان سے الفاظ نکالدیئے کیا تو یہ بتا سکتا ہے کہ تو نے مجکو کسطرح دیکھا یہودہ۔ مین نے آپکو نہین دیکھا البتہ اس جامہ کو دیکھا اور خرید کیا جسکو تجھ مصور نے تیار کیا تھا اور اسپر نقش کسی کے ہاتھون کی دیکھکر شیدا ہون اور جب عاجز ہو گیا تو خلیل حسن تمہارے شوہر سے رسم دوستی

اپنے نفع کی خاطر اس صریح گناہ کے مرتکب ہوئے دوسرے اپنی پیاری بیٹی اور بھائی نے اپنی بیگناہ بہن کا خون کر دیا۔

تف ہے ایسی طمع پر دنیا کا لالچ انسان کو اندھا بنا دیتا ہے لیکن قابل لوگ ہرگز اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہین دیکھتے ہین۔

صد ہزار آفرین اون لوگون کے خیالات پر ہے جن کی آنکھین لالچ کی سنہری کرنون سے چکا چوند نہین کھاتی ہین۔

پس اس موقع پر ہم اپنی اہل ہنود اور اہل اسلام بیوگان بہنونکو ٹھنڈے جی سے اسطرف توجہ دلاتے ہین کہ عقد ثانی ضرور کرنا چاہیے۔ کیونکہ شوہر کے ساتھ زندگی عیش سے بسر ہوئی ہے جو لوگ اس کے خلاف ہین وہ احکام شرعیہ سے گویا انحراف کرتے ہین اور بعد کو تیر ملامت کا خود ہی نشانہ بن جاتے ہین پھر افسوس کرنیسے کیا ہوتا ہے۔ ۱۲ مصنف

بڑہایا اور ایک روز اُس کی دعوت کر کے اپنے گھر بلایا اور شربت مین
دواے بیہوشی ملا کر بیہوش کر کے حالت بیہوشی مین انگوٹھی اُتار کر
میری دائی تمہارے پاس لے گئی اور تمکو ساتھ مکر و دغا کے یہان
لے آئی پس وہ انگوٹھی دوسری بار خلیل حسن کے ہاتھ مین ڈالکر ہوش
مین لایا اور خلیل حسن کو مکان روانہ کر دیا اور مین حالت اضطرار مین
یہان آیا میری مفصل کیفیت تو یہ تھی جو معرض بیان مین لایا اب
پیاری تجکو اختیار ہے کہ مجکو معاف کر یا سزا دے۔

جب جواہر نے یہ تمام و کمال احوال اُس جوان کی زبان سے
سنا تو متحیر رہ گئی اور دل مین کہا کہ تیر نشانہ پر پورے طور سے بیٹھ گیا
اور کہا کہ اگر کوئی بات اب کرتی ہون تو بقول پیر زن نادانی کیساتھ
اور بیوقوفی کی آگ مین گرتی ہون اب مین مثل مرغ ہوا کے دام تزویر
مین پھنس گئی ہون بہتر ہوگا جو مجکو عقل سے کام لینا چاہیے جس طرح
اس نے مجکو حیلہ کے ساتھ گرفتار کیا گیا ہے پس مین بھی مکر کیساتھ
اس کے ہاتھ سے نکل جاؤن اگر میرے خیال کے موافق میری
آرزو پوری ہوگئی تو فبہا ورنہ اپنی عطش حسد آب خنجر سے بجھاؤنگی
پس یہودہ کیطرف منہ کیا اور کہا۔

جواہر۔ اے مرد فہیم قسم ہے مجکو کہ مین اپنے شوہر کو دوست
رکھتی ہون اسواسطے کہ اُس نے مجکو ہزارون محنت اور مصیبت اور
بے چارگی سے ہم وزن جواہر کے خریدا ہے مین دیکھتی ہون کہ
تیری اتنی ہستی نہین ہے کہ تو میری نازبرداری کرے اگر تو نے
ایک قدم میری جانب بُرے خیالات کر کے بڑہایا اور عصمت دری
کا ہاتھ دراز کیا تو یاد رکھ مین نے اپنا کام اسی خنجر سے تمام کیا اور
اگر مین نے فرصت پائی تو تجکو بھی اسی خنجر کے پھل کا مزا چکھاؤنگی

(پلٹ کر) پیارے یہ اسواسطے کہتی ہون کہ تو بیکار کی تکلیف نہ اُٹھا کچھ دلون کے واسطے اور آتش نفس پرستی سے جل بھن کر کباب ہو جاے مین تجکو راے دیتی ہون کہ اگر تو مجکو اپنے قبضہ مین لانا چاہتا ہے تو مجکو میرے حال پر چھوڑ دے اور مجھسے مہر و محبت سے پیش آ جب مین اپنے شوہر کی یاد اپنے دل سے بھلا دون گی تو خود بخود آہستہ آہستہ تیری طرف رغبت ہو جائے گی۔

یہودہ نے جب یہ باتین سنین اور خنجر برہنہ ہاتھ مین دیکھا تو اُسکا زہرہ آب آب ہو گیا اور ڈرا اور اُس نازنین کو وہین چھوڑ کر دروازہ کمرے کا بند کر دیا اور آپ وہان سے چل دیا۔

جس وقت یہودہ لڑکی کے پاس سے اُٹھکر آیا ہے تو لڑکی نے اپنا سر سجدہ مین رکھا اور شکریہ پروردگار کا ادا کیا اور بعد کو اپنی حرکت ناشائستہ سے اپنے رخ رنگین پر صدہا طمانچے لگاے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے اور نزدیک تھا کہ ہلاک ہوتی جب ہوش مین آئی تو ایک گوشہ مین جا کر بیٹھ گئی اور اشک اپنی آنکھون سے بہانے لگی اور موجودہ غم پر آٹھ آٹھ آنسو بہاتی تھی اور زیادتی ملال سے بیہوش ہو جاتی تھی۔

تیرھوان باب

پیاری جواہر مین تجکو کہان ڈھونڈون
وہ کونسا ستم ہے جو تو نے نہین کیا
افسوس اے فلک مرے دل کو دکھا دیا

جسوقت ہمارا نوجوان ہیرو اُس بیہوشی سے ہوشیار ہوا جو یہودہ نے

اُس کو دی تھی تو افتان وخیزان اپنے مکان کے دروازہ پر پہونچا
اور دل مین نادم ہو کر کہتا تھا کہ اب مین جواہر کو کیا جواب دون گا
جب اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ شب کو کہان رہکر گلچہرے
اُڑائے اور مجکو کس کو سونپ گئے تھے تو مین کیا جواب دون گا
پس اسی محویت کے عالم مین آکر دروازہ کا تالا کھولا اور آواز دی
جب کچھ جواب نہ ملا تو سخت متفکر ہوا اور دروازہ کے پٹ مین زور
سے ایک ٹھوکر ماری لیکن دروازہ نہ کھلا پھر تو ہر چند کوشش کرتا
کہ دروازہ کسی صورت سے کھل جائے لیکن دروازہ کسی نے نہ
کھولا اور نہ اندر سے آواز آئی کیونکہ دروازہ پہلے ہی اندر سے
کسی مصلحت سے بند کرا کر کمند کے ذریعے سے اُس کے بند کرنے
والے نکال لیا گیا تھا آخر مجبور ہو کر ہمارے نوجوان نے چند
لڑکے محلہ کے چھت پر سے کودائے اور دروازہ کھولکر اندر
مکان کے آیا جب جواہر کو نہ پایا تو بہت گھبرایا اور اپنے سینہ کو
دونون ہاتھون سے کوٹ لیا اور گریبان چاک کرکے پارہ پارہ
کردیا اور ایک چیخ مار کر بیہوش ہو گیا بعد چندے ہوش آیا تو
نالہ وآہ سے واویلا کرنا شروع کیا اور سر کو دیوارون اور
پٹیون سے دے دے مارتا تھا یہ رنگ دیکھ کر جمیع اہل محلہ آگئے
اور اس کے حال پُر ملال پر افسوس کرتے تھے۔
جب یہ یاد محبوب مین گریہ وزاری کرتے کرتے تھک جاتا
تو بیہوش ہو کر زمین پر گر جاتا اور جب ہوش آتا تو زار زار روتا اور
کہتا تھا کہ اے پیاری جواہر مین تجکو کہان ڈھونڈون ہائے تو
مجھسے کیون جدا ہو گئی اُف یہ میرے دل کو کیا ہو گیا پیاری اب
تجکو مین کہان تلاش کرون یہ تیری جدائی تو میرے واسطے سوان جان

ہو رہی ہے پیاری تو کیون مجھ سے ناراض ہو گئی ہاے اللہ مجکو
تجھ سے تو یہ امید ہرگز نہین تھی کہ تو میرے ساتھ ایسا سلوک کریگی
کہ بیگانے ملک مین مجکو تنہا چھوڑ کر کہین کو چلی جاے گی اور مین یہان
تڑپتا رہ جاؤن گا پیاری کیا تو سچ مچ مجھ سے ناراض ہو گئی افسوس
تیری اس بے مروتی کو کیا کہون (پلٹ کر) نہین تو کسی مصیبت مین ضرور
پھنس گئی ہے میرا رات کا وہان رہنا غضب ہو گیا ورنہ آج تک
ایسا نہین ہوا مجکو ہرگز تیری طرف ایسا برا خیال نہ کرنا چاہیے تو
مجبور ہے یہ کہتا تھا اور دیوارون سے سر کو دیدے مارتا تھا اور
بیہوش ہو جاتا۔ یہ حال لوگ دیکھکر کہتے تھے کہ افسوس کیا خوبصورت جوان
اور نیک صالح دیوانہ ہو گیا۔

ایک شخص نے کہا شاید اس کی کمر مین کچھ جواہر تھے جو کوئی شخص
چرا کر لے گیا دوسرے نے کہا شاید اسنے کہین جواہر دیکھے ہین
اور وہ اس کے ہاتھ نہین آئے ہین جن کی یاد اس کو بے چین
کیے دیتی ہے غرض ہر طرح کی باتین ہر شخص کرتا تھا اور افسوس
کرتا تھا اسی طرح تین دن تک اپنے مکان مین ہمارا نوجوان بے
آب و دانہ بے ہوش پڑا رہا چوتھے روز محلہ مین دیوانہ وار پھرنے لگا
اور گریہ وزاری کرتا اور جواہر جواہر کہتا تھا اور کبھی پتھر اٹھا کر اپنے
سینہ پر مارتا اور کبھی ہاے ہاے کرتا اور کبھی مایوسانہ حالت مین لوگون
کے منہ کو حیرت سے تکتا تھا اور کبھی سوئے فلک ایک آہ بھر کر مایوسانہ
نظرون سے دیکھتا اور کہتا کہ کیون اے فلک نیلگون آخر تو نے
میری جواہر کو کیون مجھسے جدا کر دیا اور کس کھوہ مین چھپا دیا آہ مجکو یہ
کیا خبر تھی کہ تو میرے ساتھ یہ سلوک کرے گا کہ میری معشوقہ کو مجھ سے
جدا کر دے گا۔ افسوس یہ دن تو میری بیوقوفیون نے مجکو دکھا دیا ہی

ورنہ میری یہ حالت ہرگز نہ ہوتی (ہوشیار ہوکر) کوئی چالاکی بیوفا
نے تو میرے ساتھ نہین کی ہے (ٹھہر کر) نہین نہین وہ ہرگز ایسا
نہین کرے گا وہ تو میرا بڑا مہربان ہے اُس کے تلطف محبانہ نے
تو میرا سر نیچا کر دیا ہے لیکن اُس روز سے وہ صالحہ بیوی بھی تو
نہین آئی جانے کیا سبب ہے۔

اچھا اب مین جاکر اُس سے دریافت کرون اگر اُسکو حقیقت معلوم
ہوگی تو وہ ضرور مطلع کرے گی۔ (پلٹ کر) نہین یہ بالکل میری تلون
مزاجی ہے جو مین اُس سے معلوم کرون وہ کیون خبردار ہوگی اور
میری پیاری جواہر اُس کو کیون ایسے کچے حالات سے آگاہ
کرنے لگی پھر آخر کیا سبب ہے جو یون دفعتاً میری نظرون سے
غائب ہے یہ سبب میرے بخت واژون کی برگشتگی کا ہے ورنہ
وہ کیون جدا ہوتی کیون اے بے مہر فلک تو نے اُس پر یجمال کو
کیون میری نظرون سے چھپا دیا اے ہمدمے دلمین یہ کیسا میٹھا
میٹھا درد ہوتا ہے کہ مجکو پہلو پکڑ کر بٹھائے دیتا ہے آہ میرا دل گیا

ہمارا نوجوان حالت اضطرار مین بیہوش ہوکر پلنگ پر گر پڑا
اور بیہوش ہوگیا اتنے مین سامنے والے کمرے کا ایک کیواڑ
کھلا اور ایک معمر عورت عصائے پیری ہاتھ مین لیے سامنے آکر
اس موجودہ منظر کو دیکھکر متحیر رہگئی اور اپنے دل مین یون گویا ہوئی
"ہین یہ خلیل حسن آج کیون بیہوش پڑا ہے کیا کچھ بیمار ہوگیا یا
اُس پریوش کی جدائی نے اسکو دیوانہ بنایا جو یون مدہوش پڑا ہوا
کسی کے خیالی آئینہ مین روئے یار دیکھ رہا ہے اچھا مین اسوقت
جس کام کو یہان آئی ہون اُس کو تو انجام کو پہونچا دون کیونکہ بیوفا
نے مجکو محض تاک گھات لینے کو بھیجا ہے اور یہان نقشہ ہی دوسرا

نظر آرہا ہے مجکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس حسینہ کی جدائی نے اسکے
دل کا کام تمام کر دیا اور سوز فرقت نے اس کی جان و جگر کو جلا کر
خاکستر بنا دیا ہے اچھا اب مین اسکو تو اسی حال مین چھوڑتی ہون
کیونکہ میرا مدعاے دلی حاصل ہو گیا لہذا یہودہ کو موجودہ واقعات
کی خبر دیتی ہون۔

پس پیرزن دبے پاؤن کمرے سے نکلکر اور یہودہ کی بزم
مین پہونچی اور تمام و کمال کیفیت بیان کی جسکو وہ سنکر بہت خوش ہوا
اور اس کی افترا پردازی کی بہت دیر تک داد دیتا رہا اور جو کچھ
لڑکی کی زبان سے الفاظ نکلے تھے وہ سب پیرزن سے کہے جنکو سنکر
پیرزن نے جواب دیا کہ تو جلدی نہ کر جیسا وہ کہتی ہے ویسا ہی کر صبر و
قرار کو کام مین لا اور محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آ یہودہ نے
کہا بہت اچھا مین ایسا ہی کرون گا۔ اور اُٹھکر اندر کمرے کے چلا گیا۔

تمام رات اسی اُدھیڑبن مین جاگتا رہا صبح کو سورج نکلنے سے پہلے
اُس نازنین کے پاس آیا اور قدمون پر سر رکھکر دست بستہ کھڑا ہو گیا اور
کہا کہ اے سیمبر سنگ دل اطمینان رکھ کہ مین وہ کرون گا جو میرا دل
چاہے گا غم کھانے سے کچھ فائدہ نہین پس تو اپنی قسمت پر شاکر رہ
پیاری میری طرف نظر مہر سے دیکھ مین تیرا ایک ادنے غلام ہون
جب تک مین جیتا ہون بے دم تیری فرمانبرداری کو تیار رہون
جواہر نے جب اسکو اس حال مین مختص دیکھا تو آہستہ سے اُٹھی
اور خنجر برہنہ کر کے اُسکی طرف جھپٹی یہودہ یہ دیکھکر خوف زدہ ہو کر
بھاگا اور کہا پیاری اس قدر جبر سے کام نہ لے اُف اپنے شیدا
پہ ستم جواہر یہ سنکر خاموش ہو گئی۔

یہودہ نے پھر ایک ہفتہ تک یہی دستور رکھا دیکھنا بھالنا چلا آنا

لیکن جواہر اُس کو اسیطرح جواب دیتی رہی لیکن کھانا پینا یک لخت چھوڑ دیا اور یون گویا ہوئی۔

جواہر۔ اگر یہودہ تجکو میرا وصل درکار ہے تو اس بات کو ملحوظ رکھ کہ مین ایک سال تک تیری صورت نہ دیکھون اور تو مجھ سے دور ہو اور سامنے میرے مت آ اور مجھ سے کوئی تعلق نہ رکھ البتہ اتنی تیری مہربانی ہوگی تو دو لونڈیون کو میری خدمت کے واسطے بھیجدے تاکہ مین اس عرصہ مین اپنے ہواس مختل کو مجتمع کرلون اور تیری نازبرداری کو تیار ہو جاؤن اور موجودہ غم مجکو بھول جاے۔

یہودہ (بصد فخر) اے بادشاہ حسن مین تیرا غلام ہون تو میری خداوند ہے اگر حکم دے تو ابھی صدہا پرستاران خوش سیر تیری خدمت گذاری کو حاضر ہوتے ہین۔

اور ایک دستک دی معاً سامنے والے دروازہ کی چلمن اُٹھی اور کئی سو لڑکیان زرق برق لباس سے مزین سامنے آکر دست بستہ کھڑی ہوگئین یہودہ نے کہا لو پسند کرو۔ جواہر یہ دیکھکر متحیر رہگئی اور دو کنیزون کا ہاتھ چھوکر خاموشی کے ساتھ جاکر سامنے آرام کرسی پر بیٹھ گئی اور زبان سے کچھ نہ کہا یہودہ نے فی الفور اشارہ سے کہا سب لڑکیان جس طرف سے آئین تھین اُسی طرف کو چلی گئین

یہودہ۔ پیاری سوائے تیرے دیدار کے اور مجکو کچھ درکار نہین ہے اگر تجکو یہی بات منظور ہے تو مین دلپر جبر کرکے ایک سال بھی گذار دونگا اور تیرے پاس نہین آؤنگا لیکن پیاری ذرا غور تو کر مین کیونکر صبر کرون البتہ مین اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہون کہ وہ مجکو صبر عطا کرے شعر گر زندگی ہے تو خزان کے بھی گذر جائینگے دن، فصل گل جیتون کو پھر اگلی برس آئے گی

اور اُٹھکر چلا آیا اور جو جو چیزین کھانے پینے کی اچھی اچھی تھین وہ سب جواہر کے پاس بھیجدین اور ایک خادم معتمد نگرانی کے واسطے مقرر کیا۔

جواہر ہر وقت زار زار روتی اور قسم کھا کر کہتی کہ جبتک اپنے شوہر کا منہ نہ دیکھ لون گی ہرگز کسی دوسرے کے ساتھ پیار و محبت سے نہ بیٹھون گی اور نہ کبھی پیٹ بھر کر کھانا کھاؤنگی اور نہ نیند بھر کے سوؤنگی میرے واسطے پیارے شوہر کی جدائی کوئی معمولی بات نہین ہے بہتر تو یہی تھا کہ مین اپنی جان دیدیتی لیکن محض کسی کے ملنے کی آرزو مین جی رہی ہون ممکن ہے کہ وہ بعد مہاجرت کے مل جاے اور میری امید کی کلی کھل جاے افسوس اُس پیرزن نے میرے ساتھ دھوکہ کیا خیر خدا اُس کو اس کی جزا دے گا اس کے سوا مین اور کچھ نہین کہتی اُس کا اس مین کچھ قصور نہین ہے یہ صرف میرے بخت واژون کی برگشتگی ہے ورنہ میرا پیارا شوہر مجھسے کیون جدا ہوتا انسان کو لازم ہے کہ اپنے مقدر پر شاکر رہے اب مجکو نہایت ہوشیاری سے کام لینا چاہیے۔

اب ہم اپنی ہیروین کو تو یہین تڑپتا چھوڑتے ہین اور اپنے نوجوان کی خبر لیتے ہین اُس کی بے چینی حد سے تجاوز کر گئی ہے اسوقت ہم ایک جوان کو سر راہ دیوانہ وار پھرتا پاتے ہین جو اُف اور آہ کے نعرون سے وحش طیور کے دل ہلاے دیتا ہے کبھی دوڑتا ہے کبھی آسمان کیطرف خاموشی کے ساتھ تکتا رہ جاتا ہے اگر کوئی پوچھتا ہے کہ ارے بھائی یہ کیا بیہودہ پن ہے تو منہ دیکھکر خاموش رہ جاتا ہے جب تھک جاتا ہے تو بیہوش ہو کر زمین پر گر جاتا ہے اسکی طرز زندگی سے تمام اہل شہر متفکر ہین اور کسی کو صاف

پتہ نہین چلتا کہ آیا یہ کیا معاملہ ہے کبھی ہوشیار ہو کر نہایت ذوق و شوق کے ساتھ یون کہتا۔ غزل

مائل طرز جنون جسدم طبیعت ہو گئی
غیر کیا اپنونکی صورت سے بھی نفرت ہو گئی

کسلئے بیتاب ہے کیون اسقدر مضطر ہوا
کیا کسی پردہ نشین کی تجکو الفت ہو گئی

جسطرف وہ شوخ نکلا اک قیامت ہو گئی
جس مے دیکھا صورت زیبا کو حیرت ہو گئی

میرے مرنے کی خبر سنکر مسیحا نے کہا
چھٹ گیا تکلیف سے اب اسکو صحت ہو گئی

انکی آنسے مرے پھولونمین یہ رونق ہوئی
بزم ماتم گویا میری بزم عشرت ہو گئی

جلوہ فرما جب ہوا وہ شوخ آکر بام پر
دیکھکر خورشید کی بھی زرد رنگت ہو گئی

اسقدر ظلم و ستم اچھا نہین چھپتا دگے
میرے نالونسے اگر برپا قیامت ہو گئی

دشمنون کو بھی نہ ہو فرقت کا صدمہ دوستو
دیکھ لو کیا گوہر خستہ کی حالت ہو گئی

کبھی زمین پر بیہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ یہان شمعون ملعون نے کئی آدمی اس واسطے مقرر کیے تھے کہ جو کیفیت خلیل حسن کی ہو پل پل کی مجکو خبر دو جب یہ صورت خلیل حسن کی لوگون نے دیکھی تو اسوقت یہودہ سے جاکر مفصل حالت کہی وہ سنکر اپنے دل مین بہت ہی متفکر ہوا اور فوراً اپنی دائی کو بلایا اور اس واقعہ کی تمام کیفیت بیان کی اور کہا۔

یہودہ۔ تمام اہل مصر اس تجویز مین ہین کہ اس معاملہ کا کھوج نکالین اگر خدانخواستہ کسیکو پتہ چل گیا تو میری جان کے دشمن ہو جائینگے مین نہین کہہ سکتا کہ تمام اہل شہر کیون اوس کو محبت کی نظرونسے دیکھتے ہین ممکن ہے کوئی اس امر کی بادشاہ کے کانون تک خبر پہونچائی اور وہ تفحص اور تجسس کرے اور بعد تحقیقات کے مین رسوا ہو جاؤن بہتر ہوگا جو اس واقع کے وقوعہ مین آنے سے پہلے

اس کے انسداد ہو جائے۔

پیرزن۔ اگر تجکو ایسا ہی اندیشہ ہے تو آج شب کو دو تین غلام مقرر کرنا کہ اُس کا کام تمام کرکے کوئین مین ڈالکر چلے آئین جب جواہر کو اس امر کی خبر ہوگی کہ میرا شوہر مرگیا تو وہ خود بخود تجھ سے محبت کرنے لگے گی۔

یہودہ کو یہ راے بہت پسند آئی اُسیوقت اس نے پانچ غلام جوان اور آزمودہ کار خلیل حسن کیطرف روانہ کئے تاکہ اُس کو قتل کرین۔ وہ غلام خلیل حسن کی تلاش مین آے اور اُس کو راہ مین پڑا ہوا دیکھکر اپنے دل مین غور کرنے لگے کہ یہان تو چارون طرف بازار ہین راہگیرون کی آمد و رفت ہے جب آدمی چلنے پھرنے سے موقوف ہون تو یہ کام ہونا ممکن ہے اور اسوقت شاید کوئی شخص آجائے اور یہ حال دیکھ لے اور ہمکو گرفتار کرلے تو تمام کام بنا بنایا بگڑ جائے بہتر ہوگا جو اسوقت توقف کیا جاے یہانتک کہ شب تاریک ہو جاے اور اس کام کے واسطے ایک جگہ پوشیدہ بیٹھنا چاہیے اور خنجر برہنہ ہاتھو مین ہون۔

پس یہ مشورہ آپس مین کرکے خاموش ہوگئے ادھر چاند نے جاکر حجلۂ مغرب مین آرام کیا اور شب تار نے اپنا سیاہ فام چہرہ عالم کو دکھانا شروع کیا تو یہ پانچون غلام ایک گوشہ مین جاکر پوشیدہ بیٹھ گئے۔

چونکہ اللہ تعالےٰ کو یہ منظور تھا کہ اُس کو ہلاک نہ ہونے دے فلہذا اُسطرف کو کہین وزیر کا گذر ہوگیا اور سرراہ ایک جوان کو پڑا ہوا دیکھکر ٹھہر گیا اور لوگون سے دریافت کرنے لگا۔

وزیر۔ یہ کون شخص ہے میرے خیال سے اب شہر مین بدنظمی کا

بازار گرم ہے کہ لوگ شرابین پی پی کر سر راہ مدہوش پڑے ہوتے ہین۔

ایک شخص۔ رہا تھا باندھکر انہین جہان پناہ یہ ایک غریب مسافر بے وطن ہے چند یوم سے دیوانہ ہو گیا ہے سوائے جواہر کے زبان سے اور کچھ نہین کہتا شاید اس کا کوئی جواہر گم ہو گیا ہے جسکی گم شدگی نے اس کے حواس مختل کر دیے ہین۔

وزیر یہ سنکر ہمارے نوجوان کے سرہانے آیا اور ایک شمع کا نور منگا کر اُس کا منہ دیکھا تو ایک جوان خوبصورت چودھوین رات کا چاند زمین پر پڑا ہوا پایا جس کو دنیا و مافیہا کی خبر نہین ہے لیکن اُسکے چہرہ سے شاہی دبدبہ نمودار ہے وزیر دیکھکر ششدر ہو گیا کیونکہ جوان اس شکل و شمائل کا تھا اگر مانی و بہزاد ہوتے تو اُس کے نقش و نگار دیکھکر متحیر رہجاتے۔ حکم دیا کہ اس کو خواب سے بیدار کرو ایک شخص نے دوڑکر خلیل حسن کو ہوشیار کیا وہ بوجہ کمزوری کے اُٹھ نہ سکا اور آنکھین کھولکر دیکھا اور کہا "جواہر" وزیر نے یہ سنکر کہا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ واقع بے سبب نہین ہے۔

وزیر۔ ان لوگون سے، کیا پہلے بھی اس کا یہی حال تھا۔

وہی اشخاص۔ پہلے تو یہ مرد نہایت ذی عقل اور ہوشیار تھا لیکن چند یوم سے اس نے اپنے تمام کپڑے پھاڑ کر اور محلہ مین دیوانہ وار پھرنا شروع کر دیا ہے اور ہر وقت اس کی زبان پر جواہر ہے نہین معلوم کہ یہ کیا بھید ہے کہ اس نے اپنے کو مثل دیوانون کے بنا رکھا ہے اور اب اس حال کو پہونچا ہے کہ گلیون مین بیہوش پڑا رہتا ہے نہ کھانا کھاتا ہے نہ پانی پیتا ہے نہ کچھ زبان سے کہتا ہے جب وزیر نے لوگون سے یہ کیفیت سنی تو نہایت غمگین ہو کر

ہمارے نوجوان پر نظر تراحم کی اور حکم دیا کہ اس کو ہمارے مکان پر پہونچا دو۔

اُسی وقت اُن لوگون نے خلیل حسن کو اُٹھا کر وزیر کے مکان پر پہونچا دیا۔ جب وزیر کے در دولت پر پہونچ گیا تو حکم دیا کہ اس کو حمام کو لیجاؤ اور نہلا کر کپڑے پہنا دو پس اب کیا تھا معاً خادمون نے حمام مین لیجا کر نہلا کر خوب عمدہ کپڑے پہنائے جب اس کو رہتے ہوئے کئی ماہ گذر گئے تو جسم مین تھوڑی تھوڑی توانائی آنی شروع ہو گئی۔

ایک روز وزیر کی بزم مین باریابی کی درخواست کی حکم ہوا اچھا حاضر کرو۔

جسوقت ہمارے نوجوان کو وزیر نے دیکھا تو بہت خوش ہوا اور کمال شفقت فرمائی اور اپنے پاس مسند پر بٹھایا اور کہا۔

وزیر۔ اے پسر دل میرا گواہی دیتا ہے کہ تو عنقریب اپنی مراد کو پہونچے گا لیکن شرط یہ ہے کہ تو اپنا حال مجھ سے پوشیدہ نہ رکھے تمام مال جواہر تیرا جو کچھ تجھ سے گم ہو گیا ہے اُس کے ملنے کی آج مین تجکو بشارت دیتا ہون جس طرح ہو گا پیدا کرون گا لیکن خدا کے واسطے اپنی جان بلا وجہ نہ کھو۔

جسوقت ہمارے نوجوان نے یہ تلطف آمیز باتین سنین تو آستانۂ وزیر پر سر رکھا اور یون گویا ہوا۔

ہمارا نوجوان۔ اے میرے آقاے خوش تدبیر حال مجھ دلگیر کا کچھ نہ پوچھیے کس لئے کہ حضور بھی میری طرح اپنے کو رنج و بلا مین مبتلا پائین گے۔

وزیر۔ بغیر سنے ہوے مجکو قرار نہ ہوگا اور بے تیرے کہے کچھ

علاج نہ ہوگا۔

ناچار اُس نے اپنا احوال اول سے تا آخر بے کم و کاست بیان کیا۔ جب وزیر باتدبیر نے یہ کیفیت اُس کی سنی تو متحیر ہو گیا اور بہت دیر تک افسوس کرتا رہا اور پھر ہمارے نوجوان نے بھی آنکھوں مین آنسو بھر کر دل پر درد سے ایک آہ بھری جسکو سنکر تمام حاضران مجلس ششدر رہ گئے وزیر نے تسلی و تشفی دے کر یون کہا۔

وزیر۔ اے فرزند خاطر جمع رکھ جہانتک مجھ سے ممکن ہوگا تیرے کام مین کوتاہی نکرون گا۔ اب تو چین و آرام سے میرے یہان رہ یہ گھر تیرا ہے مین انشاء اللہ تعالےٰ جلد کوئی تدبیر سوچتا ہون۔

یہ سنکر ہمارے نوجوان نے وزیر کے ہاتھو پر بوسہ دیا وزیر نے بھی شفقت کے ساتھ اپنے سینہ سے لگایا پھر حکم دیا کہ جتنا مال و اسباب اس جوان کا ہے یہان لاکر بحفاظت تمام رکھا جاے اور اس کو طرح طرح کے عمدہ کھانے کھلائے اور نفیس لباس پہنائے تاکہ عقل و ہوش جلد درست ہو جائے۔

جب وزیر نے اندازہ کر لیا کہ اب خلیل حسن کے جسم مین قوت خوب آگئی تو ایک روز بادشاہ کے پاس لیکر حاضر ہوا اور تمام سرگذشت اس کی بادشاہ کی جناب مین عرض کی بادشاہ سنکر حیران ہوا اور ارشاد فرمایا کہ جسطرح ممکن ہو بہت احتیاط سے اس کام کو انجام دے اور اس بھید کے کھولنے مین کوشش بلیغ کر یہ سنکر وزیر نے سر ادب آستانہ شاہ پر بصد عجز جھکایا اور عرض کی جہان پناہ ایسا ہی ہوگا۔

بعدہ وزیر اپنے در دولت پر واپس آیا اور فکر اس کام کے سرانجام کی کرنے لگا۔ چونکہ وزیر ایک غلام اسقلانی رکھتا تھا جو نہایت

عقلمند اور خوش سلیقہ تھا اوسکو بلایا اور کہا۔

وزیر۔ طائب کیا مین تجھ سے یہ امید رکھ سکتا ہون کہ تو میرا ایک کام انجام دیسکتا ہے اور اُس کے بجا لانے مین تو کوتاہی ہرگز نہ کرے گا اگر تو نے اس کام کو حسن عقیدت سے انجام کو پہونچایا تو مین تجکو اس صلہ مین آزاد کر دون گا۔ اور بہت سا انعام واکرام دون گا۔

طائب۔ (ہاتھ باندھکر) مین بسر وچشم اُس حکم کے بجا لانے کو تیار ہون جو حضور کا ارشاد ہو گا۔

وزیر۔ (خلیل حسن کو بتاکر) اس کو اپنے ہمراہ لے اور عود وعنبر اور مشک اور زعفران وعطر وغیرہ اپنے کاندھے پر رکھ اور بصورت عطارون کے کوچہ کوچہ محلہ محلہ پھر اگر جواہر اس شہر مین ہو گی تو مین یقین سے کہتا ہون کہ وہ اپنا سر کھڑکی سے باہر نکالکر تم لوگونکو دیکھے گی اور آواز اس کی پہچانے گی اور اپنی صورت جسطرح ممکن ہو گا دکھاے گی پھر اُس کے نکال لانے کی تجویز مین کرون گا اور میرا ذمہ ہے کہ مین اُس کو اُٹھوا کر منگالون گا۔

یہ سنکر غلام اسقلانی نے ہمارے نوجوان کو اپنے ہمراہ لیا اور عطارون کا بھیس کر روانہ ہو گیا۔

چودھوان باب

"لیکن اب وہ کہان ہین جنکی آرزو مین آپ جی لگاے بیٹھی ہو"

پردے مین وہ ماہتاب دیکھیے کبتک رہے
دلکو مرے اضطراب دیکھیے کب تک رہے

بہار کا موسم ہے گل امید چمن آرزو مین کھل رہا ہے اور اُس سے
بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے جو مشام جان کو تازگی دیتی ہے۔
اسوقت ہم اپنے ناظرین کو ایک عالیشان ویٹنگ روم کی
سیر کراتے ہین جو نہایت تکلفات سے سجایا گیا ہے جسوقت
آپ اس کے زینہ پر قدم رکھین گے تو آپ کو خوبصورت
دو تصاویر برہنہ سنگ مرمر کی ملین گی جو مالک مکان کی نوجوانی
کا پتہ دے رہی ہین اندر کمرے مین جس وقت آپ جائین گے تو
داہنی جانب کو چند تصویرین قد آدم آویزان ہین جنپر حجابیان پڑی
ہوئی ہین اگر حجابون کو اوپر سے اُٹھا کر دیکھیے تو قدرت کا تماشہ
نظر آتا ہے یعنی وہ بھی اخلاقی شان سے گری ہوئی ملین گی نہ
معلوم ان برہنہ تصاویر کے آویزان کرنے سے مالک مکان
کی کیا منشا ہے ہم نے جہانتک بھی غور کی تو یہی پتہ چلتا ہے کہ
مالک مکان کی عیاش طبیعت نے اس بات پر مجبور کیا ہے کہ وہ
برہنہ تصویرون کو نہایت للچائی ہوئی نظرون سے دیکھتا ہے
سامنے قسم قسم کے جاپانی کھلونے اور کتاب کے بنے سنگاردان
ایک شان دار طریقہ سے رکھے ہین آرام کرسیان نہایت سلیقہ
سے بچھائی گئی ہین دروازون پر مشجر کی حجابیان پڑی ہوئی دل
نوچ رہی ہین تمام کمرہ فرش فروش سے سجا ہوا ہے نہایت تکلفانہ
شان دکھا رہا ہے لیکن مالک مکان کو ہم نے ہر طرف تلاش کیا
لیکن اسکا کچھ پتہ نہ چلا لہذا مجبوراً ہم بھی ایک طرف مایوس کھڑے
ہو گئے۔ اتنے مین مغربی دروازہ کا اک پٹ کھلا اور ایک شخص
وحشیانہ طرز سے آیا۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ یہ کون شخص ہے جو
اسقدر گرویدہ ملال ہو رہا ہے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور ایک

اونگلی دانتون مین داب کر کسی گہرے خیال مین منہمک ہوگیا کبھی
بیتابانہ روش سے ٹہلتا ہے کبھی گھبرا کر یون گویا ہوتا ہے۔
اچھا آخر مجھ سے یہ ایک سال کیونکر کاٹا جائے گا۔ اُف میرا تو اُس
پر یوش کیواسطے دم نکلا جاتا ہے اور اُس کا یہ حکم ہے کہ ایکسال
تک مجکو منہ نہ دکھانا اے اللہ مین اتنی مدت کیسے کاٹون گا
کچھ سمجھ مین نہین آتا (پلٹ کر دل سے) اچھا اے دل تجھ ہی سے
مین یہ پوچھتا ہون اب مین کیا کرون کیا کوئی عاشق اپنے معشوق
سے اتنے عرصہ تک جدا رہ سکتا ہے افوہ جب فرہاد سے
انسان سے جدائی کا پہاڑ نہ کاٹا گیا تو مین کس گنتی مین ہون آخر
مجبور ہوکر اپنی جان شیرین دے بیٹھا پھر یہودہ تو کیونکر یہ ایک
سال خاموشی کے ساتھ گذار دے گا اور تھوڑی دیر کے واسطے
کسی گہرے خیال مین کچھ ایسا منہمک ہوگیا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی
آخاہ اب ہم سمجھے یہ تو ہمارا نوجوان یہودہ کسی زہرہ شمائل کی
تپ فرقت سے جل رہا ہے افسوس اس کا اس عشق نے کیا
حال بنا دیا ہے نہ تن کی خبر ہے نہ جان کا ہوش ہے ایک دن
وہ تھا کہ اس کے حسن و جمال کا مصر مین شہرہ تھا آج یہ صورت ہے
کہ وحشت نے اسکو دیوانہ بنا دیا ہے۔

پھر یہودہ ہوشیار ہوکر اپنے دل سے یون باتین کرنے لگا کہ
اے دل مضطر مین تجھ سے یہ دریافت کرتا ہون کہ اب مین کیا
کرون تو ہی اُس نازنین سے ملنے کا کوئی پہلو بتا تا کہ مجکو تسکین ہو ورنہ
ایک دن دیکھ لینا کہ میرا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر جائیگا
(جواب نہ ملنے پر ٹھہر کر اور مایوس ہوکر) اچھا تو تو کچھ جواب دیتا ہی
نہین اب مین کیا کرون اف اللہ کیسا اُس جامہ کا خریدنا میرا واسطے

سوہان روح ہو رہا ہے کیسا اچھا ہوتا جو وہ جامہ مین نہ خریدتا
کیونکہ مین نے تو اپنے دل کا سودا کر لیا اور ایک ستم شعار کے
ہاتھ مین بلا قیمت دیدیا کیسا چپ چاپ وہ مثل کلی کے مٹھی مین
داب کر لیگیا اور مین چپ کھڑا دیکھتا رہ گیا اور مجھ سے کچھ نہ ہو سکا۔
اب ہم اسکو تو اسی حال مین چھوڑتے ہین اور اپنی عنان قلم
کو اپنے نوجوان سوداگر کی طرف منعطف کرتے ہین ہمارا
نوجوان سوداگر (جسکو آئندہ سے ہم سوداگر کے نام سے یاد
کرینگے) جسوقت عطر وغیرہ لے کر روانہ ہوا ہے تو اُس کے
ہمراہ میر طائب تھا آگے آگے سوداگر اور پیچھے وہ ہر کوچہ اور ہر
محلہ مین گشت لگاتے اور آوازین دیتے پھرتے تھے کہ جن
صاحبان کو عطر عنبر درکار ہو تو وہ خرید فرمائین یہانتک کہ قریب
نصف شہر کے چھان مارا لیکن اُس نازنین کا کچھ پتہ نہ چلا آخر
مجبور ہو کر وزیر سے آکر کہا کہ آدھا شہر تو تلاش کر لیا لیکن
ابھی تک اُس حسینہ کا کچھ پتہ نہین وزیر نے یہ سنکر کہا کہ اور جتنا
شہر باقی رہا ہے اُس کو بھی اسی طرح دیکھ بھال لیجے اگر اس
شہر مین وہ نازنین ہوگی تو ضرور پتہ چلیگا ورنہ کوئی دوسرا انتظام
کیا جائے گا۔

پس دوسرے روز سوداگر اور غلام اُس محلہ مین پہونچے
جس جگہ وہ نازنین پوشیدہ رکھی گئی تھی حسب دستور اُنھون
نے آواز دی یہان تک کہ نیچے مکان کے پہونچے اور کمرے
کے نیچے پہونچے کہ جس مین وہ حسینہ مقید تھی جواہر نے سوداگر
کی آواز سنی اور پہچانکر کھڑکی سے دیکھا نظر کا دوچار ہونا تھا کہ
تیر نظر دل کو توڑ کر جگر کے پار ہو گیا قریب تھا کہ روح قفس جسم سے

پرواز کر جاے لیکن دل کو تھام لیا اور صبر و سکون سے کام لیا اور
اپنی لونڈی سے کہا کہ عطر فروش کو بلا کر لاؤ مین تھوڑا عطر خریدونگی
لونڈی یہ سنکر دوڑی ادھر جواہر نے ایک پتھر سوداگر کی طرف
پھینکا ہمارے سوداگر نے سر اُٹھا کر دیکھا لیکن جواہر نے انگشت
لب کے اوپر رکھکر اشارے سے کہا کہ صبر سے کام فرمانا سوداگر
یہ حال دیکھکر دیوانون کی طرح بے خود ہو گیا اور وہین زمین پر گر پڑا
غلام نے جلدی سے اُس کو اُٹھایا لونڈی نے احوال پوچھا کہ
اس جوان کو کیا ہو گیا غلام نے کہا گرمی کے سبب سے اسکی
آنکھون مین تیرگی چھا گئی تھی اسواسطے یہ حادثہ گذرا۔
لونڈی نے کہا کہ ہماری بیگم صاحبہ کو عطر درکار ہے اگر آپ کے
پاس اعلےٰ درجہ کا عطر ہو تو لائیے ہمارے سوداگر نے عطر کا
صندوقچہ لونڈی کے حوالہ کیا اور اُس مین اپنی انگوٹھی رکھدی
جب لونڈی اُس حسینہ کے سامنے وہ صندوقچہ لائی اور پیش کیا
اُس نے کہا لاؤ مین دیکھون کیسا عطر ہے جسوقت جواہر نے
وہ صندوقچہ عطر کا کھولا تو اُسمین سوداگر کی انگشتری موجود تھی
جلدی سے اُسکو نکال کر اپنے ہاتھ مین پہن لی اور اپنی انگوٹھی
صندوقچہ کے ایک خانہ مین آہستہ سے رکھدی اور کہا یہ عطر
معمولی ہے قدرے مین لیتی ہون اُس عطار سے میری طرف سے
کہو کہ اگر اس سے بھی زیادہ اور اچھا ہو تو کل بھر لے کر حاضر ہو
تاکہ مین زیادہ خرید کرون لونڈی آئی اور وہ صندوقچہ دیکر کہنے لگی
کہ ہماری سرکار عالیہ کا یہ حکم ہے کہ اگر اس سے بھی زیادہ عمدہ عطر
ہو تو کل لے کر حاضر ہو تاکہ وہ خرید کرین ہمارے سوداگر نے
یہ سنکر کہا مین فرمانبردار ہون کل ضرور حاضر ہونگا لیکن صندوقچہ کو

کھولکر دیکھا تو اُس مین اپنی محبوبہ کی انگشتری نظر آئی یہ دیکھکر تن بیجان
مین جان آئی اور اُس انگوٹھی کو چوما اور آنکھون سے لگایا اور
شاد و خرم ہوا پھر مکان کو واپس آیا اور تمام کیفیت وزیر سے کہہ
سنائی اور وہ انگوٹھی بھی دکھائی وزیر بھی یہ سنکر خوش ہوا اور کہا
خوش ہو جواہر نے تجکو دیکھ لیا ہے وہ خود کوئی تدبیر تیرے
ملنے کی سوچے گی لیکن شمعون ایک کافر ہے تمام اہل مصر اُسکے
ساتھ دل بستگی رکھتے ہین اور اُس کے ساتھ محبانہ تعلق ہر شخص
کا ہے اگر وہ چاہے گا تو مجکو عہدہ وزارت سے معزول کرا دے گا
لیکن مین یقین کرتا ہون کہ وہ لڑکی خود کوئی انتظام کرے گی اگر
تجکو وہ لڑکی دستیاب ہو جاے تو بہتر یہی ہوگا کہ تو اُس کو یہان
سے لیکر کسی دوسری جگہ چلا جا اُس کی زندگی مین یہ دن نہایت
خوشگوار تھا کیونکہ معشوق سے ملنے کا مژدہ سن چکا تھا اور دم
بدم اُس انگشتری کو سینہ اور آنکھون پر رکھتا تھا جو اُس حسینہ نے
اُس کو اپنی موجودگی کی نسبت نشانی بھیجی تھی۔

لونڈی نے جو اُس نازنین کو عطر خریدتے دیکھا تو شمعون کی
دایہ کے پاس دوڑی ہوئی گئی اور کہا آج ہماری بیگم صاحبہ نے
عطر خرید فرمایا ہے ایک عطر فروش دروازہ پر آیا تھا اور کل
پھر آے گا۔

شمعون کی دایہ یہ خوشخبری سنکر باغ باغ ہو گئی اور اپنے فرزند
کے پاس دوڑی ہوئی گئی۔

ہمارا نوجوان اپنے کمرے مین بیتابانہ روش سے چہل قدمی
کر رہا تھا اور دل سے باتین کرتا جاتا تھا اسی اثنا مین دایہ آئی
اور یون گویا ہوئی۔

دایہ۔ مبارک ہو یہ نوید تجکو کہ آج تیری معشوقہ نے عطر خرید کیا اور کل پھر خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ ارادہ اُس کی محبت کا پتہ دیتا ہے کیونکہ یہ شوق اُس کا تیری طرف رغبت دلاتا ہے اس لئے آج وہ اپنے کو معطر کرکے تیرے واسطے تیار کرتی ہے ورنہ اُس کو خوشبو سے کیا کام۔

ہمارا نوجوان یہ مسرت افزا خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور بہت سا روپیہ اوس حسینہ کے پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ یہ روپیہ عطر خریدنے کے واسطے بھیجا جاتا ہے وہ حسینہ یہ سنکر خوش ہوئی اور شکریہ ادا کیا۔

دوسرے روز علی الصباح ہمارا سوداگر غلام استقلانی کے ہمراہ ایک نافہ اور دو سر ابیضہ کافور اور زیادہ عنبر اور قدرے عود لے کر اُسی صورت سے اُس حسینہ کے دروازہ پر پہونچا لڑکی نے صبح سے اپنے لونڈی غلامون کو حکم دے رکھا تھا کہ جس وقت وہ عطر فروش دروازہ پر آئے ہم کو اطلاع دینا۔ اتنے مین یہ زیر محل پہونچے ان کو خادمون نے دیکھا اور دوڑ کر اپنی بیگم کو خبر کی اُس نازنین نے اپنے سامنے بلایا اور ایک کاغذ لکھا ہوا ہمارے سوداگر کے سامنے ڈال دیا ہمارے سوداگر نے اُس پرچہ کاغذ کو فوراً ہی اُٹھا لیا اور تامل کیا یہانتک کہ لونڈی وہ صندوقچہ عطر کا اُس کے سامنے لیگئی اور تعریف کی کہ یہ عطر فروش نہایت ہی خوش اخلاق آدمی ہے کیونکہ جملہ اقسام کے عطر ہم کنیزون کو سپرد کر دیے جواہر نے یہ سنکر کہا یہ مرد نہایت سخی آدمی معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ کام مردان دلیر ہی کا ہے یہ کہکر تھوڑا تھوڑا عطر سب عطرون مین سے خرید کیا اور قیمت صندوقچہ مین رکھ کر

لونڈی کو وہ صندوقچہ دے دیا اور کہا سوداگر کو دے دو سوداگر نے صندوقچہ لے لیا اور دعائین دیتا ہوا اپنے گھر کو روانہ ہو گیا اور وزیر کے پاس جا کر وہ کاغذ رکھدیا وزیر نے اُس کو کھولا تو اسمین لکھا تھا "امشب دو گھوڑے صبا رفتار نہایت تیز اور تمام سامان ضروری سے مرتب ہون لے کر شمعون کے محل کے نیچے منتظر رہو جسوقت مین مکان سے برآمد ہو جاؤن سوار ہو کر کسی سمت کو روانہ ہو جائینگے کیونکہ دشمن ہمارا بہت قوی ہے پھر اس شہر مین ہمارا رہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ہمارے سوداگر نے یہ خط سنا اور باغ باغ ہو گیا اور وہ ہزار دینار جو پہلے جو اُس نازنین نے دیے تھے اُن کو اُٹھا کر وزیر کے سامنے رکھدیا وزیر اُن دینارون کو لیکر بہت خوش ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ دو گھوڑے تیز رو اور تمام ساز و سامان سے کھینچ کر لاؤ اور دس ہزار دینار زاد راہ کے واسطے اس کو دیدو تاکہ آج ہی یہ اپنے وطن کو روانہ ہو جائے۔

پس اُسیوقت ہمارا ہیرو رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا اور تمام جواہرات لیا اور باقی نقد و جنس غلام اسقلانی کو بخشا اور رات کا منتظر رہا۔

پندرہوان باب

"کیونکہ یہ میری خوش نصیبی کا باعث ہوگا"

نگاہ ناز جانان کی سنان خوش ہو کے کھائی ہے
نہ دون دل کس لیے کہیے کہ منت مین نے پائی ہے

اسوقت اسیپٹ کے گھنٹے کی سوئی گیارہ بجا کر پینتیس منٹ پر
پہونچ گئی ہے تجارت پیشہ لوگ اپنی اپنی دوکانین بند کر کے
گھرون کو جا رہے ہین اتنے مین ہم نے جو سامنے کو منہ اُٹھا کر
دیکھا تو جنوبی کوچہ سے ایک نوجوان کو دو گھوڑے لئے نکلتا
پاتے ہین جس کے بائین ہاتھ مین ایک گھوڑے کی راس ہے
اور ایک پر سوار داہنے ہاتھ سے اُس کی راسین تھامے نہایت
خاموشی کے ساتھ گھبرایا ہوا ہمارے طرف کو آ رہا ہے جس کے جلد
جلد اُٹھنے والے پاؤن اُسکی عجلت کا پتہ دیتے ہین اور اندازہ
سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی گہرے خیال مین منہمک ہے
داہنی طرف جو سڑک والی کے محل کے نیچے ہو کر جاتی ہے اُسپر
ٹھہر گیا اور دل مین کچھ سوچنے لگا اور پھر ذرا دیر ٹھہر کر آگے کو بڑھا
تھوڑی دور چل کر پھر کھڑا ہو گیا اس کی اس روش سے صاف
پتہ چلتا ہے کہ اسکو کسی آنے والے خیال نے کچھ ایسا خود رفتہ
کر دیا ہے کہ اس کا جگہ جگہ ٹھہرنا اُلجھی ہوئی گتھی کو مشکل سے سلجھنے دیگا
قمری مہینہ کی آخری تاریخین ہونے کی وجہ سے چاند کا فلک
پر ابتک پتہ نہین ہے کالی رات کی سائین سائین نے عالم مین
سناٹا پیدا کر دیا ہے اسی اثنا مین مصری گھنٹے نے بارہ بجا دیئے
عالم مین خاموشی طاری ہو گئی اور چور اوچکے اپنے کاروبار مین
مشغول ہو گئے۔

اسوقت جس جگہ ہم اس نوجوان کو کھڑا پاتے ہین یہ ایک سرسبز
دشاداب یہودیون کا محلہ کہلاتا ہے اس مین چند مکانات نہایت
عالی شان بنے ہوئے اپنی عظمت و شان دکھا رہے ہین یہ محل جو
سامنے بلند نظر آ رہا ہے یہ کسی رئیس کا معلوم ہوتا ہے۔

پس ہمارا نوجوان گھوڑے سے اُترا اور لگام تھام کر اُس اونچے
سے محل کے دروازہ پر آیا اور کسی آنے والے کا انتظار کرنے لگا
معاً دل مین یہ خیال گذرا کہ مبادا کوئی یہان دیکھ لے تو تمام کام
بنا بنایا بگڑ جائے گا۔ پس وہانسے آگے کو بڑھا اور ایک پوشیدہ
مقام پر آیا اور کسی آنے والے کے انتظار مین آنکھین وا کین
اسی اثنا مین خواب نے بیچین کیا کچھ ایسی بے ہوشی طاری ہوئی
اور نیند نے زیادہ بیتاب کیا تو بیہوش ہو کر زمین پر گر گیا شامت
اعمال سے اُس شب ایک زنگی جو چوری مین اپنا ثانی نہین رکھتا
تھا اس محل مین چوری کرنے آیا اور یہ کیفیت دیکھکر حیران ہو گیا
اور دل مین غور کی کہ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے کہ ایک شخص زیر دیوار
بیہوش پڑا سو رہا ہے اور دو گھوڑے تمام جواہرات اور سامان
وغیرہ سے لدے ہوئے تیار کھڑے ہین پس فوراً ہی اُس نے
جیب سے چاقو نکالا اور ہر دو لگامون کو کاٹ کر ایک پر سوار
ہوا اور دوسرے کی ڈوری ہاتھ مین تھام کر نیچے محل کے آیا
اور دل مین خیال کیا کہ ضرور کوئی راز افشا ہوگا پس سومی قسمت
اور بخت واژون کی نارسائی سے ایک عورت اس محل سے
نکلکر سامنے آئی جس کے پاس بہت سا نقد و جنس ایک گٹھری مین
موجود تھا گھوڑے کو تیار دیکھکر جلدی سے سوار ہو گئی اور کہا
خلیل حسن جلد گھوڑے کو بڑھا لیکن زنگی اس راز سے پہلے ہی
آگاہ ہو چکا تھا خاموش رہا۔

آخاہ اب ہم سمجھے شاید یہ تو ہمارے ناول کی ہیروین جواہر ہے
جسکو تھوڑی دیر پہلے ہم بیوہ کے کمرے مین قید چھوڑ آئے تھے
اور اندازہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جوان جس کو ہم بیوہ کے

ہین اور اقسام اقسام کے کھانے تیار کرا کر لایا اور ایک پر تکلف
جگہ دستر خوان بچھایا گیا اور صدہا قاب اُسپر چنے گئے جب کھانے
سے فارغ ہو گئے تو سامنے سے صراحی اُٹھائی اور دور شراب
اُڑنا شروع ہوا۔

ہماری ہیروین سے فرمایش ہوئی آپ بھی شراب نوش فرمائیے
لڑکی نے کہا واللہ مین نے تو تمام عمر شراب کبھی نہین پی ہے
لیکن اگر تم اپنے ہاتھ سے دیتے ہو تو لاؤ مجکو انکار بھی نہین ہے
کیونکہ یہ میری خوش نصیبی کا باعث ہوگا۔ کہ آپ اپنے ہاتھ سے
مجکو دور شراب دین زنگی بچہ یہ سنکر بہت خوش ہوا اور اٹھا اور
اُس ساقی گلفام کو اشارہ کیا وہ بزم عشرت کی زینت اُٹھکر دبے
پاؤن چلی گئی پھر تو اس نے ایک جام شراب کا نہایت خوش سلیقگی
سے بھرا اور لڑکی کے ہاتھ مین دیا کہ آپ اپنے ہاتھ سے پہلے
مجکو پلائیے بعد کو مین آپ کو پلاؤن گا لڑکی نے فوراً چالاکی سے
اُس مین دارو ے بیہوشی ملا دی جو یہ اپنی جیب مین ہر وقت
ایسے ہی کام کے واسطے رکھا کرتی تھی اور ایک ناز کے ساتھ
اُٹھی اور زنگی بچے کو وہ جام پلا دیا زنگی بچے نے جس وقت وہ
جام پیا تو بیہوش ہو کر پیچھے کو گر گیا اور لڑکی اُٹھی اور ایک
مضبوط سوتی رسی لے کر اُس کے خوب ہاتھ پاؤن کس کر
باندھے اور تھوڑی سی دوائے بیہوشی اور اُس کے منہ مین
ڈالی اور جس قدر زر نقد از قسم جواہرات و زیور گھر مین تھا سب کو
لیکر خرجیون مین بھرا اور مردانہ لباس پہنکر اُنھین دونون گھوڑون
پر زین رکھکر چلنے کے لئے تیار ہو گئی اور باہر سے مکان کو مقفل
کر دیا۔ اور جدھر کو منہ اُٹھا چلدی یہان تک کہ کئی شبانہ روز

چلتے ہی گذر گئے لیکن کوئی شہر نظر نہ آیا اور نہ اس درمیان مین کسیکو
اس نے اپنی طرف آتا دیکھا تیسرے روز ایک پہاڑ راستہ مین
حائل ہو گیا جس کی بلندی آسمان سے سرگوشیان کر رہی تھی
بہزار کوشش اُس کی چوٹی پر پہونچی اور نیچے کو منہ اُٹھا کر دیکھا تو
ایک پرفضا باغ نظر آیا جس مین سیکڑون گھوڑے ہاتھی درختون سے
بندھے نظر آرہے تھے اور بہت سے آدمی چلتے پھرتے
دکھائی دیتے تھے اور کچھ غلام زرین لباس سے کمربستہ کھڑے
ہوے نظر آتے تھے۔

جسوقت ہماری ہیروین نے بھیڑ آدمیون کی اپنی طرف
آتے دیکھی گھبرا گئی اور دل مین کہا خدا خیر کرے پھر کوئی تازہ
مصیبت میرے سر آنے والی ہے یہ کہکر اپنے دل مین غایت
متفکر ہوئی اتنے مین وہ سب لوگ سامنے آئے اور نہایت
ادب کے ساتھ استقبال کیا لڑکی نے اُن لوگون کی طرف
تعجبانہ نظرون سے دیکھا اور کہا آپ لوگ کون ہین اُنھون نے
دست بستہ ہو کر آداب شاہانہ بجالا کر عرض کی کہ ظل سبحانی ہماری
داستان قابل افسوس ہے ہم کیا عرض کرین ہمارا بادشاہ جو
نہایت عادل اور رعیت پرور صاحب شوکت اور سخاوت مین
بے مثل جو اپنا ثانی نہین رکھتا تھا ناگاہ قضا الٰہی سے فوت ہو گیا
اُس کے عزیزون مین ہر ایک کی یہی تمنا تھی کہ مین بادشاہ بنجاؤن
لیکن اسی جھگڑے مین تین فریق ہو گئے ہر ایک فریق اپنے ہی
سردار کو چاہتا تھا کہ یہ بادشاہ ہو جب اس جھگڑے نے طول پکڑا
تو آخر ناچار ہو کر یہ رائے پاس ہوئی کہ جو شخص اس پہاڑ سے
آج اُترے وہی ہمارا بادشاہ ہے اور اُس کے حکم بجالائیگے

ہمکو سر منہ فرق نہوگا آج ہمکو یہان آئے ہوے قریب ایک ماہ
کے عرصہ ہوا اور منتظر اسی بات کے تھے کہ کوئی اجنبی پہاڑ سے
اُترے۔ پس اس وقت خدا نے غیب سے حضور کو ہماری مدد کے
واسطے بھیجدیا لہذا آج سے حضور ہمارے بادشاہ ہین اور ہمکو
واجب ہے کہ تاج شاہانہ حضور کے فرق مبارک پر رکھین پھر کیا
ہم یہ امید کر سکتے ہین کہ حضور بھی ہماری اس استدعا کو قبول فرمائینگے
اور عدل و انصاف کے ساتھ حکمرانی کرین گے اور رعایت کو رعیت
پر مبذول کرینگے۔

پس یہ کہکر سب لوگ اُٹھے اور تاج مرصع کار ہماری ہیروین
کے سر پر لاکر رکھدیا۔ لڑکی نے اس حال کو دیکھا اور شکر یہ
پروردگار کا بجالائی اور دل مین باغ باغ ہوگئی اور شاہی گھوڑے
پر سوار ہوکر شہر کی طرف روانہ ہوگئی۔ اور وزیر سے کہا آپ لوگ
بھی دو شرطین میری قبول کرین۔ اُنھون نے کہا ہم سر آنکھون سے
ظل سبحانی کا حکم بجالانے کو تیار ہین وہ کیا شرطین ہین۔

جواہر نے کہا کہ ایک تو یہ ہے کہ میرا چہرہ کبھی بلا نقاب
نہ رہے گا اس واسطے کہ چشم بد سے محفوظ رہنے کا سوائے
اسکے کوئی دوسرا انتظام نہین ہے دوسری شرط یہ ہے کہ
عدل و انصاف و سخاوت و احسان جس جگہ مناسب ہوگا
مین برتونگا کوئی دوسرا میرے معاملات مین مخل نہ ہوگا۔
سب نے یہ شرایط پسند کین اور راضی ہوکر قبول کیا اور انبساط
و اعزاز کے ساتھ تخت شاہی پر لاکر بٹھا دیا۔

پھر تو لڑکی نے جس کو جس خدمت کے لایق مناسب سمجھا مقرر
کیا اور وہ جواہرات اور دونون گھوڑے جو اپنے ہمراہ لائی تھی

مہر کر کے قاضی شہر کے سپرد کئے اور تاریخ تاج پوشی کی لکھی اور چھوٹے بڑوں کی گواہی اُس پر ثبت کرائی جب اس کام سے فارغ ہو گئے تو اُسی وقت فرمایا کہ ایک مہمان خانہ نہایت عالیشان تیار کیا جائے اور جمیع لوازمات ضروری اُس مین مہیا ہون اور طعام وغیرہ کا بھی انتظام ہو جب وہ مہمان خانہ تیار ہو گیا تو ایک مصور کو بلا کر کہا کہ بعینہ میری تصویر کھینچ کہ کچھ فرق نہ ہو مصور نے ایسا ہی کیا۔ پس اُس شبیہ کو منصرم مہمان خانہ کو بلا کر دی اور کہا جو شخص اس مہمان خانہ مین آئے تین روز تک اُس کی مہمان نوازی کر اور نہایت خلوص سے دعوت کھلا کر رخصت کے وقت یہ تصویر اُس کو دکھائی جائے اگر وہ خاموش ہو جائے تو خیر ورنہ جو کچھ زبان سے کہے وہ ضبط تحریر مین لایا جائے اور بعد ازان ہمارے ملاحظہ مین پیش ہونے کے بعد چوتھے روز اس کو رخصت کیا جائے۔

سولھوان باب

اے میری آرام جان تو کہان ہے
کیون غیر کے کہنے سے صنم منہ کو چھپایا
چہرہ نہ کبھی آپ نے گوہر کو دکھایا

جس وقت جواہر مکان سے نکل کر روانہ ہوئی ہے تو مکان کا دروازہ کھلا رہ گیا اور پہرے والے بھی سو گئے اسی اثنا مین ایک چور کہین سے پھرتا پھراتا ادھر آنکلا اُس نے جو مکان کا دروازہ کھلا دیکھا پھرتی سے مکان کے اندر آیا اور زر و جواہر

تلاش کرنے لگا جب کچھ ہاتھ نہ آیا تو چھت پر پہونچا اسی اثنا مین جاگ
ہو گئی اور شمعون اُٹھ بیٹھا قریب تھا کہ اس کو گرفتار کرے لیکن چور
آنکھ بچا کر فرار ہو گیا ہر چند اس نے ادھر اُدھر تلاش کیا جب کچھ
پتہ نہ چلا تو جواہر کے کمرے مین آیا اور اس کو نہ پا کر گھبرا گیا
اور کنیزین جو اس کی نگہبان تھین اُن سے دریافت کیا وہ سب
حیران و پریشان ایک دوسرے کا منہ تکتی رہگئین۔ اس نے
سب کو مارنا شروع کیا یہانتک کہ کئی ایک قریب المرگ ہو گئین
اور چاہا کہ اپنے کو بھی ہلاک کرے دائی نے دوڑ کر روکا اور
تسلی کی لیکن اس کا بے چین دل کب مانتا تھا یہ تو پیٹون سے
سر مارتا تھا اور ہاتھ ملتا تھا اور افسوس کرتا تھا اور جوش جنون مین
تمام کپڑے پھاڑ ڈالے اور دیوانہ وار کوچہ و بازار مین دوڑنا
شروع کیا۔ دایہ نے بلا کر سمجھایا اور تشفی کی اور کہا گھبرائے مت
ابھی مین کوئی انتظام کرتی ہون ذرا تو ٹھہر

اس کی تسلی دینے سے جب طبیعت کو ذرا سکون ہو گیا
تو یہ تدبیر بتائی کہ تو سوداگرانہ روش سے اس کی تلاش مین
روانہ ہو اور کہا اس صورت سے وہ تجکو ضرور مل جائے گی۔

پس یہودہ نے اسی وقت کئی ہزار روپیہ کا سامان بازار سے
خرید کر روانہ ہو گیا۔ شہر در شہر پھرتا پھراتا قضارا اُسی ملک مین پہونچا
جہان وہ نازنین بادشاہ ہو کر حکمرانی کر رہی تھی اسی مہمان خانہ
مین آکر فروکش ہوا جو جواہر نے اپنے اہتمام سے تیار کرایا
تھا۔ یہ خبر تمام شہر مین ایک برقی لہر کی طرح پھر گئی کہ ایک بڑا
سوداگر قسم قسم کے سامان لے کر آیا ہے اور مہمان خانہ مین مقیم
ہے سینکڑون نوجوان تلاش مین آئے اور ہزارون روپیہ کا

مال خرید کر لیگئے جب اس کو مہمان خانہ مین رہتے تین روز گذر گئے
تو چوتھے روز حسب دستور رخصت ہونے لگا تو وہی تصویر لاکر
اس کو بھی دکھائی گئی۔ جو شہزادی کے حکم سے مہمان خانہ مین
ہر وقت آویزان رہتی تھی۔

جس وقت یہودہ کی نظر اس صورت دل آویز پر پڑی تو بے
اختیار نعرہ مارا اور کہا اے میری آرام جان تو کہان ہے اُف تو
کیسے میرے ہاتھ سے نکل گئی اور آہ دل پر درد سے بھر کر بیہوش
ہو گیا نگہبانون نے اُسکو اُٹھا کر پلنگ پر ڈالدیا اور ہوش مین
لانے کی تدابیر سوچنے لگے اور ایک نے ملازمون سے جا کر
تمام وکمال احوال سوداگر کا جواہر سے بیان کیا۔ جواہر نے یہ سنکر
حکم دیا کہ ہمارے سامنے حاضر کرو۔

پس اس حکم کے ملتے ہی خادمان شاہی دوڑے ہوئے گئے
اور سوداگر کو جواہر کے سامنے لاکر حاضر کیا جواہر سوداگر کی صورت
دیکھتے ہی آگ بگولہ ہو گئی اور فرمایا کہ اس کو ابھی قید خانہ مین لیجاؤ
اور مال واسباب اس کا مہر کر کے قاضی شہر کے حوالہ کر دو
اور ہر روز اس کو ایک روٹی خشک اور ایک پیالہ پانی کا دیا جایا
کرے حاضران مملکت اس حکم کو سنکر کانپ گئے لیکن خاموش
سر ادب جھکائے سامنے سے ہٹ گئے۔

اب ہم انکو تو اسی حال مین چھوڑتے ہین اور اپنی زمام قلم کو
اُس حبشی کی طرف پھیرتے ہین جس کو ہم ایک کمرے مین رسیون سے
بندھا چھوڑ آئے ہین۔

جب حبشی ہوش مین آیا تو اپنے کو مضبوط بندھا پایا اور
دروازہ گھر کا مقفل دیکھکر خادمون کو آواز دی کسی نے جب آواز

تو مجبور ہو گیا ادھر اُدھر گھبرا گھبرا کر دیکھنے لگا دیکھا تو اتفاق سے
ایک چھری پاس ہی پڑی ہوئی ملی جلدی سے اُس کو اُٹھا کر تمام
اپنے جسم کے بند کاٹ دیے اور اُٹھکر دوسرے کمرے مین
آیا تو سب کو بیہوش پڑا پایا پس فوراً ہی اُن کے چہرون پر
پانی کے چھینٹے دیے وجب ہوش مین آگئے تو دریافت سے
معلوم ہوا کہا ہم سو گئے تھے۔ فوراً اُٹھکر چھت پر آیا اور ایک
کمند کے ذریعہ نیچے محل سے اُترا اور دروازہ مکان کا کھولا
اور ایک گھوڑا جو ہوا سے باتین کرتا تھا لیکر سوار ہو کر روانہ
ہو گیا قسمت کی خوبی سے اُسی طرف کو گیا جدھر ہماری ہیرون
گئی تھی۔ جب شہر مین پہونچا تو معتمدان مہمان خانہ نے اُس کو
بھی حسب طریق اُسی مہمان خانہ مین لیگئے جو ہماری ہیرون نے
خاص اسی کام کے واسطے بنوایا تھا اور تین روز تک نہایت آب
وتاب سے اُس کی دعوت کی جب چوتھے روز رخصت ہونے لگا
تو وہ شبیہ اُسکو بھی دکھائی گئی حبشی یہ تصویر دیکھکر ہنسا اور کہا اب تو
میرے ہاتھ سے کب جانبر ہو سکتی ہے۔

منصرم مہمان خانہ نے جواہر سے تمام احوال حبشی کا بیان کیا
جواہر نے حکم دیا جلد اُس کو بھی ہماری جناب مین حاضر کرو
منصرم مہمان خانہ نے حسب الحکم جواہر اُسیوقت حبشی کو ملاحظہ مین
پیش کیا۔

جواہر نے حکم دیا کہ اس حبشی کو نہایت آرام سے اپنی
نگرانی مین رکھو اور ہر روز بیس سیر میدہ روٹی کے واسطے اور
اور بیس سیر گوشت بکری کا روزانہ کھانے کو دیا جائے۔

سترہوان باب

گیا چھوڑ قاتل مجھے بیم بسمل

رہا دل کو یہ پیچ و تاب اول اول

جب ہمارے نوجوان کی آنکھ کھلی تو گھوڑے ندارد تھے پس یہ دل مین سمجھا شاید گھوڑے میرے ہاتھ سے چھوٹکر ادھر اُدھر چلے گئے ہونگے تلاش کرنے پر مل جائینگے لیکن یہ خیال غلط نکلا ہرچند ادھر اُدھر تلاش کیا لیکن بھلا گھوڑے یہان کہان پھر تو سخت گھبرایا شمعون کے دروازہ پر مثل دیوانون کے دوڑکر آیا دیکھا تو بہت سی خلقت جمع تھی شور و غل برپا تھا ہر شخص کہہ رہا تھا ابھی ادھر ہی کو چور گیا ہوگا دوسرے نے کہا نہین وہ چھچھون ہی چھچھون نکل گیا۔

پس اس نے اپنے دل مین کہا میری سوتی ہوئی قسمت پر افسوس ہے کہ جس نے مجکو یون سرگردان پھرایا ہے پس اُسی طرح ہتھیار بند صحرا کی راہ لی کس واسطے کہ وزیر کو اب کیا منہ دکھاؤن گا بلاوجہ وزیر سے خجالت ہوگی۔ یہ دل مین کہتا جاتا تھا اور گریان با دل بریان تین شبانہ روز دشت و صحرا کی خاک چھانی کہ ایک گاؤن مین جا نکلا دو گھوڑے سبک رو خرید کر ایک پر خود سوار ہوا اور دوسرے پر خرجی لاد کر دوسرے شہر کا راستہ لیا اللہ تعالےٰ کے کرم نے اُس کو چند روز مین اُسی شہر مین پہونچا دیا جس مین اُس کی معشوقہ حکمرانی کر رہی تھی جب دروازہ شہر پر پہونچا تو معتمدان مہمان خانہ نے حسب دستور مہمان خانہ مین پہونچا دیا اور طرح طرح کے لوازمات مہمانداری

بجالائے جب چوتھا روز رہتے گذر گیا تو وہی تصویر جواہر کی اُسکو
بھی دکھائی گئی جب ہمارے نوجوان نے وہ صورت زاہد فریب
دیکھی تو ایک آہ دل پُر درد سے کھینچ کر رہ گیا اور زمین پر بیہوش ہو کر
گر پڑا۔ ملازمان مہمان خانہ اُس کا یہ حال دیکھکر ادھر اُدھر سے جمع
ہو گئے اور بستر خاک سے اُٹھایا اور منہ پر گلاب چھڑکا تاکہ ہوشیار
ہو جائے جب تھوڑی دیر کے بعد ہوشیار ہو گیا تو بغور اُس
دلفریب شکل پر نظر کی تو کپڑے پھاڑ ڈالے۔

منصرم مہمان خانہ نے اس واقعہ کی خبر جواہر کو پہونچائی وہ سنکر غایت
پریشان ہوئی اور چھت پر دوڑی ہوئی آئی اور فرمایا کہ اُس جوان
کو ہمارے سامنے لاؤ۔ پس یہ حکم ملازمان مہمان خانہ سنکر دوڑے
ہوئے گئے اور ہمارے نوجوان کو جواہر کے ملاحظہ مین پیش کیا
جواہر نے دیکھکر سلام کیا اور آنکھین پر آب ہو گئین چاہتی تھی
کہ نعرہ مارے لیکن ضبط سے کام لیا اور دربان جی سے کہا اچھا
اس جوان کو اپنے گھر لیجا اور اس کو صبح کو حمام کرا کر اور جامہائے
ملوکانہ سے مزین و آراستہ کر کے ہمارے سامنے پیش کر۔
دربان جی نے فوراً ہی حکم کی تعمیل کی۔ جسوقت ہمارا نوجوان دربانجی
کے گھر آیا تو زار زار رو دیا دربانجی نے اس سے سبب رونے کا
دریافت کیا کہا اے جوان تجکو ایسا کونسا صدمہ ہے جس کی وجہ
سے رونے سے تیری ایک دم کو طبیعت سیر نہین ہوتی۔ اُسنے
ایک یاس سے کہا میری داستان بہت طول طویل ہے اُس کے
بیان کرنے کو لوہے کا دل اور پتھر کا جگر کہان سے لاؤن نیز
اس کے بیان کے واسطے ایک مدت مدید اور عرصہ عدید کی
ضرورت ہے اب مین تجھ سے التجا کرتا ہون برائے خدا جلد یہ

بیان کر کہ وہ صورت زیبا جو مہمان خانہ مین مجکو دکھائی گئی ہے کس
پر جمال کی ہے اور کس نے بنائی ہے اور کیون مہمان خانہ مین ہر وقت
آویزان رہتی ہے اگر ممکن ہو تو مجکو پھر وہ صورت دکھادے تیرا
بڑا احسان ہوگا اور یہ بھی بتادے کہ وہ نقاب پوش کون بزرگ تھا
دربانچی نے کہا مین کل اُس تصویر کو پھر تجکو لاکر دکھادون گا تو
آزردہ نہو اور وہ نقاب پوش شخص ہمارا بادشاہ ہے چشم بد سے
بچنے کی خاطر وہ ہر وقت نقاب چہرے پر ڈالے رہتا ہے۔

دوسرے روز جواہر نے یہ حکم دیا کہ ایک بارگاہ شاہی باہر
شہر کے قایم کی جاے اور تخت شاہی بچھایا جاے اور شہر مین منادی
کرادیجاے کہ جمیع رؤساے شہر اور اہالیان مملکت وہان حاضر ہون
جب سب انتظام درست ہوگیا تو دوسرے روز جواہر ہوا دار پر
سوار ہوکر نہایت شان و شوکت سے وہان پہونچی اور تخت پر جلوہ
فرمایا اور حکم دیا کہ یہودہ کو حاضر دربار کیا جائے اور تمام قضات شاہی
اور عمائدین سے فرمایا کہ جو کچھ یہ کہے اُس کو سب لوگ ذرا غور سے
سنین اور بلا کم و کاست ضبط تحریر مین لائین اور ادھر سب لوگ
گواہی ثبت کرین اور جلاد کو حکم دیا کہ شمشیر برہنہ لیکر یہودہ کے سر پر
کھڑا ہو اور قسم خدا کی کھائی اور فرمایا کہ اے یہودہ اگر تو سچ سچ یہ
بھید نہ کہے گا تو تیرا سر ابھی ایک ساعت کے اندر اس زمین پر
کٹا پڑا ہوگا۔ اور ہمارے نوجوان کو حکم دیا کہ میرے سامنے کرسی پر
آکر بیٹھ اور یہودہ کی حکایت سن۔

پس یہودہ نے یہ سنکر ایک آہ سرد بھر کر اپنا احوال اس جگہ سے
کہنا شروع کیا جہان سے جامہ خرید کیا تھا اور شکل ساعد سیمین
دیکھکر عاشق ہونا اور دائی کو بھیجکر جواہر کو در غلانا پھر خلیل حسن کو

شکار سے آتے ہوئے راستہ مین روک کر شربت مین بیہوشی ملا کر
اسکو مدہوش کرنا اور اسکی انگلی مین سے انگوٹھی اوتار کر لڑکی کو
نشانی بھیج کر اُس کو اس بہانے سے بلوانا اور حجرے مین بند کرنا
اور لڑکی کا خنجر گھمانا اور پھر راضی ہونا بعد ازان ایک سال اپنے
شربت وصل سے سیراب کرنے کا وعدہ کرنا اور لڑکی کا عطر خریدنا
جملہ کیفیت بیان کی اور کہا یہ احوال اُس شبیہ کا ہے۔ جو دروازہ
مہمان خانہ پر آویزان ہے۔

لڑکی نے یہ سنکر اُس سے کہا تو کبھی پھر بھی اُس کے پاس گیا
اُس جوان نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا ہائے زینت آرائے
تخت شاہی یہی حسرت تو ابتک میرے دل کو بے چین کیے ہوئے
یہان تک کھینچ لائی کہ اتنی محنت کی اور غم کھایا لیکن ایک بوسہ تک
اُس لب رنگین کا نہ لیا پس ایک مدت ہوئی کہ اُس لعبت فرنگ کی
تلاش مین سرگردان گھر بار چھوڑ کر خراب وخستہ یہان تک آج آپہنچا
ہون اب آگے دیکھیے کیا اُسکی محبت دکھاتی ہے یہان حضور
کے سپاہیون نے بلاوجہ گرفتار کر لیا ہے۔

جب یہانتک وہ جوان اپنی داستان کہہ چکا تو ہماری ہیروئن نے
دریافت کیا کہ کچھ اور کہنا چاہتا ہے اُس جوان نے کہا بس سرکار
میری داستان یہی ہے جو حضور سے عرض کی۔ قاضی شہر نے
وحاضران دربار نے اُس پر گواہی ثبت کی۔

شہزادی نے پھر اُس حبشی کو بلایا اور کہا اگر تو سچ سچ اپنا
احوال نہ بیان کرے گا تو تیرا سر اس برہنہ شمشیر کے بوسے لیگا
پس وہ حبشی اپنے دل مین ڈرا اور بلا کم وکاست جو کیفیت تھی
وہ مفصل کہہ سنائی جواہر نے حبشی سے کہا کچھ اور کہنا چاہتا ہے

حبشی نے کہا بس یہی احوال میرا ہے جو معرض بیان مین لایا گیا
ہماری ہیروین نے قاضی شہر کو حکم دیا کہ اس پر بھی گواہی سب
لوگون کی ثبت ہو جاے۔ پھر ہمارے ہیرو کی طرف منہ پھیر کر
مخاطب ہوئی اور کہا تو کس واسطے اس شبیہ کو دیکھکر بیہوش ہو گیا تھا
اور گریہ وزاری کی تھی لہذا تو بھی اپنی کیفیت سچ سچ بیان کر اگر اسکے
خلاف ہو گا تو تیرے گلے کا بھی یہی تیغ دو دم بوسہ لینے کو تیار ہے
ہمارا ہیرو یہ سنکر کانپ گیا اور اپنا احوال اول سے آخر تک بیان کیا
جس کو جواہر نے بگوش ہوش سنا اور قاضی شہر سے کہا آپ نے
اس جوان کی داستان سنی قاضی نے کہا جی ہان جواہر نے کہا
اچھا اسپر بھی سب لوگون کے دستخط اور گواہی ہو جب وہ محضر لکھکر
تیار ہو گیا تو لڑکی نے کہا اے قاضی و اے وزراے تخت شاہی
تم انصاف سے کہو وہ عورت جو یہ سب محنت اور مشقت اُٹھا کر اور
ایسی مصیبتون مین پھنسکر صحیح و سلامت نکل آے اور اپنے کو ان
بلاؤن سے بچاے اور تیغ و تبر سے نہ ڈرے اور زر و جواہر پر
فریفتہ نہوے تو اُس عورت کو شیران کہنا مناسب ہے یا نہین
جملہ حاضران دربار نے بالاتفاق عرض کی کہ بجا ہے اُس عورت
کو عورت کہنا ہرگز زیب نہین بلکہ وہ مردون سے بہتر ہے۔
جواہر نے (خلیل حسن کی طرف اشارہ کر کے کہا) اس جوان سے
بھی دریافت کرنا لازم ہے ہمارے ہیرو نے کہا اس مین کیا
شک ہے۔ لڑکی اُٹھی اور باواز بلند کہا کہ اے رؤسان شہر و
اے اہالیان مملکت گواہ رہنا جس عورت کا تم نے یہ قصہ سنا
وہ تمہارے سامنے موجود ہے اور اپنے چہرے سے نقاب
اُلٹ دی اور کہا تو تم اُس کو بغور دیکھ لو وہ عورت مین ہی خوش نصیب

ہون اور یہ جہان میرا شوہر ہے۔
خلیل حسن نے جس وقت اپنی معشوقہ کا چہرہ بے نقاب دیکھا تو ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گیا جواہر سمجھی شاید مر گیا اور اٹھکر بارگاہ شاہی مین روانہ ہو گئی۔ ادھر خدامان مملکت نے ہمارے ہیرو کو بھی اٹھا کر بارگاہ شاہی مین پہونچا دیا۔

اٹھارہوان باب

"ہمارے سامنے جلد حاضر کرو"

سامان عیش و ناز ہے آزار جان مجھے
لایا ہے تیرا شوق کہان سے کہان مجھے

اسوقت جس جگہ ہم اپنے ناظرین کو لئے کھڑے ہین یہ صوبہ سرزمین عرب کا ایک سرسبز و شاداب شہر ہے اس وقت جس کے شاہی محل مین ہر قسم کے عیش و عشرت کے سامان مہیا ہین چارو نطرف رنگ رلیان مچائی جا رہی ہین خدامان مملکت بھی نئے لباس سے ملبس پائے جاتے ہین جنکی نفاست زبان حال سے کسی جدید فرمانروا کی آمد آمد کی خبر دی رہی ہے
اتنے مین ہماری ہیروین نے حکم دیا کہ خلیل حسن کو حمام کرنیکو لیجاؤ اور بعد غسل خلعت شاہانہ پہنا کر ہمارے سامنے جلد حاضر کرو جب خلیل حسن بعد فراغت حمام داخل حرم شاہی ہوا تو جواہر کے پاؤن پر گر پڑا اور اُس کے قدمون پر سر رکھدیا اور اپنا منہ اُس کے تلوون سے ملنے لگا اور قصور کی معافی چاہی غرض تمام رات ناز و انداز کی باتون مین گذر گئی جب صبح ہوئی تو جواہر نے

ارکان دولت کو طلب کیا اور کہا کہ آپ لوگ خوب جانتے ہین کہ یہ جوان
میرا شوہر ہے اور ملک عرب کے ایک سوداگر کا لڑکا ہے، اور مین
بھی ملک عرب کے ایک رئیس کی لڑکی ہون لیکن اب مین اس
جوان کی لونڈی ہون کیونکہ اس نے مجکو جواہرات کے برابر
خرید کیا ہے اور میرے واسطے بہت مصیبت اُٹھائی ہے
اگر آپ لوگون کو میری بادشاہی سے محبت ہے تو اس بات کو
قبول کرو مین ہرگز اس بات کو گوارا نہین کرتی ہون کہ عورت
ہوکر مجمعۂ خلایق مین آؤن اور گفتگو کرون یہی سبب میری نقاب پوشی
کا ہے۔

جب ارکان دولت نے یہ احوال سنا تو سب نے متفق ہوکر
جواب دیا کہ جہان پناہ ہماری بادشاہ ہین خواہ حضور تخت پر
جلوہ آرا ہون خواہ شوہر حضور کا تخت و تاج کا مالک ہو بہر صورت
ہمارے واسطے آپ دونون صاحب ایک ہو۔

پس لڑکی نے اُسی وقت تاج شاہی خلیل جن کے سر پر رکھا
مرحبا اے فخر قوم تیری لائق کو زمانہ کی عورتین فخر و امتنان کی
نظرون سے دیکھین گی اور کنجیان خزانے کی اُس کے ہاتھ
مین دے دین اور شکر باری تعالیٰ کا بجالائی شہزادہ نے فرمایا کہ ایک
بوریا جلد حاضر کیا جاے۔ اس حکم کے ملتے ہی فوراً ایک بوری
حاضر کی گئی۔ حکم ہوا کہ شمعون ملعون کو اسمین رکھکر پھونک دیا جاے
اور شہزادی نے حبشی سے کہا کہ تو نے اس وقت مجکو کچھ ایذا
نہین پہونچائی اور نہ میرے جسم پر کوئی زخم دیا اس لیے مین تجکو
آزاد کرتی ہون بشرطیکہ پھر تو چوری نہ کرے تو بہ کرے حبشی نے
توبہ کی۔ شہزادی نے ہزار اشرفیان جیب خاص سے دین وہ

لیکر اب نہ مکان کو روانہ ہو گیا پھر شہزادی نے قاضی سے تمام
وہ امانت نقد و جواہرات واپس منگایا اور شہزادہ کے سپرد
کیا شہزادے نے بہت سا تحفہ اور سوغات وزیر مصر کیواسطے
بھیجے اور اس کو اپنے تمام احوال سے آگاہ کیا اپنی کامیابی کی
کیفیت اپنے والدین کی خدمت مین بذریعہ عرضداشت روانہ کی
ہماری شہزادی نے بھی اپنے والدین کو بذریعہ تحریر اپنی
حالت سے آگاہ کیا جس وقت اُنھون نے یہ خوشخبری سنی
باغ باغ ہو گئے اور دوسرے ہی روز دوڑے ہوئے آئے
ان کے رہنے کیواسطے نہایت پر تکلف کوٹھیان سجائین
گئین اور جہانتک ممکن ہوا ہماری شہزادی نے اپنی کنیزکون
کو تلاش کر کے بہم پہونچایا۔ خدا کے فضل و کرم سے اصفیہ
شمسہ دونون نے آکر اپنی شہزادی کے لب رنگین کو بوسہ دیا
اور ملکر خوب روئین اور کہا پیاری قرطونیہ بخدا تمہاری یاد ہم کو
ایک دم کو اپنے دل سے نہ بھولتی تھی آپ کی جدائی مین یہ
زندگی دوبھر ہو گئی تھی پھر اپنی حالت سے آگاہ کیا شمسہ نے
مذاق سے دریافت کیا پیاری قرطونیہ یہ آپ نے اپنا نام کیون
تبدیل کر لیا تھا جواہر نے کہا سفر کی وجہ سے تبدیل کر لیا تھا
مبادا کوئی تازہ افتاد نہ پڑے۔

یہ فقرہ سب لڑکیان سنکر ہنس پڑین۔

اسی اثنا مین ہمارے ہیرو کے والدین بھی آ گئے اور
خدا نے مدت کے بچھڑے ہوؤن کو دم کے دم مین ملا دیا
قربان تیری بے نیازی کے تو جس کو جس قابل پاتا ہے اسکو
وہی مرتبہ عطا کرتا ہے۔

انیسوان باب

نتیجہ

اب ہم اپنے ناظرین کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہین جسکو ہم کسی پچھلے باب مین بالتصریح بیان کر چکے ہین۔ اس موقعہ پر ہم کو اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ہماری حکومت نے جن کے بھوکوں کو کافی سزا دی کیا معنے جیسا شمعون نے کیا ویسا ہی اسکو پھل ملا کاش ہمارا نفس پرست دوست کسی کے حسن کو للچائی ہوئی نظرون سے نہ دیکھتا تو آج کا ہے کو یون جلایا جاتا خود وہ لوگ تو ضرور اس امر کو ظلم سے تعبیر کرینگے لیکن انصاف پسند طبیعتین اس کو اخلاقی نظرون سے دیکھین گی ہمارا مذہب ہرگز ایسا کام کرنے کی اجازت نہین دیتا جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ آخر ذلت کی نظرون سے دیکھے جاتے ہین کیسا اچھا ہوتا جو ہمارا دوست شمعون عیش و عشرت کے کمرے مین بیٹھکر اور خوش اخلاقی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتا اور زمانہ مین تیرہ ملامت کا نشانہ نہ بنتا احیاً اگر انسان سے کوئی خطا ہو جائے تو اسکی معافی مانگ لے یہ نہین کہ پے در پے اس غار ضلالت مین دھنسا چلا جائے جو اس نے اپنے کرتوتون سے کھود کر دنیا کے سامنے پیش کیا ہو۔

اسی طرح ہم اپنے زنگی دوست کو بھی متنبہ کرتے ہین کہ یہ کونسی زندگی ہے کہ بندگان خدا کو لوٹ کر اُن کی حسرتون پر پانی پھیرنا یہ کہانتک ٹھیک ہے یہ لوگ قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دینگے دنیا مین انسان اگر ایک ذرا سا احسان کسی کے ساتھ کرتا ہے

تو حق اُن کو اس کا بدل ہاتھ کے ہاتھ دیدیتا ہے لیکن اسکو یہ
محسوس نہین کرسکتا ہے جناب کی جان بخشی جو آج عمل مین آئی
ہے یہ محض اُسی احسان کا بدلہ ہے جو آپ نے جواہر کے ساتھ
کیا نیز اُسکو اذیت کی آنکھ سے نہ دیکھا تھا ورنہ جانے کیا حشر ہوتا
بہتر ہوگا جو آپ ہمیشہ اپنی توبہ پر قایم رہین گے خدا انسان کو رزق
ہر پہلو سے پہونچاتا ہے مانگنے والا جس حیلہ سے مانگے گا خدا
اُس کو اُسی روش سے پہونچاتا ہے پس دنیا مین انسان کو اگر
رہنا ہے تو نہایت احتیاط سے اپنی زندگی بسر کرے۔

اب ہم اپنی ہیروین اور ہیرو کی لائف پر ایک گہری نظر ڈالتے
ہین سچائی ایک ایسی شمع ہے جو قیامت تک نہین بجھ سکتی
آپ غور فرما سکتے ہین کہ ایک شیرین و فرہاد ہی کے واقعات پر
نظر کی جاتی ہے کب سے دنیا کے لب پر ان کے نام چلے آتے
ہین اور جانے کبتک آتے رہین گے۔

یہ سچی محبت ہی کا تو باعث ہے ورنہ سیکڑون بوالہوس
سے گذر گئے کوئی نام بھی نہین لیتا ہماری ہیروین اور ہیرو کو
ایک دوسرے سے سچی محبت تھی پس خدا نے ان کو کامیاب
کرکے ایک نئی حکومت کا مالک بنادیا اور غدار اور نفس پرست
ہستیون نے جیسا کیا تھا وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچے فقط

گر زندگی رہی تو خدا پھر ملائے گا
صورت حضور کی ہمین لاکر دکھائیگا

تمام شد

ستمبر ۱۹۲۲ء